بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 71

ایڈیٹر
منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADAR Qadian

شمارہ 45

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

14 ربیع الثانی 1444 ہجری قمری ● 10 نبوت 1401 ہجری شمسی ● 10 نومبر 2022ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَوۡ تَرٰۤی اِذۡ وُقِفُوۡا عَلَی النَّارِ فَقَالُوۡا یٰلَیۡتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُکَذِّبَ بِاٰیٰتِ رَبِّنَا وَنَکُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ (الانعام:28)

ترجمہ: اور کاش تُو دیکھ سکتا کہ جب وہ آگ کے پاس (ذرا) ٹھہرائے جائیں گے تو کہیں گے اَے کاش! ایسا ہوتا کہ ہم واپس لوٹا دیئے جاتے، پھر ہم اپنے ربّ کی آیات کی تکذیب نہ کرتے اور ہم مومنین میں سے ہو جاتے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4 رنومبر 2022 کو مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ) سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

ہمارا اصول تو یہ ہے کہ ہر ایک سے نیکی کرو اور خدا تعالیٰ کی کل مخلوق سے احسان کرو

حکام کی اطاعت اور وفاداری ہر مسلمان کا فرض ہے

میں اس کو بڑی بے ایمانی سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کی اطاعت اور وفاداری سچے دل سے نہ کی جاوے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

کوئی نسخہ حکمی نہیں

1899ء ''ہمارے گھر میں مرزا صاحب (مراد اپنے والد بزرگوار مرزا غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم) پچاس برس تک علاج کرتے رہے۔ وہ اس فن طبابت میں بہت مشہور تھے، مگر ان کا قول تھا کہ کوئی حکمی نسخہ نہیں ملا۔ حقیقت میں انہوں نے سچ فرمایا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر کوئی ذرہ جو انسان کے اندر جاتا ہے کچھ اثر نہیں کر سکتا۔''

حکام اور برادری سے حسن سلوک

ایک شخص نے پوچھا کہ حکام اور برادری سے کیسا سلوک کریں۔ فرمایا: ہر ایک سے نیک سلوک کرو، حکام کی اطاعت اور وفاداری ہر مسلمان کا فرض ہے۔ وہ ہماری حفاظت کرتے ہیں اور ہر قسم کی مذہبی آزادی ہمیں دے رکھی ہے۔ میں اس کو بڑی بے ایمانی سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کی اطاعت اور وفاداری سچے دل سے نہ کی جاوے۔

برادری کے حقوق ہیں۔ ان سے بھی نیک سلوک کرنا چاہیے، البتہ ان باتوں میں جو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے خلاف ہیں ان سے الگ رہنا چاہیے۔

ہمارا اصول تو یہ ہے کہ ہر ایک سے نیکی کرو اور خدا تعالیٰ کی کل مخلوق سے احسان کرو۔

دعا اور قضاء قدر

''جب اللہ تعالیٰ کا فضل قریب آتا ہے۔ تو وہ دعا کی قبولیت کے اسباب پہنچا دیتا ہے۔ دل میں ایک رقت اور سوز و گداز پیدا ہو جاتا ہے، لیکن جب دعا کی قبولیت کا وقت نہیں ہوتا تو دل میں اطمینان اور رجوع پیدا نہیں ہوتا۔ طبیعت پر کتنا ہی زور ڈالو، مگر طبیعت متوجہ نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کبھی خدا تعالیٰ اپنی قضا و قدر منوانا چاہتا ہے اور کبھی دعا قبول کرتا ہے۔ اس لئے میں تو جب تک اذنِ الٰہی کے آثار نہ پالوں، قبولیت کی کم امید کرتا ہوں اور اسکی قضاء و قدر پر اس سے زیادہ خوشی کے ساتھ جو قبولیت دعا میں ہوتی ہے راضی ہو جاتا ہوں، کیونکہ اس رضا بالقضاء کے ثمرات اور برکات اس سے بہت زیادہ ہیں۔''

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 413، مطبوعہ قادیان 2018)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تم میں اچھے وہی لوگ ہیں جو قرض کی ادائیگی عمدگی سے کرتے ہیں

(2305) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص کا یک سالہ اونٹ کا بچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ قرض تھا۔ وہ آپؐ کے پاس آپؐ سے تقاضا کرنے آیا۔ آپؐ نے فرمایا: اسے دے دو۔ انہوں نے اس عمر کا اونٹ تلاش کیا۔ یک سالہ تو نہ ملا، اس سے بڑی عمر کا ملا۔ آپؐ نے فرمایا: اسے (بڑی عمر ہی کا) دے دو۔ اس شخص نے کہا: آپؐ نے (میرے حق سے) بڑھ کر ادا کیا ہے۔ اللہ آپؐ کو بھی بڑھ کر دے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تم میں اچھے وہی لوگ ہیں جو قرض کی ادائیگی عمدگی سے کرتے ہیں۔

(تشریح) حضرت سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وکیل نے آپؐ کی نیابت میں مفوضہ ذمہ داری ادا کی۔ بعض اوقات انسان کسی جگہ جا کر کام سرانجام نہیں دے سکتا، اس لئے وکیل کا محتاج ہوتا ہے اور بعض اوقات موجود ہو کر بھی وکیل کا محتاج ہو سکتا ہے۔ دونوں حالتوں میں وکیل بنانے کے جواز کی صورت ہو جاتی ہے۔

جمہور کے نزدیک وکالت علی الاطلاق جائز ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے زندیک کوئی شخص جو خود اپنے شہر میں موجود ہو، اپنی موجودگی کی حالت میں وکیل نہیں کر سکتا، سوائے اسکے کہ وہ بیمار ہو یا سفر پر جا رہا ہو۔

(بخاری، جلد 4، کتاب الوکالۃ، مطبوعہ 2008ء قادیان)

......☆......☆......☆......

قرآن کریم کی یہ کتنی بڑی اخلاقی خوبی ہے کہ

جہاد کا حکم دینے سے پہلے اس نے اس کی حدود و قیود کو بیان کرنا شروع کر دیا ہے تا زیادتی کرنے کا احتمال ہی باقی نہ رہے

عقاب کے لفظ میں یہ اشارہ کیا ہے کہ ناجائز حملہ کا جواب ہی جہاد کہلاتا ہے، جارحانہ حملہ جہاد نہیں کہلا سکتا

صبر کا نتیجہ بہتر ہوتا ہے، بدلہ لینے سے صرف انسان کا غصہ دور ہو جاتا ہے، مگر صبر کرنے کی صورت میں اسکی روحانیت ترقی کر جاتی ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ النحل آیت نمبر 127 وَاِنۡ عَاقَبۡتُمۡ فَعَاقِبُوۡا بِمِثۡلِ مَا عُوۡقِبۡتُمۡ بِہٖ ؕ وَلَئِنۡ صَبَرۡتُمۡ لَہُوَ خَیۡرٌ لِّلصّٰبِرِیۡنَ [ترجمہ: اگر تم (لوگ زیادتی کرنے والوں کو) سزا دو تو جتنی تم پر زیادتی کی گئی ہو تم اتنی (ہی) سزا دو اور (ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے کہ) اگر تم صبر کرو گے تو صبر کرنے والوں کے حق میں وہ (یعنی صبر کرنا) بہتر ہوگا] کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اس آیت کا مطلب صرف یہ ہے کہ تمہارے دشمن تمہاری دعوۃ بالحکمۃ کو سن کر نہیں مانیں گے بلکہ تمہارے قتل کرنے کیلئے تلواریں اٹھائیں گے۔ تو فرمایا کہ جب ایسا ہو تو تم کو بھی اپنے دفاع کیلئے تلوار اٹھانے کی اجازت ہوگی۔

یہ کتنا معجزانہ کلام ہے کہ ابھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں ہیں، یہود سے کوئی مقابلہ شروع نہیں ہوا نہ نصاریٰ سے۔ مگر مکہ ہی میں یہ خبر دے دی گئی کہ یہود بھی اور نصاریٰ بھی تم پر ظلم اور زیادتی کریں گے اور اس وقت دفاع کے طور پر تم کو ان کے مقابلہ کی اجازت ہوگی۔ ہاں یہ نصیحت یاد رکھنا کہ جلد بازی نہ کرنا اور پہلے صبر کا نمونہ دکھانا پھر کوئی چارہ نہ رہے تو مقابلہ کرنا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکم کی پوری تکمیل کی اور دیر تک اہل کتاب کے ظلم سہے اور آخر مجبوراً ان کے مقابلہ پر نکلے۔

قرآن کریم کی یہ کتنی بڑی اخلاقی خوبی ہے کہ جہاد کا حکم دینے سے پہلے اس نے اسکی حدود و قیود کو بیان کرنا شروع کر دیا ہے تا زیادتی کرنے کا احتمال ہی باقی نہ رہے۔

عقاب کے لفظ میں یہ اشارہ کیا ہے کہ ناجائز حملہ کا جواب ہی جہاد کہلاتا ہے، جارحانہ حملہ جہاد نہیں کہلا سکتا کیونکہ عقاب کا لفظ اس فعل کے متعلق بولا جاتا ہے جو دوسرے کے فعل کے جواب میں کیا جائے۔ پس اس لفظ سے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ جب سزا دو، جرم کے بعد دو۔

بِمِثۡلِ مَا عُوۡقِبۡتُمۡ کے الفاظ سے یہ ہدایت کی ہے کہ سزا دینی ہی پڑے تو بھی یہ خیال رہے کہ جتنی تم کو تکلیف پہنچائی گئی ہے اس سے زیادہ نہ ہو۔

لَئِنۡ صَبَرۡتُمۡ میں صبر کی ترغیب دی ہے اور بتایا ہے کہ صبر اپنے نتیجہ کے لحاظ سے نہایت ہی اعلیٰ ہوتا ہے۔

جنگ احد میں حضرت حمزہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چچا) اور شہداء احد کے ساتھ کفار نے یہ سلوک کیا کہ ان کے ناک اور کان بھی کاٹ دیئے (یعنی مثلہ کیا) مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صبر کیا اور موقعہ پانے پر بھی اس قبیح اور ننگِ انسانیت رسم کی اجازت نہ دی۔

بعض اوقات کفار معاہدات توڑتے تھے۔ مگر آپؐ صبر ہی فرماتے تھے۔ صبر کا نتیجہ بہتر ہوتا ہے۔ بدلہ لینے سے صرف انسان کا غصہ دور ہو جاتا ہے۔ مگر صبر کرنے کی صورت میں اس کی روحانیت ترقی کر جاتی ہے۔

(تفسیر کبیر، جلد 4، صفحہ 274، مطبوعہ قادیان 2010ء)

اس شمارہ میں

اداریہ

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 21 راکتوبر 2022ء (مکمل متن)

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)

پیغام حضور انور بر موقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ بھارت

اہم سوال و جواب از حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

رپورٹ دورہ امریکہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

اعلان وصایا

خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب

نماز جنازہ حاضر و غائب

خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جلسہ سالانہ میں شمولیت کو اہمیت دیں کیونکہ :

”یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے“

گزشتہ دو شماروں میں ہم نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات کی روشنی میں جلسہ سالانہ کی اہمیت و برکات پر کچھ عرض کیا تھا۔ اس شمارہ میں بھی ہم قادیان دارالامان کی زیارت اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی اہمیت و برکات کے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات میں سے کچھ پیش کریں گے۔

جو لوگ خود نہیں آتے یا بیوی بچوں کو نہیں لاتے ان کے فوت ہوتے ہی ان کے گھر سے احمدیت مٹ جائے گی

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کی اہمیت و برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں :

جو شخص امکان کے باوجود اس میں شمولیت سے پہلوتہی کرتا ہے وہ اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا دشمن ہے کیونکہ جلسہ سالانہ پر قادیان آنے سے انسان کا دل زنگ آلود ہونے سے بچ جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو فرمایا کرتے تھے کہ بار بار آنا چاہئے لیکن جو بار بار نہیں آسکتا وہ سال میں ایک بار تو آجائے۔ بے شک معذوریاں بھی ہوتی ہیں لیکن جو معذوریاں بناتا ہے وہ مجرم ہے اور اپنا آپ دشمن ہے۔ جو لوگ خود نہیں آتے یا بیوی بچوں کو نہیں لاتے ان کے فوت ہوتے ہی ان کے گھر سے احمدیت مٹ جائے گی۔ پھر بعض لوگ اپنے غیر احمدی دوستوں اور رشتہ داروں کو لاتے ہیں اور ان میں سے خدا کے فضل سے ایک کثیر حصہ بیعت کر لیتا ہے انہیں بھی ضرور ساتھ لانا چاہئے۔ (خطبہ جمعہ 25 نومبر 1932، خطبات محمود جلد 13، صفحہ 632)

جو بار بار نہیں آتا اس کے ایمان میں نقص ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

قادیان آنے کی کوشش کرو اور بار بار آؤ۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا اور بار بار سنا کہ جو یہاں بار بار نہیں آتا اندیشہ ہے کہ اس کے ایمان میں نقص ہو۔

یہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ والی برکات نازل ہوتی ہیں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

پھر ایک اور بڑا ذریعہ تزکیہ نفوس کا ہے جو مسیح موعود علیہ السلام نے کہا ہے اور میرا یقین ہے کہ وہ بالکل درست ہے۔ ہر ہر حرف اس کا سچا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر شخص جو قادیان نہیں آتا یا کم از کم ہجرت کی خواہش نہیں رکھتا اس کی نسبت شبہ ہے کہ اس کا ایمان درست ہو۔ عبدالحکیم کی نسبت یہی فرمایا کرتے تھے کہ وہ قادیان نہ آتا تھا۔ قادیان کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ فرمایا۔

یہ بالکل درست ہے کہ یہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ والی برکات نازل ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے تھے۔

زمین قادیان اب محترم ہے ......☆...... ہجوم خلق سے ارضِ حرم ہے

جب خدا تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا کہ ”بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے“ تو پھر جہاں وہ پیدا ہوا، جس زمین پر چلتا پھرتا رہا اور آخر دفن ہوا کیا وہاں برکت نازل نہ ہوگی؟

یہ جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ وعدہ دیا کہ مکہ میں دجّال نہ جائے گا کیا زمین کی وجہ سے نہیں جائے گا؟ نہیں بلکہ اس لئے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں مبعوث ہوئے۔

میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتا دیا ہے کہ قادیان کی زمین بابرکت ہے میں نے دیکھا کہ ایک شخص عبدالصمد کھڑا ہے اور کہتا ہے۔

”مبارک ہو قادیان کی غریب جماعت! تم پر خلافت کی رحمتیں یا برکتیں نازل ہوتی ہیں“

یہ بالکل درست ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے مقامات دیکھنے سے ایک رقّت پیدا ہوتی ہے اور دعا کی تحریک ہوتی ہے اس لئے قادیان میں زیادہ آنا چاہئے۔ (منصب خلافت انوار العلوم جلد 2 صفحہ 49، 50)

جلسہ کے علاوہ اَور وقتوں میں بھی آنا چاہئے جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا وہ کاٹا جائے گا

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

آپ لوگ شاید یہ کہیں کہ ہم سالانہ جلسہ پر جو آیا کرتے ہیں ہمارا یہی آنا کافی ہے مگر یہ ٹھیک نہیں ہے اس موقع پر اجمالی باتیں بتائیں جاتی ہیں اور کام کرنے کی تاکید کی جاتی ہے نہ کہ کچھ پڑھانے اور سکھانے کی فرصت ہوتی ہے اس کیلئے جلسہ کے ایام کے علاوہ ہی موقع ہوتا ہے اس لئے جلسہ کے علاوہ اور وقتوں میں بھی آنا چاہیے۔ جو دوست اور دنوں میں آتے ہیں انہوں نے چونکہ دیکھ لیا ہے کہ تازہ اور ڈبوں کے دودھ میں کیا فرق ہے اس لئے وہ کوئی چھٹی اور کوئی موقع ایسا نہیں جانے دیتے کہ یہاں نہیں آجاتے۔ خرچ کی تنگی برداشت کرتے ہیں، گھر کے آرام و آسائش کو ترک کرتے ہیں، بیوی بچوں سے جدا رہتے ہیں مگر آتے ضرور ہیں اور انہیں فائدہ بھی بہت پہنچتا ہے۔ ان کا بار بار آنا ہی بتاتا ہے کہ انہیں فائدہ حاصل ہوتا ہے ورنہ وہ کیوں آئیں، تو یہاں آنا نہایت ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس کے متعلق بڑا زور دیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو بار بار یہاں نہیں آتے مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔ پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا وہ کاٹا جائے گا۔ تم ڈرو کہ تم میں سے کوئی نہ کاٹا جائے گا۔ پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے۔ کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں؟ اسی طرح ایک وہ وقت بھی آئے گا خدا ہماری اولادوں اور ان کی اولادوں کی اولادوں سے بھی پرے اسے پھینک دے جبکہ یہ دودھ سوکھ جائے گا لیکن یہ وقت آئے گا ضرور اس لئے تمہیں چاہئے کہ اس دودھ کو پیو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ۔ سال میں صرف ایک دفعہ تمہارا آنا کوئی زیادہ مفید نہیں ہوسکتا مگر افسوس ہے کہ اکثر لوگ اس طرف خیال نہیں کرتے۔ پھر پوری اور فائدہ بخش تعلیم استاد اسی وقت دے سکتا ہے جب کہ طالب علم سے اچھی طرح واقفیت بھی رکھتا ہو اور اس کی عادات کو خوب جانتا ہو مگر صرف جلسہ کے موقع پر آنے والے دوستوں سے ہمیں ایسی واقفیت نہیں ہوسکتی۔ بیسیوں لوگ ہوں گے جو مجھے چاروں جلسوں پر ملے ہوں گے اور انہوں نے اپنے نام بھی بتلائے ہوں گے لیکن پھر بھی مَیں انہیں نہیں پہچان سکتا کیونکہ اس قدر ہجوم میں کوئی پتہ نہیں رہتا اور تعلیم بغیر پوری واقفیت کے دی نہیں جاسکتی اور واقفیت اسی طرح ہوسکتی ہے کہ دوست بار بار آئیں اور جلسہ کے ایام کے علاوہ اوقات میں آئیں۔ ایسی صورت میں معلوم ہوسکے گا کہ فلاں کو کس طریق سے پڑھانے کی ضرورت ہے اور فلاں کو کس علم کی حاجت۔ پھر اسی کے مطابق اس کی تعلیم کا انتظام کیا جائے گا۔ جو دوست یہاں آتے رہتے ہیں ان کو کسی نہ کسی رنگ میں تعلیم دی جاتی ہے اور انہیں بہت فائدہ ہوتا ہے۔ کوئی یہ نہ کہے کہ ہمارے پاس حضرت مسیح موعودؑ کی کتابیں جو موجود ہیں انہیں اپنے طور پر پڑھ کر ہی ہم دین کی باتوں سے آگاہ ہوجائیں گے کیونکہ یہ کتابیں قرآن کریم سے بڑھ کر نہیں ہیں مگر کیا قرآن کے موجود ہوتے ہوئے لوگ دین سے بے خبر نہ ہوگئے ضرور ہوگئے۔ جس کی وجہ یہی ہے کہ ان کے پاس شفایابی کا نسخہ تو موجود تھا لیکن اس کے استعمال کرانے والا کوئی نہ تھا۔ پس تمہارے لئے ضروری ہے کہ بار بار یہاں آکر تعلیم حاصل کرو اور جو ضرورت ہو اس کے مطابق نسخہ تجویز کراؤ تاکہ فائدہ ہو۔ (خطاب جلسہ سالانہ قادیان، 27 دسمبر 1917، انوار العلوم جلد 4، صفحہ 136)

شاخ کا جڑ سے تعلق ٹوٹ جانا اس کے سوکھ جانے کا باعث ہوتا ہے

26 جنوری 1921 کو بعد نماز عصر سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے ایک کمرہ میں مبلغین سلسلہ، مبلغین کی کلاس کے طلباء، مدرسہ احمدیہ کی ساتویں جماعت کے طلباء اور افسرانِ صیغہ جات کے سامنے ایک تقریر فرمائی جس میں آپؓ نے انہیں زرّیں ہدایات سے نوازا۔ اس میں ایک نصیحت آپؓ نے مبلغین کو یہ فرمائی کہ :

لوگوں کو قادیان بار بار آنے کے لئے اور تعلق پیدا کرنے کے لئے کوشاں رہو۔ جب تک کسی شاخ کا جڑ سے تعلق ہوتا ہے وہ ہری رہتی ہے۔ لیکن شاخ کا جڑ سے تعلق ٹوٹ جانا اس کے سوکھ جانے کا باعث ہوتا ہے۔ موجودہ فتنے میں نوے فیصدی ایسے لوگ ہیں جو اسی وجہ سے کہ ان کا تعلق قادیان سے نہ تھا فتنے میں پڑے۔ بہت سارے لوگ ایسے بھی ہیں جو خیال کرتے کہ قادیان میں کچھ کام نہیں رہا۔ روپیہ جاتا ہے اور وہ لوگ بانٹ کر کھا لیتے ہیں۔ اس لئے لوگوں کو قادیان سے تعلق رکھنے کے لئے کوشش کرتے رہو۔

قادیان آنیوالوں کو نصیحت

27 دسمبر 1907 کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک لمبی تقریر کی اور احباب کو بہت ہی پُردرد اور پُرسوز نصیحت فرمائی۔ اس میں سے کچھ حصہ پیش ہے۔ آپؑ نے فرمایا :

جب تک انسان اپنے دل کو پُورے طور پر صاف نہ کر لے اور اپنے بھائی کے لئے دُکھ اُٹھانے کو تیار نہ ہوجائے تب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ معاملہ صاف نہیں ہوسکتا اور یہ باتیں مَیں اس واسطے بیان کرتا ہوں کہ آپ لوگ جو یہاں قادیان میں آئے ہو ایسا نہ کہ پھر خالی کے خالی ہی واپس چلے جاؤ۔ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ معلوم نہیں کہ آئندہ سال تک کون مرے اور کون زندہ رہے گا۔ اس لئے سچے دل سے توبہ کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا ط (التحریم:9) سو انسان کو چاہئے کہ اگر توبہ کرے تو خالص توبہ کرے۔ توبہ اصل میں رجوع کو کہتے ہیں۔ صرف الفاظ ایک قسم کی عادت ہوجاتی ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے یہ نہیں کہا کہ صرف زبان سے توبہ توبہ کرتے پھرو بلکہ فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرو جیسا کہ حق ہے رجوع کرنے کا...... کیونکہ توبہ میں ایک خاصیت ہے کہ گزشتہ گناہ اس سے بخشے جاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 408، مطبوعہ قادیان 2003)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العالمین۔ (منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجموعی لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے اس دورے کو ہر لحاظ سے اپنے فضلوں سے نوازا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیشہ آئندہ بھی نوازتا رہے

اللہ تعالیٰ کرے کہ مسجدوں سے یہ تعلق اور عبادتوں کی فکر ان میں دائمی ہو جائے اور ہمیشہ رہنے والی ہو اور مسجدیں ہمیشہ آباد رہیں، جس طرح اخلاص و وفا کے نظارے افراد جماعت نے دکھائے ہیں وہ ہمیشہ ان میں قائم رہیں، خواہش اور دعا ہے کہ یہ عبادت گاہ ہمارے ماضی اور مستقبل کے درمیان ایک پل کا کام کرے (میئر زائن)

یہ مسجد متعصبین کے بارے میں مومنوں کی دعاؤں کی فتح کی علامت ہے......

میری دلی تمنا ہے کہ یہ مسجد نہ صرف اس شہر بلکہ چاروں اطراف کیلئے امید کی کرن بن جائے (آنریبل جوئس میسن ممبر الینوئے (ILLINOIS) جنرل اسمبلی)

امام جماعت کا یہ پیغام کہ معاشرے میں متعصب شخص کی کوئی جگہ نہیں،

بہت ہی شاندار پیغام تھا ......اور مجھے امام جماعت کی یہ بات بہت پسند آئی ہے کہ ہمارے پاس جو ہتھیار ہے وہ دعا کا ہتھیار ہے (ایک مہمان)

آپ کی مسجد ہماری کمیونٹی کیلئے امید اور دوستی کا ذریعہ ہے (ایک مہمان)

امام جماعت کے خطاب کا محور باہمی اتحاد تھا (ڈاکٹر جیسی راڈریگز)

میں آپ کے ماٹو 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' کے بارے میں جانتا تھا لیکن آپ لوگوں کو دیکھ کر اس پر مزید یقین بڑھ گیا

امام جماعت احمدیہ دو خوبیوں کو فروغ دینے کیلئے وقف ہیں جس میں پہلی مذہبی آزادی اور دوسری بین المذاہب مکالمہ ومخاطبہ ہیں (پروفیسر ڈاکٹر رابرٹ ہنٹ)

ظلم وستم کی جاری داستان کے باوجود امام جماعت نے دوسروں سے انتقامی تشدد کرنے سے منع فرمایا جو ایک بہت عظیم عمل ہے (آنریبل مائیکل مک کال)

مجھے جو چیز یہاں سب سے زیادہ نمایاں لگی وہ امام جماعت کا خطاب تھا کہ

کس طرح مذہبی اختلاف اور مختلف نظریات کے باوجود ہم سب آپس میں ایک دوسرے سے منسلک ہیں (ایک مہمان خاتون)

مجھے ذاتی طور پر اس جماعت سے کوئی خوف نہیں ہے اور دوسروں کے خوفزدہ ہونے کی بھی کوئی وجہ سمجھ نہیں آتی

کیونکہ یہ جماعت تو بہت محبت کرنے والی، احساس کرنے والی اور ہمیشہ خدمت خلق کرنے والی جماعت ہے (ایک مہمان خاتون)

میں اس بات کو بہت سراہتا ہوں کہ یہاں کس طرح حکمت کے ساتھ امن، اتحاد اور انصاف کے بارے میں بات کی گئی ہے (ایک مہمان)

حالیہ دورۂ امریکہ کے احمدیوں اور دیگر احباب پر اثرات، غیروں کے تاثرات اور دورے کے نتیجے میں نازل ہونے والے بے شمار الٰہی افضال کا ایمان افروز تذکرہ

امریکی اور انٹرنیشنل ذرائع ابلاغ میں دورے کی وسیع تشہیر

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21 ؍اکتوبر 2022ء بمطابق 21 ؍اخاء 1401 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ﴿﴾ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ﴿﴾ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ﴿﴾ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ﴿﴾

اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ﴿﴾ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ﴿﴾

گذشتہ دنوں جیسا کہ آپ جانتے ہیں مَیں امریکہ کی بعض جماعتوں کے دورہ پر تھا۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے بھی اور جماعتی الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ سے بھی خبریں پہنچتی رہی ہیں۔ یہ دورہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیر و خوبی سے ہوا۔ بہرحال اس کے علاوہ دوسرے دنیاوی چینل بھی اس کی کافی کوریج دیتے رہے ہیں۔

ہر لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے دیکھنے میں آئے ہیں۔

اپنوں پر بھی اس دورے کا نیک اثر قائم ہوا اور غیروں پر بھی۔ ایک خادم نے اپنے ایک دوست کو کہا کہ میرے ذہن میں جماعت اور خلافت کے متعلق کچھ باتیں پیدا ہو رہی تھیں، کچھ تحفظات تھے جواب اس دورہ کی وجہ سے بالکل ختم ہو گئے ہیں۔ اس طرح کے بہت سے مثبت تاثرات ہیں۔ پھر لوگوں کے، بچوں، عورتوں، مردوں کے ملاقات کے بعد جو جذباتی تاثرات ہوتے تھے ان کی اپنی ایک لمبی فہرست ہے۔ وہ رپورٹوں میں آپ پڑھتے رہے ہوں گے۔ پھر زائن میں بھی، ڈیلس میں بھی اور بیت الرحمٰن میری لینڈ میں بھی نمازوں پر عورتوں، بچوں اور مردوں کی جو حاضری ہوتی تھی وہ کافی تعداد میں ہوتی تھی اور جس طرح وہ میرے آتے جاتے وقت اپنے جذبات کا اظہار کرتے تھے اس سے صاف نظر آ رہا ہوتا تھا کہ ان کے دلوں میں خلافت سے محبت کا تعلق ہے اور اخلاص و وفا ہے۔ پڑھے لکھے لوگ بھی، امیر لوگ بھی، دنیاوی لحاظ سے مصروف لوگ بھی نماز کیلئے کئی کئی گھنٹے لائن میں آ کر لگ جاتے تھے تا کہ مسجد میں جگہ مل جائے۔ یہ نہیں کہ فارغ لوگ ہیں جو آ گئے۔ ان میں بھی یہ تبدیلی اس بات کا اظہار ہے یا یہ رویہ، یہ اظہار اس بات کا اظہار ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دین اور جماعت کی محبت ان کے دلوں میں ہے۔ خلافت سے تعلق ان کے دلوں میں ہے۔ گیارہ بارہ سال کی عمر کے بچے پانچ چھ گھنٹے لائن میں لگ جاتے تھے کیونکہ چیکنگ اور کووڈ ٹیسٹ کی وجہ سے دیر لگ جاتی تھی لیکن کبھی کسی نے بھی، نہ مہمانوں نے، نہ اپنوں نے، کوئی اعتراض نہیں کیا۔ بلکہ اپنوں نے بھی نظام کی مکمل اطاعت اور اخلاص و وفا کے نمونے دکھائے اور زائن میں بلکہ ایک مہمان نے بھی اس بات کو دیکھا اور کہا کہ مَیں نے دیکھا کہ کتنا smooth نظام چل رہا تھا کہ باقاعدہ چیکنگ ہو رہی تھی، دیر لگ رہی تھی لیکن اسکے باوجود کوئی اعتراض نہیں تھا۔

ایک گیارہ بارہ سال کے لڑکے کے ماں باپ مجھے کہنے لگے کہ ہمارا بیٹا جب سے آپ آئے ہیں مسجد میں آنے کیلئے پانچ چھ گھنٹے پہلے آ کر لائن میں لگ جاتا ہے اور کسی چیز کی پروا نہیں ہے حالانکہ پہلے یہ اس فکر سے نمازوں میں کبھی نہیں آیا۔ بہرحال بچوں میں، لڑکوں میں، لڑکیوں میں، سب میں مَیں نے خوشی اور اظہار کا تعلق دیکھا۔ یہ جماعت پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ حاضری جو ہر جگہ نمازوں پر ہوتی تھی وہ انتظامیہ کی توقعات سے بہت بڑھ کر ہوتی تھی۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ مسجدوں سے یہ تعلق اور عبادتوں کی فکر ان میں دائمی ہو جائے اور ہمیشہ رہنے والی ہو اور مسجدیں ہمیشہ آباد رہیں۔ جس طرح اخلاص و وفا کے نظارے افراد جماعت نے دکھائے ہیں وہ ہمیشہ ان میں قائم رہیں۔

امریکہ جیسے ملک میں لوگوں کا خیال ہے کہ لوگ دین کو بھول جاتے ہیں لیکن مجھے تو اکثریت میں اس طرف

توجہ اور فکر نظر آئی ۔ جو مالی قربانیوں میں کمزور ہیں وہ بھی اپنے لیے اور اپنے بچوں ،نسلوں کیلئے دین سے اور خلافت سے جڑے رہنے کیلئے خاص طور پر دعا کی درخواست کرتے تھے۔اللہ تعالیٰ افرادِ جماعت اور امریکہ کے اخلاص ووفا کو ہمیشہ بڑھاتا رہے۔

اسی طرح لجنہ، خدام، انصار بلکہ بچوں نے بھی اس عرصہ میں بہت محنت سے اپنی ڈیوٹیاں دی ہیں۔عورتوں، مردوں نے کئی کئی دن جاگ کر تیاریاں کی ہیں۔ حاضری بھی ہر جگہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسے مَیں نے کہا کافی زیادہ تھی، ہزاروں میں ہوتی تھی اور ان کی حاضری بیت الرحمٰن میں تو جلسہ کی حاضری سے بڑھ کر تھی لیکن بڑے منظّم طریقے سے انہوں نے اپنے کام کو سنبھالا ہے۔اللہ کرے کہ افراد جماعت امریکہ کے اخلاص و وفا کا یہ معیار ہمیشہ بڑھتا رہے اور اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ تبدیلی عارضی نہ ہو بلکہ ہمیشہ کیلئے ہو۔

اس وقت میں غیروں کے کچھ تاثرات بیان کروں گا۔اللہ تعالیٰ نے غیروں کے دلوں پر بھی غیر معمولی اثر ڈالا ہے۔اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے سینے مزید کھولے اور یہ لوگ سچائی کو پہچاننے والے بھی بن جائیں۔ بہرحال کچھ تاثرات پیش کرتا ہوں۔

زائن میں جو مسجد بنی ہے ’’فتحِ عظیم‘‘ اسکے حوالے سے وہاں جو فنکشن ہوا تھا اس میں 161 رغیر مسلم اور غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی جن میں کانگریس مین، کانگریس وومن ،میئرز، ڈاکٹرز، پروفیسرز، ٹیچرز، وکلاء، انجنیئرز ،سیکورٹی کے اداروں کے نمائندگان اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے شامل ہوئے تھے۔

زائن کے شہر کے میئر آنریبل بلی میکینی (Billy Mckinney) نے اپنے تاثرات میں بیان کیا کہ میرے لیے جماعتِ احمدیہ مسلمہ کے عالمی راہنما کو مسجد فتح عظیم کے موقع پر زائن شہر میں خوش آمدید کہنا انتہائی اعزاز کی بات ہے۔ پھر کہنے لگے یہاں زائن میں ہمارا ماٹو ’’Historic past and dynamic future‘‘ ہے اور ہمارے شہر کے قلب میں یہ خوبصورت مسجد اس ماٹو کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔ پھر کہتے ہیں خواہش اور دعا ہے کہ یہ عبادت گاہ ہمارے ماضی اور مستقبل کے درمیان ایک پل کا کام کرے۔

یہ جانتے ہوئے کہ یہ مسجد ایسی شاندار ایمان سے بھرپور کمیونٹی کے نمائندوں سے بھری ہوئی ہے مجھے زائن شہر کے مستقبل کیلئے بھی امید دلاتی ہے۔ جب میں اس پیغام کو دیکھتا ہوں جو احمدیہ کمیونٹی ہمارے شہر میں لے کر آئی ہے تو مجھے خوشی ہوتی ہے۔تو یہ امید غیروں کو بھی ہم سے ہو رہی ہے۔ پھر کہتا ہے کہ یہ ایک ایسی جماعت ہے جو اسلام کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرتی ہے جنہوں نے عیسائیوں کے ساتھ عہد کیا تھا۔ پھر آگے کہتے ہیں کہ احمدیہ مسلم کمیونٹی کی طرف سے اس شہر میں جو شاندار خدمات سرانجام دی گئی ہیں اور اس شہر کی ترقی اور اسکے لوگوں کی فلاح و بہبود کو بہتر بنانے کیلئے جو کام کیے گئے ہیں ان پر میں آپ کا تہ دل سے شکرگزار ہوں اور ہم اس شہر کی کلید امام جماعت احمدیہ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ چابی دیتے ہیں۔ پھر انہوں نے شہر کی چابی بھی پیش کی۔

زائن شہر کے میئر کے مزید تاثرات یہ ہیں، کہتے ہیں کہ میں یہاں 1962ء سے مقیم ہوں۔ یہ پروگرام زائن شہر اور جماعت کیلئے ایک تاریخی پروگرام ہے۔ پھر مجھے بھی انہوں نے بڑے جذباتی انداز میں کہا کہ آج تم نے مجھے speechless کر دیا ہے اور کہنے لگے کہ آپ کی موجودگی کا احساس بہت عمدہ ہے۔

ممبر آف الینوئے (Illinois) جنرل اسمبلی آنریبل جوئس میسن (Joyce Mason) نے اپنے تاثرات میں کہا کہ یہاں زائن میں مسجدِ فتحِ عظیم کے افتتاح کی اس تاریخی تقریب کا حصہ بننا میرے لیے اعزاز کی بات ہے۔زائن احمدیہ مسلم کمیونٹی کیلئے تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔آج اس شہر کیلئے خاص دن ہے۔زائن ایک ایسی جگہ تھی جسکی بنیاد پچھلی صدی کے آغاز میں الیگزینڈر ڈووی نے رکھی تھی جو اسے ایک تھیوکریٹک شہر بنانا چاہتے تھے جسکے دروازے اسکے ماننے والوں کے علاوہ باقی ہر ایک کیلئے بند تھے لیکن آج زائن شہر مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا گھر ہے اور یہ مسجد متعصبین کے بارے میں مومنوں کی دعاؤں کی فتح کی علامت ہے۔

میں احمدیہ مسلم کمیونٹی کو اس شاندار کامیابی پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ غیروں کو بھی اس مقابلے کا اچھی طرح پتہ لگ گیا۔ پھر کہتی ہیں کہ امام جماعت احمدیہ امن کے فروغ کے حوالے سے ایک سرکردہ مسلم راہنما ہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ انہوں نے امن کے قیام پر زور دیتے ہوئے دنیا بھر کے قانون سازوں اور دیگر راہنماؤں سے بات کی ہے۔ پھر کہتی ہیں: زائن شہر کی خوش قسمتی ہے کہ امن پسند اور دوسروں کی خدمت کرنے والی جماعت نے یہاں آباد ہونے اور اتنی خوبصورت مسجد بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔

میری دلی تمنا ہے کہ یہ مسجد نہ صرف اس شہر بلکہ چاروں اطراف کیلئے امید کی کرن بن جائے۔ میں اس کمیونٹی کو نئی مسجد کے افتتاح پر مبارکباد دیتے ہوئے ایوان میں ایک قرارداد پیش کر رہی ہوں۔

پھر ڈاکٹر کترینہ لینٹوس (Katrina Lantos) جو کہ لینٹوس (Lantos) فاؤنڈیشن فار ہیومن رائٹس اینڈ جسٹس کی صدر ہیں، کہتی ہیں مجھے ایسے محسوس ہوتا ہے کہ جب بھی میں احباب جماعت کے ساتھ ملتی ہوں تو میری روحانیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ پھر کہتی ہیں کہ یہاں زائن میں ہونے والے مباہلہ کے بارے میں سن کر بہت حیرت ہوئی کہ اس زمانہ میں جبکہ موبائل فون، کمپیوٹر اور دیگر ذرائع مواصلات موجود نہیں تھے اس وقت بھی اس مقابلہ کو اتنی تشہیر ملی۔

ایک نظریہ ڈاکٹر جان ڈووی کا تھا جس کی بنیاد نفرت، باہمی تفریق اور تعصّب پر تھی اور دوسرا نظریہ جو کہ بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد صاحبؑ کا تھا جو کہ باہمی عزت اور بردباری پر مشتمل تھا اور ایک ایسی شخصیت کی طرف سے تھا جنہوں نے اس کا نتیجہ کلیۃً اللہ کے ہاتھ میں چھوڑ رکھا تھا۔ پھر نتیجۃً ہم جانتے ہیں کہ اس مباہلے میں کس کی فتح ہوئی اور یقیناً یہ مسجد جس کا اب افتتاح ہونے جا رہا ہے جس کا نام ’’فتحِ عظیم‘‘ مسجد رکھا گیا ہے، اس کا مطلب ہے ایک عظیم الشان فتح ‘جو کہ اس مباہلہ میں جماعت احمدیہ اور بانی جماعت احمدیہ کے حصہ میں آئی۔ پھر کہتی ہیں کہ لیکن میرے خیال میں ہمیں یہ کہنا چاہیے کہ وہ نہ صرف جماعت احمدیہ بلکہ انسانیت کی بھی فتح تھی کیونکہ اس سے باہمی عزت، محبت اور تحمل کی بھی فتح ہوئی جس کا نمونہ ہم اب اس عظیم الشان جماعت میں دیکھتے ہیں۔ پھر کہتی ہیں کہ آج جس طرح ہم یہاں اس خوبصورت اور پُرامن ماحول میں بیٹھے ہوئے ہیں وہاں ان احمدیوں کو بھی یاد رکھنا ہوگا جو پاکستان میں بیٹھے ہوئے ہیں اور اپنے مذہب کی وجہ سے روزانہ ناقابلِ بیان ظلم وستم، تشدد اور منافرت کا سامنا کرتے ہیں جو کہ حکومت وقت کی موجودگی میں بھی اپنے آپ کو اکیلا محسوس کرتے ہیں۔

پھر زائن کے سابقہ کمشنر ایموس مونک (Amos Monk) صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں آپ کی تعلیمات ہر چیز کا احاطہ کیے ہوئے ہیں اور دنیا کو اس سے زیادہ آگاہی ہونی چاہیے۔ میرے خیال میں یہ آج کل کی دنیا کا خوبصورت ترین راز ہے۔ میں اپنے سامنے میز پر پڑے بروشر دیکھ سکتا ہوں جس پر عدل، انصاف، خلوص اور محبت کا پیغام ہے۔ یہی تو وہ چیزیں ہیں جس کی دنیا کو ضرورت ہے۔ نفرت ختم کر دیں تو دنیا جنت نظیر ہو جائے گی۔ میرے خیال میں یہ پیغام تمام دنیا کو سننا چاہیے۔ دنیا کے مسائل کا یہی واحد حل ہے۔

پروفیسر کریگ کونسڈائن (Craig Considine) جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ایک کتاب بھی لکھی ہوئی ہے، پروفیسر ہیں، ویسے بڑے پکے عیسائی ہیں، کہتے ہیں کہ میں اس بات سے بہت جذباتی ہو گیا کہ خلیفہ وقت مجھے پرانے دوست کی طرح ملے۔

امام جماعت کی تقریر مجھے بہت پسند آئی۔ اس سے اسلام کے بارے میں میرا علم بڑھا ہے۔

جب مجھے اس خطاب کا متن ملے گا تو میں اسے اپنی اگلی کتاب میں استعمال کروں گا۔ پھر کہتے ہیں کہ امام جماعت نے بہت ہی خوبصورت انداز، آسان الفاظ میں یہ مضمون بیان فرمایا ہے کہ ہر کس و ناکس آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ جو تمام انسانی اقدار اپنانے، باہمی احترام، برداشت، وقار اور عزتِ نفس کا خیال رکھنے پر توجہ دلائی ہے یہ مجھے خاص طور پر پسند آیا ہے۔ پھر کہتے ہیں آپ دراصل ہمیں ہم سب کو باہمی محبت کی طرف بلا رہے ہیں۔ انہوں نے وہاں بیٹھ کے خطبہ جمعہ بھی سنا تھا۔ پورا ایک گھنٹہ بیٹھے رہے اور پھر اس کے بعد انہوں نے کہا، مجھے بھی کہنے لگے کہ میں نے ایسا خطبہ پہلے کبھی نہیں سنا۔

الینوئے (Illinois) سے تعلق رکھنے والی ایک مہمان میلوڈی ہال (Melody Hall) کہتی ہیں کہ میں پراڈکٹ ڈویلپمنٹ مینیجر ہوں۔ یہ پروگرام بہت دلچسپ تھا۔ میں نے بہت لطف اٹھایا۔

امام جماعت کا یہ پیغام کہ معاشرے میں متعصب شخص کی کوئی جگہ نہیں، بہت ہی شاندار پیغام تھا۔ آپ کو دیکھنا، آپ کی باتیں سننا، ایک بہت منفرد، اچھا احساس ہے۔ مجھے بہت مزہ آیا اور مجھے امام جماعت کی یہ بات بہت پسند آئی ہے کہ ہمارے پاس جو ہتھیار ہے وہ دعا کا ہتھیار ہے۔

ایک اَور مہمان جیف فینڈر (Geff Fender) نے کہا میں سرٹیفائیڈ پبلک اکاؤنٹنٹ ہوں اور رئیل اسٹیٹ کا کام بھی کرتا ہوں۔ یہ میرا پہلا تجربہ تھا۔ بہت متاثر ہوا ہوں۔ یہاں مسجد کے افتتاح پر آنا میری زندگی کا ایک

ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّمَا یَخۡشَی اللّٰہَ مِنۡ عِبَادِہِ الۡعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ غَفُوۡرٌ (فاطر:29)

ترجمہ: یقیناً اللہ کے بندوں میں سے اُس سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت بخشنے والا ہے۔

طالبِ دعا : مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

ارشاد باری تعالیٰ

وَتَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡبِرِّ وَالتَّقۡوٰی ۪ وَلَا تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡاِثۡمِ وَالۡعُدۡوَانِ ۪
وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ (المائدہ:3)

ترجمہ: اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں تعاون نہ کرو اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

انمول موقع تھا۔ پھر خطاب کا کہا کہ اس سے بڑا متاثر ہوا ہوں اور آپ لوگوں کے بارے میں بڑی نئی معلومات ملی ہیں۔ پھر کہنے لگے کہ میرے لیے دعوتِ مباہلہ ایک نئی چیز تھی اور میں اسکے بارے میں مزید پڑھوں گا۔

اس طرح تبلیغ کے راستے بھی کھلتے ہیں۔

ایک ہائی سکول ٹیچر میٹ رینڈر (Matt Render) بھی آئے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں کہ مجھے امام جماعت کا پیغام اور جس طرح سمجھا رہے تھے، یہ انداز بہت اچھا لگا۔ میرے جیسے بہت سے لوگ اس پیغام کو آسانی سے سمجھ سکتے تھے۔

ایمرجنسی سروسز سے تعلق رکھنے والی میری لو ہائیل برنڈ یا ہل برنڈ (Mary Lou Hildebrand) بھی اس پروگرام میں شامل تھیں۔ کہتی ہیں میں بہت متاثر ہوئی۔ آپ کے پیغام میں خلوص چھلکتا تھا۔ کوئی تکلف نہیں تھا۔ ہر لحاظ سے سچا اور کھرا انداز تھا۔ اس سے ہر کوئی آپ کے روزمرہ زندگی کا اندازہ کرسکتا ہے۔

ڈاکٹر جیسی راڈ ریگز (Jesse Rodriguez) بھی اس پروگرام میں شریک تھے۔ یہ Benton علاقہ کے سکولوں کے سپرنٹنڈنٹ ہیں، کہتے ہیں کہ امام جماعت کے خطاب کا محور باہمی اتحاد تھا۔ بہت شاندار پیغام تھا۔ آپ نے کہا تمام مذاہب اہمیت رکھتے ہیں اور ہم سب اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ بہت ہی اچھا تھا۔

پھر ایک مقامی ہائی سکول کے پرنسپل زیک لیونگ سٹون (Zach Livingstone) کہتے ہیں کہ امام جماعت کی باتیں اپنے اندر ایک خاص جاذبیت رکھتی ہیں۔ خصوصاً انسانی حقوق اور خدمتِ انسانیت کیلئے کوششیں نہایت متاثر کن ہیں۔ آپ کا لوگو 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' تمام قوموں، تمام مذاہب اور خاص طور پر تمام زائن شہر میں گونجتا ہے۔ اس پیغام کی اشد ضرورت ہے۔

وبائی حالات کے بعد ہماری فیملیز اور طلبہ میں بہت جذباتی اور معاشی زوال آیا ہے اور ہمیں ان مسائل سے باہر نکلنے کیلئے اس پیغام کی اشد ضرورت ہے۔

ایک اَور مہمان شامل ہوئے۔ انہوں نے زائن مسجد کے سنگ بنیاد کے موقع پر اینٹ بھی رکھی تھی۔ کہتے ہیں کہ آج ایک خوبصورت دن تھا۔ مجھے پچھلے سال اس مسجد کے سنگ بنیاد رکھنے میں شامل ہونے کی توفیق ملی تھی۔ میں بہت خوش تھا کہ میں اسے مکمل ہوتا دیکھوں گا۔ آپ کی مسجد ہماری کمیونٹی کیلئے امید اور دوستی کا ذریعہ ہے۔

زائن کی پولیس کے چیف ایرک (Eric) صاحب کہتے ہیں بڑا اچھا پروگرام تھا۔ سب لوگوں کی طرف سے محبت اور خلوص دیکھ کر بہت اچھا لگا۔ یہ پیغام کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ کون ہیں۔ اہمیت اس بات کی ہے کہ ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہیں کیا ہی عمدہ اور خوبصورت پیغام ہے۔

ایک مہمان جینیفر (Jennifer) کہتی ہیں کہ اگر آپ کی جماعت کے اصولوں کی بات کی جائے تو وہ سب سے اعلیٰ ہیں۔ جب آپ زائن شہر میں قدم رکھتے ہیں تو پرانی عمارت پر ایک ماٹو ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' کا پیغام دکھائی دیتا ہے اور اس کی گونج آپ کے ساتھ رہتی ہے۔ یہ آواز آپ کے ساتھ رہتی ہے اور یہی زائن شہر کی اصل روح ہے۔

پھر ایک اَور مہمان چیری نیل (Cheri Neal) صاحبہ جو زائن ٹاؤن شپ کی سپروائزر ہیں کہتی ہیں انتظامات سے میں بہت حیران ہوئی۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ اپنے اس مقصد میں کامیاب ہوئے۔

پھر ایک اَور مہمان نے کہا یہ جان کر بہت اچھا لگا کہ ہمارے درمیان آپ جیسے راہنما موجود ہیں جو کہ لاکھوں لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور لوگوں کو آپس میں جوڑتے ہیں۔ اس موضوع پر بات کرتے ہیں کہ ہم سب ایک ہیں اور ہر مذہب کی اہمیت ہے۔ یہ پیغام بہت اچھا اور پُراثر ہے۔

خاتون مہمان گلوریا (Gloria) صاحبہ کہتی ہیں: زائن کی تاریخ بہت معلوماتی تھی۔ اگرچہ میں یہاں پر رہتی ہوں لیکن اس جگہ کے بارے میں کافی چیزیں ایسی تھیں جو میں نہیں جانتی تھی۔ پھر ایک مہمان نے کہا۔ میں نے اس تقریب سے بھرپور لطف اٹھایا اور اس پیغام نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ میں آپ کے ماٹو ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' کے بارے میں جانتا تھا لیکن آپ لوگوں کو دیکھ کر اس پر مزید یقین بڑھ گیا۔

مجھے بہت ساری چیزوں نے متاثر کیا ہے۔ اور پھر کہنے لگے امام جماعت نے جو یہ کہا کہ قرآن مجید ہی ایک وہ کتاب ہے جو تمام مذاہب کی حفاظت کرتی ہے میں نے یہ نئی بات سیکھی ہے۔ مجھے پہلے اس بات کا علم نہیں تھا۔

پھر ایک انڈین پروفیسر شوبھانہ شنکر (Shobana Shankar) صاحبہ، ان کی میرے سے ملاقات بھی ہوئی تھی، اسٹیٹ یونیورسٹی آف نیویارک کی پروفیسر ہیں۔ عبدالسلام ریسرچ سنٹر اٹلی سے بھی ریسرچ کر چکی ہیں۔ کچھ عرصہ یہ گھانا میں بھی رہی ہیں۔ انہوں نے اظہار کیا کہ آپ گھانا میں تھے۔ آپ کا کام زندہ ہے۔ یہ مجھے باتوں میں کہیں کہا۔ پروفیسر نے بتایا کہ افریقہ میں اس کی کئی پروفیسرز سے بات ہوئی ہے جو کہ احمدیہ گرلز سکول سے تعلیم یافتہ ہیں۔ یہ لڑکیوں کے لیے بہترین سکول ہیں۔ یہ افریقہ میں جماعت کی تعلیمی خدمات اور تاریخ کو اجاگر کرنا چاہتی ہیں اور مغربی افریقی احمدیوں پر ایک کتاب لکھنا چاہتی ہیں۔ پروفیسر نے یہ کہا کہ مقامی زبان اور ترجمہ کرنے والوں سے استفادہ کرنے میں جماعت کی معاونت چاہیے تو بہرحال ان کو میں نے کہا تھا جہاں بھی آپ کو مدد کی ضرورت ہوگی ان شاءاللہ ہم مدد کر دیں گے اور مَیں نے کہا بلکہ گھانا کے علاوہ باقی ملکوں کو بھی آپ کو شامل کرنا چاہیے۔

پھر ڈیلس (Dallas) میں بیت الاکرام مسجد کا افتتاح ہوا۔ اس تقریب میں بھی 140 ؍غیر مسلم اور غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی۔ ان میں سیاست دان، ڈاکٹرز، پروفیسرز، ٹیچرز، وکلاء، انجنیئرز، سکیورٹی کے اداروں کے نمائندگان اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل تھے۔

ایلن (Allen) شہر کی سٹی کونسل کے ممبر کارل کلیمن شِک (Carl Clemencich) جنہوں نے شہر کی چابی بھی پیش کی تھی انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا آج مسجد بیت الاکرام کے افتتاح کی تاریخی تقریب میں شامل ہونا بڑے اعزاز کی بات ہے۔ میں میئر اور ایلن (Allen) شہر کی تمام سٹی کونسل کی طرف سے جماعت احمدیہ کو اس زبردست کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ میئر دو دن پہلے مجھے مل کے گئے تھے۔ مسجد میں آئے تھے اور ملے تھے اور معذرت کر رہے تھے کہ میں ملک سے باہر جا رہا ہوں اس لیے حاضر نہیں ہوسکوں گا اور اپنا نمائندہ بھیجوں گا۔ وہ میئر صاحب بھی اچھے ملنسار آدمی تھے۔

پھر میئر کے یہ نمائندے کہتے ہیں کہ ہم جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہتے ہیں جس میں غرباء کیلئے کھانا تقسیم کرنا، ضرورت مندوں کیلئے کپڑے جمع کرنا اور بہت سے دیگر مواقع پر اس علاقے کے ضرورت مند رہائشیوں کی مدد کرنا شامل ہے۔ پھر کہتے ہیں یہ ایلن شہر کی خوش قسمتی ہے کہ ایک امن پسند اور انسانیت کی خدمت کا جذبہ رکھنے والی کمیونٹی نے اس شہر کو اپنایا اور اس شہر میں یہ خوبصورت مسجد بنائی۔

میری خواہش ہے کہ یہ مسجد نہ صرف اس شہر کیلئے بلکہ اس تمام علاقے کیلئے ایک امید کی کرن ثابت ہو۔ ایلن (Allen) شہر جو ہے یہ بھی ڈیلس (Dallas) کے بالکل ساتھ ہی جڑتا شہر ہے۔ اب تقریباً اس کا حصہ ہی بن چکا ہے۔ آخر میں انہوں نے میئر اور ایلن (Allen) شہر کی کونسل کی طرف سے شہر کی چابی بھی پیش کی۔

پروفیسر ڈاکٹر رابرٹ ہنٹ (Dr Robert Hunt) تقریب میں شامل تھے جو کہ سدرن میتھوڈسٹ یونیورسٹی پرکنز سکول آف تھیولوجی (Perkins ,Southern Methodist University School of Theology) میں گلوبل تھیولوجیکل (Global Theological) شعبہ کے ڈائریکٹر ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے میتھوڈسٹ یونیورسٹی سے مجھے اور میرے ساتھیوں کو آج کے تاریخی پروگرام میں شمولیت کی دعوت دی۔ یہ ہمارے لیے بہت فخر کی بات ہے۔ اور پھر کہتے ہیں جماعت کے سربراہ، امام جماعت احمدیہ دو خوبیوں کو فروغ دینے کیلئے وقف ہیں جس میں پہلی مذہبی آزادی اور دوسری بین المذاہب مکالمہ ومخاطبہ ہیں۔

ان دونوں خوبیوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے کیونکہ مذاہب کے اندر اگر باہمی افہام وتفہیم نہ ہو اور باہمی احترام نہ ہو تو تفرقہ کی آواز کو تقویت ملتی ہے اور میں یہ بات اس بنیاد پر کرتا ہوں کہ میری آدھی بالغ زندگی ایسے ممالک میں گزری ہے جہاں میں خود مذہبی اقلیت میں تھا۔ پھر کہا کہ تاریخ گواہ ہے کہ جماعت احمدیہ کو ظلم کا نشانہ بنایا گیا اور اسی وجہ سے یہ جماعت مذہبی آزادی کی کاوشوں میں صفِ اول پر رہی اور یہی چیز ہے کہ جب تک ہم ایک دوسرے کے ساتھ احترام اور کھلی ذہنیت کے ساتھ پیش نہ آئیں ہم تفرقہ بازی پر قابو نہیں پا سکتے اور منفی افکار کو معاشرے سے ختم نہیں کر سکتے۔

پھر ریپبلکن (Republican) کانگریس مین آنریبل مائیکل مک کال (Michael McCaul) نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ کہتے ہیں کہ دنیا کے تین مذاہب یہودیت، عیسائیت اور اسلام حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اپنی تاریخ جوڑتے ہیں اور پھر مجھے انہوں نے کہا کہ آپ کا اعتقاد ہے کہ حضرت ابراہیم سے وابستہ یہ تینوں مذاہب امن کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔ اس بات کا تجربہ جماعت احمدیہ سے زیادہ کس کو ہوسکتا ہے۔ پھر کہنے لگے مجھے امام جماعت کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کی تعلیم نئے عہد نامہ وانجیل کے بارے میں بات کرنے کا موقع ملا۔ ان سے بات ہوتی رہی اور کتاب ''مسیح ہندوستان میں'' یہ بھی ان کے پاس تھی، کہتے ہیں میں نے آدھی پڑھ لی ہے اور پڑھ رہا ہوں۔ بڑی دلچسپ ہے اور مزید ریسرچ کروں گا۔ کہتے ہیں اس کتاب سے حضرت عیسیٰ کے بارے میں بھی بہت ساری نئی باتیں مجھے پتہ لگ رہی ہیں۔ اچھے پڑھے لکھے ہیں اور مذہب سے دلچسپی رکھنے والے ہیں۔ بہرحال کہتے ہیں کہ نئے عہد نامہ اور انجیل کے بارے میں بات کرنے کا موقع ملا۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جو آدمی علم حاصل کرنے کیلئے سفر اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستہ پر چلاتا ہے،

فرشتے طالب علم سے راضی ہوتے ہوئے اس کیلئے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں

(سنن ابوداؤد، کتاب العلم، باب الحث علی طلب العلم)

طالبِ دُعا: مجلس انصاراللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

دوستوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین وہ ہے جو اپنے دوست کیلئے سب سے بہتر ہے

اور ہمسائیوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ بہترین ہے جو اپنے ہمسائے کیلئے بہترین ہے

(ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی حق الجوار)

طالبِ دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی (صوبہ مہاراشٹرا)

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم جماعتِ احمدیہ سے امن، رحمدلی اور محبت کے بارے میں بہت کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ میری پرورش کیتھولک ہوئی ہے۔ میں اب امریکی کانگریس میں احمدیہ کاکس (Ahmadiyya Caucus) کا چیئر مین ہوں۔ ہماری جماعت کے حق میں بولنے والے آواز اٹھانے والے جو لوگ ہیں یہ اس کمیٹی کے چیئر مین ہیں۔ پھر کہتے ہیں خاص طور پر دنیا میں امن پھیلانے اور قوموں میں اتحاد قائم کرنے، عدم تشدد، انتہا پسندی کا خاتمہ، غربت کے خاتمہ، اقتصادی مساوات، عالمی انسانی حقوق کیلئے اور عالمی مذہبی آزادی کیلئے آپ کی کوششوں کو سراہتا ہوں۔ پھر کہتے ہیں متعدد احمدی مسلمانوں کو ٹارگٹ کر کے قتل کیا گیا۔ اس ظلم وستم کی جاری داستان کے باوجود امام جماعت نے دوسروں پر انتقامی تشدد کرنے سے منع فرمایا جو ایک بہت عظیم عمل ہے۔

پھر کہتے ہیں کہ امام جماعت نے بار بار دنیا کے راہنماؤں کو سمجھایا کہ حقیقی اور دیرپا امن کیلئے انصاف ضروری ہے۔ مظلوم قوموں کے حقوق کیلئے آواز اٹھائی۔ اس طرح کے خیالات کا اظہار انہوں نے کیا۔ کافی لمبے اظہارات ہیں۔

ایک مہمان ٹام بیری (Tom Berry) کہتے ہیں کہ میں امام جماعت کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ ان کا پیغام، مہمان نوازی، باہمی میل جول سب کچھ بہت خوب تھا۔ بلاشبہ یہ ایک نعمت ہے کہ عقیدے یا مذہب سے قطع نظر ایک دوسرے کی زیادہ سے زیادہ بھلائی کیلئے کام ہو۔ زندگی کی قدر ہو۔ زندگی سے پیار ہو۔ انسانوں کا احترام ہو۔ انسانوں سے محبت ہو۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ایسے معاشرے میں کسی ایک فرد یا ادارے کی اجارہ داری نہیں ہے۔ سب کو مل کر کام کرنا چاہیے۔ یہی خلیفہ کا پیغام تھا۔ یہ پیغام ایسا ہے کہ روزانہ سونے سے قبل اور صبح اٹھنے کے بعد دہرانا چاہیے اور اسی پیغام کو پھیلانا چاہیے۔ یہی پیغام ہمیں اپنے بچوں کو سمجھانا چاہیے تاکہ جب ہم نہیں ہوں گے تو وہ اس پیغام کو جاری رکھیں۔ میں آپ کا پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

پھر ایک مسلمان مہمان سلطان چودھری صاحب تھے۔ کہتے ہیں کہ امام جماعت نے جو تمام دنیا کیلئے امن کا پیغام دیا ہے یہ میرے خیال میں ایک بہترین پیغام ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ضروری ہے کہ مسلمانوں کے خلاف اس خوف کو دور کیا جائے کہ وہ یہاں قبضہ کر لیں گے۔

انہوں نے واضح کیا ہے کہ چونکہ مسلمانوں کو ختم کرنے کی کوئی سازش نہیں کر رہا، کوئی کوشش نہیں کر رہا اس لیے مسلمانوں کیلئے کسی جنگی مہم کا کوئی جواز نہیں ہے۔

نارتھ پریسبیٹیرین چرچ (North Presbyterian Church) سے ایک مہمان خاتون بیورلی میکارڈ (Beverly McCord) صاحبہ آئی تھیں۔ کہتی ہیں خلیفہ کو دیکھ کر، ان کی باتیں سن کر بہت سکون ملا۔ کسی کو عالمی امن کیلئے اس طرح کوشش کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ بہت اچھا احساس ہے۔ اگر لوگ اپنی خود غرضی، کسی پڑوسی پر غلبہ پانے یا کسی دوسرے کے علاقے پر قبضہ کرنے یا کسی پر ظلم کرنے کے ایجنڈے کے بجائے اس پیغام کو سنیں تو دنیا میں امن ہوسکتا ہے۔ کاش! ہم امن کو فروغ دینے والی مزید تقاریر سن سکیں اور لوگوں کو یاد دلاتے رہیں کہ انہیں ہمیشہ امن کی پیروی کرنی چاہیے اور کام کرنا چاہیے۔

کولن (Collin) کاؤنٹی پولیس ڈیپارٹمنٹ سے بھی ایک شخص لیرائے (LeRoy) صاحب شامل ہوئے تھے۔ کہتے ہیں یہ خوبصورت پروگرام تھا جس سے میں نے بہت کچھ سیکھا۔ احمدیہ مسلم کمیونٹی نے حقیقتاً ایک شاندار کام کیا ہے۔

پھر ایک مسلمان مہمان ڈاکٹر حلیم الرحمان صاحب بھی تھے۔ کہتے ہیں یہ بالکل ناقابل یقین تھا۔ مجھے تقریب، انتظامات، مہمان نوازی، پنڈال بہت اچھا لگا۔ کہتے ہیں میں اس احترام کا مستحق نہ تھا جو ان لوگوں نے مجھے دیا ہے۔ یہ سب ماحول دیکھ کر آپ کی عزت افزائی سے میری آنکھیں نم ہوگئی ہیں۔ مجھے بہترین انسانوں کے مابین وقت گزارنے کا موقع ملا۔ حقیقی انسان جو کہ اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں۔ یہاں بیٹھ کے تو یہ بیان دیتے ہیں۔ پاکستان جائیں تو مولوی جینے نہ دیں۔

ایک مہمان ایبی کرکنڈل (Abby Kirkendall) کہتی ہیں کہ میں نے ایسی مذہبی جماعت دیکھی جس کی عبادت کا طریقہ تو ہم سے مختلف ہے لیکن ہماری اقدار ایک جیسی ہیں۔ میرے لیے ایک شاندار تجربہ تھا۔ یہ میرے لیے باعثِ فخر تھا کہ میں امام جماعت جو مذہبی راہنما ہیں کو ایسی اقدار کے بارے میں بات کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی جو کہ سب کمیونٹیز کو اپنے اندر سمو لینی چاہیے۔ پھر کہتی ہیں یہاں آ کر مجھے خدا کی موجودگی کا احساس ہو رہا تھا اور عقائد سے قطع نظر جہاں آپ کو خدا کی موجودگی کا احساس ہو وہاں آپ کو امن اور سکون ملتا ہے جو آج یہاں تمام افراد کو بلا امتیاز مذہب اور قوم اور ملت ملا اور یہی چیز ہے جس کی ضرورت تمام کمیونٹیز کو ہے۔

پھر ایک خاتون وکٹوریہ صاحبہ کہتی ہیں مجھے جو چیز یہاں سب سے زیادہ نمایاں لگی وہ امام جماعت کا خطاب تھا کہ کس طرح مذہبی اختلاف اور مختلف نظریات کے باوجود ہم سب آپس میں ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔

میرے خیال میں یہ ایک ایسی چیز ہے جس کا آجکل بین المذاہب ڈائیلاگ میں فقدان نظر آتا ہے اور کسی کو اتنی حکمت اور دانائی کے ساتھ اس بارے میں بات کرتے ہوئے دیکھ کر بہت خوشی محسوس ہوئی کہ اپنے مذہبی عقائد میں اختلافات کے باوجود تمام بنی نوع انسان ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور ہمیں کس طرح آپس میں امن کے ساتھ ایک دوسرے کا احساس کرتے ہوئے رہنا چاہیے۔

پھر ایک مہمان خاتون تھیں میری میکڈرمٹ (Mary McDermott) کہتی ہیں۔ یہ وہاں مسجد ڈیلس میں ہماری ہمسائی ہیں۔ ان کی بہت بڑی زمین ہے۔ انہوں نے پارکنگ کیلئے جگہ بھی دی تھی۔ کہتی ہیں میں پہلے کبھی بھی زمین کے اس گرد آلود قطعہ سے اتنی خوش نہ ہوئی جتنا اس پروگرام کیلئے دینے پر ہوئی ہوں۔ بہت شریف النفس اور اعلیٰ اخلاق کی خاتون تھیں۔ اپنی جگہ دے دی انہوں نے بلکہ صاف کروا کے، ٹھیک کر کے، لیول کر کے دی۔

پھر ایک خاتون بیورلی میکارڈ (Beverly McCord) تھیں جن کا میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں۔ وہ کہتی ہیں مجھے ہمیشہ عالمی مذہبی راہنماؤں کو سننا اچھا لگتا ہے جو کہ لوگوں کو مسلسل امن کی ضرورت، باہمی اختلافات کے تدارک اور محبت کی طرف بلاتے رہتے ہیں۔ مجھے ہمیشہ ایسے پیغام سن کر خوشی ہوتی ہے۔

مجھے ذاتی طور پر اس جماعت سے کوئی خوف نہیں ہے اور دوسروں کے خوفزدہ ہونے کی بھی کوئی وجہ سمجھ نہیں آتی کیونکہ یہ جماعت تو بہت محبت کرنے والی، احساس کرنے والی اور ہمیشہ خدمت خلق کرنے والی جماعت ہے۔ اگر کسی کو کوئی خوف ہو تب بھی اس جماعت کی خدمت خلق اور فلاحی کاموں کو دیکھ کر فوراً دور ہو جاتا ہے۔

پھر جوشُوا (Joshua) نامی ایک مہمان تھے۔ کہتے ہیں آج کی اس افتتاحی تقریب میں مجھے اور دیگر سینئر پادری حضرات کو دعوت دی گئی ہے کہ اس تقریب میں شامل ہوں اور لوگوں سے بات چیت کا موقع ملے۔ میں اس بات کو بہت سراہتا ہوں کہ یہاں کس طرح حکمت کے ساتھ امن، اتحاد اور انصاف کے بارے میں بات کی گئی ہے۔

اس بات کا احساس بھی ہوا کہ ایسے لوگ بھی ہیں جن کا تعلق مختلف تہذیب وتمدن سے ہے لیکن وہ بھی ہماری زندگیوں میں خدا کی موجودگی اور انسانوں میں باہمی ہمدردی کا پرچار کرتے ہیں اور کیونکہ ہمارے اعمال کا ایک دوسرے پر بھی اثر ہوتا ہے اس لیے اس طرح مل بیٹھنا اور کھانے کھانا اور باتیں کرنا ضروری ہوتا ہے۔ کہتے ہیں میں اپنی اہلیہ کو بتا رہا تھا کہ یہاں میز بانی بہت عمدہ تھی۔ یہاں پہنچتے ہی ہر چیز آرگنائزڈ لگی۔

اسی طرح وہاں فورٹ ورتھ (Fort Worth) ایک جگہ ہے ڈیلس (Dallas) سے پچاس پچپن میل کے فاصلے پر ہے۔ وہاں بھی گئے تھے۔

ایک چھوٹی سی مسجد، نئی جگہ لی ہے۔ یہ جگہ تو ساڑھے تین ایکڑ ہے۔ بلڈنگ بھی کافی بڑی ہے۔ لیکن اس میں مسجد نہیں بلکہ عمارت خریدی گئی تھی۔ یہ جگہ تو پونے پانچ ایکڑ ہے، ساڑھے تین نہیں ہے۔ اور تیرہ ہزار مربع فٹ کی ایک عمارت بھی یہاں موجود ہے۔ ملٹی پرپز ہال ہیں، دفاتر ہیں، لابیز شامل ہیں۔ بہرحال یہاں ایک گنبد اور دو مینار تعمیر کرنے کا پروگرام ہے تاکہ مسجد کی شکل دے دی جائے۔ یہ اچھی جگہ ہے۔ وہاں احباب جماعت نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔ اچھی جگہ ہے۔ مجھے بھی وہاں نماز مغرب عشاء پڑھانے کا موقع ملا۔

ایک مہمان ایبی کرکنڈل (Abby Kirkendall) صاحبہ جن کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے فورٹ ورتھ میں رہتی ہیں، ڈیلس مسجد کے افتتاح پر آئی ہوئی تھیں۔ کہتی ہیں امام جماعت نے خدا تعالیٰ کی منشا کے مطابق ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر کام کرنے کا پیغام بہت ہی احسن رنگ میں دیا۔ امن اور نیوکلیئر جنگ سے بچاؤ کا پیغام میرے لیے خاص اہمیت رکھتا ہے۔ ان کا یہ پیغام کہ جو بھی اس جنگ کا حصہ بنے گا وہ تباہی میں جا گرے گا، بہت زبردست تھا۔

پھر فورٹ ورتھ سے ہی فرسٹ یونائیٹڈ میتھوڈسٹ چرچ (First United Methodist Church) کی ایک ممبر ہیں، یہ بھی وہاں ڈیلس (Dallas) میں ہی آئی ہوئی تھیں۔ کہتی ہیں کہ پیغام بہت شاندار تھا۔ ہر ایک کو خلیفہ کے اس واضح پیغام کو ضرور سننا چاہیے۔ خلیفہ کے خطاب کا انداز بھی شاندار تھا۔ خطاب سن کر ایک لطف محسوس ہوا۔ میں ان کو دوبارہ بھی سننا چاہوں گی۔

پھر ہائی سکول منسٹری کی ایک ٹیچر ہیں۔ کہتی ہیں کہ خلیفہ کی دو باتوں کا مجھ پر خاص اثر ہوا۔ ایک تو یہ کہ انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ معاشرے کے اندر اسلام کے متعلق واقعی تحفظات موجود ہیں اور بحیثیت ایک ٹیچر ہونے کے میں یہ چیزیں اپنے طلبہ میں گاہے بگاہے دیکھتی رہتی ہوں۔ دوسری چیز جس کو میں نے بہت سراہا وہ خلیفہ وقت کا نیوکلیئر ہتھیاروں کو استعمال کے متعلق متنبہ کرنا تھا۔ آج کل کے حالات میں اس قسم کا پرحکمت پیغام سن کر بہت اچھا لگا۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ضرورت ہے کہ آج کل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے
علوم جدیدہ حاصل کرو اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو
(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 43، ایڈیشن 1988ء)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے یعنی دینی خدمات وہی بجا لا سکتا ہے
جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو
(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 43، ایڈیشن 1988ء)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

تو یہ تو تھے بعض لوگوں کے تاثرات ۔ اب بعض اور معلومات ہیں، متعلقہ باتیں ہیں، وہ بھی بیان کر دیتا ہوں۔ یہاں مسجد زائن (Zion) میں ہی جیسا کہ آپ نے ایم ٹی اے میں دیکھ بھی لیا ہوگا، ڈووی کے مباہلہ کے حوالے سے ایک نمائش لگائی گئی تھی اور جو اخباروں نے شائع کیا تھا، ان اخباروں کی کٹنگ بھی وہاں تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجموعہ اشتہارات جلد سوم میں بتیس 32/اخبارات کے نام لکھے ہیں اور ساتھ تحریر فرمایا ہے ”یہ اخبار صرف وہ ہیں جو ہم تک پہنچے ہیں۔ اس کثرت سے معلوم ہوتا ہے کہ سینکڑوں اخباروں میں یہ ذکر ہوا ہوگا۔“ چنانچہ جماعت امریکہ نے اس حوالے سے مزید تحقیق کی اور مزید اخبارات تلاش کیے۔ ان بتیس اخبارات کے علاوہ جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے مزید ایک سو اٹھائیس اخبارات ایسے ملے ہیں جن میں ڈووی کو دیے جانے والے مباہلے کے چیلنج کا ذکر ہے۔ اس طرح اس زمانے میں ان اخبارات کی کل تعداد 160 تک چلی گئی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں امریکہ کے 160/اخباروں نے یہ بیان دیا۔ یہ تمام اخبارات ڈیجیٹل صورت میں مسجد فتح عظیم کے ساتھ لگائی جانے والی نمائش میں موجود ہیں اور لوگوں نے آ کے دیکھے۔

پھر زائن مسجد کے افتتاح کی دنیا نے بھی خبریں دیں۔ امریکن نیوز ایجنسی ایسوسی ایٹڈ پریس (Associated Press) نے میرا دورہ زائن جو تھا اور مسجد فتح عظیم کے افتتاح کے حوالے سے مضمون بھی شائع کیا۔ اسکا عنوان تھا کہ Two prophets, century old prayer duel inspire Zion mosque یعنی زائن کی مسجد کی بنیاد دو نبیوں کے درمیان ایک صدی پرانا مباہلہ ہے۔ اس میڈیا آؤٹ لٹس کی ویب سائٹ کے مطابق تقریباً دنیا کی آدھی آبادی اس کے قارئین ہیں۔ یہ مضمون مجموعی طور پر دنیا کے تیرہ ممالک کے 412/آؤٹ لٹس اور اخبارات میں شائع ہوا بشمول واشنگٹن پوسٹ، اے بی سی نیوز، ٹورنٹو سٹار، دی ہِل (The Hill) اور بہت سے دوسرے مشہور اخبارات ہیں۔ یہ مضمون بھی ایسوسی ایٹڈ پریس کے ٹاپ دس مضامین میں شامل تھا۔ یہ نہیں کہ توجہ نہیں تھی بلکہ یہ دس اہم مضمونوں میں شامل ہوا۔ مضمون میں یہ بتایا گیا تھا کہ زائن میں 115/سال پہلے ایک مقدس معجزہ ہوا تھا۔ دنیا بھر کے لاکھوں احمدی مسلمان اس پر یقین رکھتے ہیں۔ احمدی اس چھوٹے شہر کو جو شکاگو سے چالیس میل دور مشی گن جھیل کے ساحل پر واقع ہے ایک خاص مذہبی اہمیت دیتے ہیں۔ اس شہر سے احمدیہ جماعت کا لگاؤ ایک صدی سے زیادہ پہلے مباہلہ اور ایک پیشگوئی کے ساتھ شروع ہوا تھا۔ زائن شہر کی بنیاد 1900ء میں ایک مسیحی تھیوکریسی کے طور پر جان الیگزینڈر ڈووی نے رکھی تھی جو ایک ایونجلسٹ (Evangelist) اور ابتدائی پینٹی کوسٹل (Pentecostal) مبلغ تھا۔ احمدیوں کا عقیدہ ہے کہ ان کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے ڈووی کے اسلام کے خلاف بدزبانی اور حملوں کے جواب میں اسلام کا دفاع کیا اور اسے صرف دعاؤں کا ہتھیار استعمال کر کے روحانی جنگ میں شکست دی۔ تقریباً تمام زائن کے موجودہ باشندوں کو اس پرانے دور کی مقدس لڑائی کا کوئی علم نہیں ہے لیکن احمدیوں کیلئے یہ مقدس لڑائی وہ ہے جس نے شہر زائن کیلئے ایک ابدی تعلق قائم کیا ہے۔ دنیا بھر سے ہزاروں احمدی مسلمان اس صدی پرانے معجزے کو یاد کرنے کیلئے اور زائن شہر کی تاریخ اور ان کے عقیدے کے ایک اہم سنگ میل، شہر کی پہلی احمدیہ مسجد کے افتتاح کو منانے کیلئے شہر میں جمع ہوئے۔ پھر اس مضمون میں اَور بھی آگے لکھتا ہے اور ڈووی کے بارے میں اس نے اس کی پرانی تاریخ کافی بیان کی ہے۔ پھر کہتا ہے کہ احمدیوں کا عقیدہ ہے کہ ان کے بانی جو 1835ء میں پیدا ہوئے وہ مصلح تھے جن کی خوشخبری بانیٔ اسلام نے دی تھی۔ ان کا عقیدہ یہ بھی ہے مرزا غلام احمدؑ حضرت عیسیٰؑ کے مثیل کے طور پر آمد ثانی ہیں۔ اسکے علاوہ کینیڈا میں دورہ زائن اور مسجد فتح عظیم کے افتتاح کی بڑے وسیع پیمانے پر بہت کوریج ہوئی ہے۔

کینیڈا میں اللہ کے فضل سے نو بڑے اخبارات، چھ آن لائن پبلیکیشنز اور ایک ریڈیو سٹیشن کے ذریعہ دورۂ زائن کی کوریج ہوئی۔ کینیڈا میں آٹھ لاکھ ستاون ہزار لوگوں تک پیغام پہنچا۔ امریکہ، کینیڈا کے علاوہ یوکے، یونان، سیرالیون، تائیوان، انڈیا، ہانگ کانگ، پیرو، فلپائن، ساؤتھ افریقہ، تنزانیہ اور ویت نام کی آن لائن اخبارات نے بھی کوریج دی۔

امریکن نیوز ایجنسی ایسوسی ایٹڈ پریس جس کا میں نے حوالہ دیا اس کا یہ آرٹیکل امریکہ میں دو سو اخبارات میں پرنٹ ہوا اور 176/آن لائن اخبارات میں شائع ہوا۔

اس کے علاوہ ایم ٹی اے افریقہ کے ذریعہ سے بھی اس فنکشن کی لائیو کوریج دی گئی۔ زائن (Zion) اور ڈیلس (Dallas) میں تقاریب کے موقع پر جو خطابات تھے وہ گیمبیا نیشنل ٹی وی، سیرالیون نیشنل ٹی وی، سینیگال ٹی وی سے لائیو نشر ہوئے۔ اس کو لکھوکھہا افراد نے دیکھا۔ کہتے ہیں زائن میں مسجد فتحِ عظیم کی تقریب سے آدھا گھنٹہ قبل ہمارے سٹوڈیوز میں لائیو نشریات کا آغاز ہوا جن کے ذریعہ لوکل زبانوں میں الیگزینڈر ڈووی کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا پس منظر بیان کیا گیا۔ افریقہ بھر میں نیوز رپورٹس کے ذریعہ بھی، ٹی وی ریڈیو اور اخبارات میں کوریج ملی۔ یوگنڈا میں پانچ چینلز اور گھانا، نائیجیریا، لائبیریا، سیرالیون، روانڈا کے ٹی وی چینلز پر یہ نیوز رپورٹس شائع ہوئیں۔

امیر صاحب سیرالیون لکھتے ہیں کہ ان کے بیس سال پرانے ایک دوست تھے جنہوں نے جلسہ سالانہ یوکے کے موقع پر اس سال بیعت کی تھی۔ جب زائن کا پروگرام دیکھا کہنے لگے کہ جس دن میں نے بیعت کی اس رات مجھے بہت سخت افسوس ہوا کہ بیعت کرنے میں مجھے اتنی دیر کیوں لگی لیکن اگر میں سچ کہوں تو جس دن میں نے زائن کی مسجد کا پروگرام دیکھا میں نے اپنے آپ کو کہا کہ اگر امیر صاحب الیگزینڈر ڈووی والا واقعہ مجھے پہلے سنا دیتے تو شاید میری بیعت بیس سال پہلے ہو جاتی۔

میں کبھی بھی کسی مذہبی واقعہ سے اس طرح قائل نہیں ہوا جیسا کہ زائن کی اس پیشگوئی سے ہوا ہوں۔ میں نے اس زمانے کا سب سے بڑا چیلنج دیکھا ہے

اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ واقعہ ہمارے زمانے میں مغربی میڈیا کی مکمل چھان بین کے تحت ہوا ہے۔ حضرت امام مہدی نے مستقبل کی اس طرح پیشگوئی کی ہے کہ گویا وہ وہاں موجود تھے جہاں سے خدا فیصلے کرتا ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ میرے خیال میں جب بھی ہم غیر از جماعت لوگوں کو تبلیغ کریں ہمیں زائن کی پیشگوئی کا ذکر ضرور کرنا چاہیے کیونکہ یہ ایک بہت مؤثر پیشینگوئی اور دلیل ہے۔ جس دن میں نے بیعت کی اس رات مجھے لگا تھا کہ شاید میں نے صحیح فیصلہ کیا ہے مگر زائن کی پیشگوئی کے بعد میں نے سکون کا سانس لیا اور اس بات پر پورا یقین ہوا کہ میری بیس سالہ حق کی تلاش رائیگاں نہیں گئی۔ میں نے یقیناً درست فیصلہ کیا۔ اس کے علاوہ پھر وہاں جو اور activities تھیں ان میں واشنگٹن میں، مسجد میری لینڈ میں گھانا، سیرالیون کے سفراء سے بھی باتیں ہوئیں۔ ان کے ملکوں کے حالات کے بارے میں بھی باتیں ہوئیں۔ ان سے اچھی میٹنگ ہو گئی۔ پھر نومبائعین سے بھی میٹنگ ہوئی۔ پینتالیس کے قریب وہاں نومبائعین آئے ہوئے تھے۔ پرانے امریکن احمدیوں کو بھی تلاش کرنے کا میں نے ان کو کہا تھا۔ ان میں سے بھی چند ایک انہوں نے تلاش کیے تھے اور نئے بیعت کرنے والوں کی وہاں مخالفت بھی ہوئی لیکن ثابت قدم رہے۔

ایک نومبائع نے بیان کیا کہ ان کی فیملی کو علم ہوا تو انہوں نے بہت مخالفت کی۔ اس کے بعد اس کو چھوڑ کے چلے گئے۔ پھر بنگلہ دیش کے ایک احمدی ہیں وہ کہنے لگے کہ مجھے مربی صاحب نے بڑا وقت لگا کر بڑے تحمل سے سمجھایا ہے اور اب مجھے سمجھ آ گئی ہے اور پھر بڑے جوش سے انہوں نے باقی نومبائعین کو کہا کہ میں نے اسلام احمدیت کو اب سمجھا ہے اور میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ صحیح اسلام یہی ہے۔ اس لیے کبھی نہ اسے چھوڑنا۔

ایک نومبائع امریکن کرسٹوفر (Christopher) جو عیسائیت سے احمدی ہوئے ہیں انہوں نے بیعت کیلئے درخواست کی تھی چنانچہ بیعت بھی ہوئی اور بیعت کا بھی وہاں لوگوں پہ اچھا اثر ہوا۔ وہاں رہنے والے جو پرانے احمدی تھے یا بہت سارے نئے لوگ، پاکستانی رفیوجیز (refugees) مختلف ملکوں سے ہو کے وہاں آئے ہوئے ہیں، ان کو بھی بیعت کا موقع مل گیا اور بڑی جذباتی کیفیت اس کی وجہ سے طاری ہوئی۔

بہرحال اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجموعی لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے اس دورے کو ہر لحاظ سے اپنے فضلوں سے نوازا ہے۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہمیشہ نوازتا رہے۔

......☆......☆......☆......

127واں جلسہ سالانہ قادیان
23، 24اور 25/دسمبر 2022ء کو منعقد ہوگا

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 127ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 23، 24اور 25/دسمبر 2022ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور اسکے بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

نمایاں کامیابی و درخواست دعا

خاکسار کی بیٹی عزیزہ سیدہ مریم صدیقہ نے گزشتہ دنوں اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے طفیل MBA in Human Resources میں First Division نمبرات سے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ الحمدللہ۔ قارئین بدر سے عزیزہ کی دینی و دنیاوی ترقیات اور بہتر مستقبل کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(سید شجاعت حسین، جماعت احمدیہ حیدرآباد، حلقہ کاچی گوڈا)

Our Moto Your Satisfaction

MUBARAK TAILORS

کوٹ پینٹ، شیروانی، شلوار قمیض اور vase coat کی سلائی کیلئے تشریف لائیں

Prop. : Hifazat, Sadaqat (Delhi Bazar, Shop No.33) Qadian

Contact Number : 9653456033, 9915825848, 8439659229

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

مواخاتِ انصار و مہاجرین

اس وقت مدینہ کے مسلمان دو حصوں میں منقسم تھے۔ایک تو وہ تھے جو مدینہ کے باشندے نہ تھے بلکہ مکہ یا کسی اور جگہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں آباد ہو گئے تھے۔یہ لوگ بوجہ اپنی ہجرت کے مہاجرین کہلاتے تھے۔دوسرے وہ لوگ تھے جو مدینہ کے رہنے والے تھے اور چونکہ ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے مہاجرین کو پناہ دی تھی اور ان کی اعانت کا بیڑا اٹھایا تھا اس لئے وہ انصار کے نام سے موسوم ہوتے تھے۔مہاجرین عام طور پر مدینہ میں بالکل بے سروسامان تھے کیونکہ غریب تو غریب تھے ہی متمول مہاجرین بھی عموماً اپنا سب مال ومتاع وطن میں چھوڑ کر نکل آئے تھے۔انصار نے ان کے ساتھ حقیقی بھائیوں سے بڑھ کر سلوک کیا اور کوئی دقیقہ ان کی مہمان نوازی کا اٹھا نہیں رکھا لیکن اس رشتہ اخوت کو اور بھی مضبوط کرنے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تجویز فرمائی کہ انس بن مالک کے مکان پر انصار ومہاجرین کو جمع فرمایا اور باہم مناسبت کو ملحوظ رکھتے ہوئے دو دو کا جوڑا بنا کر انصار ومہاجرین کے کم وبیش نوے اشخاص کے درمیان باقاعدہ رشتہ اخوت قائم کر دیا۔اس سلسلۂ مواخاۃ پر طرفین کی طرف سے جس محبت اور اخلاص اور وفاداری کے ساتھ عملدر آمد ہوا وہ آجکل کی حقیقی اخوت کو بھی شرماتا ہے۔انصار ومہاجرین بھائی بھائی کیا بنے گویا ایک جان دو قالب ہو گئے۔پہلی تجویز انصار نے اس رشتہ اخوت کے بعد یہ کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ درخواست پیش کی کہ آپؐ ہمارے باغات کو ہم میں اور ہمارے بھائیوں میں تقسیم فرما دیں لیکن چونکہ مہاجرین عموماً تجارت پیشہ تھے اور کھیتی باڑی کے کام سے قطعاً ناواقف تھے بلکہ مکہ والے تو اس کام کو پسند بھی نہیں کرتے تھے، اس لئے پھر انصار نے خود ہی یہ تجویز پیش کی کہ باغات کا انتظام اور محنت ہم کریں گے،مگر ماحصل میں سے مہاجرین کو حصہ مل جایا کرے۔چنانچہ اسی کے مطابق عمل ہوتا رہا حتّٰی کہ آہستہ آہستہ مہاجرین کی تجارتیں جن میں وہ مدینہ میں آکر مشغول ہو گئے تھے چل نکلیں اور ان کی اپنی جائیدادیں بھی بن گئیں اور انصار کی طرف سے امداد کی ضرورت نہ رہی۔لکھا ہے کہ جب مہاجرین نے انصار کی طرف سے اس غیر معمولی لطف و شفقت کو دیکھا تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر انصار کے اس سلوک کی بہت تعریف کی اور کہا کہ یارسول اللہ انصار کی اس نیکی کو دیکھ کر ہمیں ڈر ہوتا ہے کہ کہیں خدا سے سارا اجر وہی نہ لے جائیں۔آپؐ نے فرمایا:نہیں نہیں ایسا نہیں ہوگا جب تک تم ان کی نیکی کے شکر گزار اور خدا کے حضور ان کیلئے دست بدعا ہو گے تم اجر سے محروم نہیں ہو سکتے۔حضرت عبدالرحمن بن عوف سعد ابن الربیع انصاری کے بھائی بنے تھے سعد نے اپنا سارا مال ومتاع نصف گن گن کر عبدالرحمن بن عوف کے سامنے رکھ دیا اور جوش محبت میں یہاں تک کہہ دیا کہ میری دو بیویاں ہیں۔میں ان میں سے ایک کو طلاق دیئے دیتا ہوں اور پھر اسکی عدت گزرنے پر تم اسکے ساتھ شادی کر لینا۔یہ سعد کی طرف سے جوش محبت کا ایک بے اختیاری اظہار تھا۔ورنہ وہ اور عبدالرحمن دونوں جانتے تھے کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔چنانچہ عبدالرحمن بن عوف نے ان کا شکریہ ادا کیا اور ان کیلئے دعا کرتے ہوئے کہا کہ خدا یہ سب کچھ تمہیں مبارک کرے۔مجھے بازار کا رستہ بتا دو۔چنانچہ عبدالرحمن بن عوف نے تجارت شروع کی اور چونکہ وہ نہایت ہوشیار اور سمجھ دار آدمی تھے۔آہستہ آہستہ ان کی تجارت چمک اٹھی اور بالآخر وہ ایک نہایت امیر کبیر آدمی بن گئے۔ابھی ان کی تجارت ابتدائی حالت میں ہی تھی اور انہیں مدینہ میں آئے زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ انہوں نے مدینہ کی ایک انصاری لڑکی سے شادی کر لی۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے کپڑوں پر زعفران کا رنگ دیکھا جو عرب دستور کے مطابق شادی کی علامت سمجھا جاتا تھا۔تو مسکراتے ہوئے دریافت فرمایا ’’ابن عوف یہ کیا ماجرا ہے؟‘‘عبدالرحمن نے عرض کیا ’’یارسول اللہ!میں نے ایک لڑکی سے شادی کر لی ہے۔‘‘آپؐ نے پوچھا ’’مہر کیا دیا ہے؟‘‘عبدالرحمن نے جواب دیا ’’یارسول اللہ! کھجور کی ایک گٹھلی کے برابر سونا دیا ہے۔‘‘آپؐ نے فرمایا: اَوْلِمْ وَلَوْبِشَاۃٍ تو اب پھر ولیمہ کی دعوت کرنی ہوگی خواہ صرف ایک بکری کے گوشت کی کیوں نہ ہو۔‘‘یعنی اب تمہاری حیثیت ایسی نہیں ہے کہ ایک دو دوستوں کو کھانا کھلا کر سمجھو کہ بس ولیمہ ہو گیا بلکہ کم از کم ایک بکری کے اندازہ کا گوشت تو دعوت میں پکنا چاہئے۔‘‘اس سلسلہ مواخات کا اثر وراثت تک پر تھا۔چنانچہ یہ فیصلہ تھا کہ اگر کوئی انصاری فوت ہو تو اس کا ترکہ بحصہ رسدی اس کے بھائی مہاجر کو بھی ملے۔یہ سمجھوتہ جنگ بدر تک قائم رہا جس کے بعد یہ وراثت خدا کی وحی کے ماتحت منسوخ ہو گیا اور صرف حقیقی رشتہ دار وارث قرار دئے گئے۔اس سلسلہ مواخات میں حضرت ابوبکر خارجہ بن زید کے بھائی بنے،حضرت عمر عتبان بن مالک کے، حضرت عثمان اوس بن ثابت کے،ابوعبیدۃ بن الجراح سعد بن معاذ کے،سعید بن زیدابیؓ بن کعب کے،سلمان فارسی ابودرداء کے،مصعب بن عمیر ابوایوب انصاری کے،عمار بن یاسر حذیفہ بن یمان کے۔وغیر ذالک

مواخات کا یہ سلسلہ کئی لحاظ سے مفید اور بابرکت ہوا۔

اوّل: جو پریشانی اور بے اطمینانی مہاجرین کے دلوں میں اس بے وطنی و بے سروسامانی کی حالت میں پیدا ہو سکتی تھی وہ اس سے بڑی حد تک محفوظ ہو گئے۔

دوم: رشتہ داروں اور عزیزوں سے علیحدگی کے نتیجہ میں جس تکلیف کے پیدا ہونے کا احتمال تھا۔وہ ان نئے روحانی رشتہ داروں کے مل جانے سے جو جسمانی رشتہ داروں کی نسبت بھی زیادہ محبت کرنے والے اور زیادہ وفادار تھے پیدا نہ ہوئی۔

سوم: انصار ومہاجرین کے درمیان جو محبت واتحاد مذہبی اور سیاسی اور تمدنی لحاظ سے ان ایام میں ضروری تھا وہ مضبوط ہو گیا۔

چہارم: بعض غریب اور بے کار مہاجرین کیلئے ایک سہارا اور ذریعہ معاش پیدا ہو گیا۔

مدینہ کی سوسائٹی کی تقسیم اور یہود کے ساتھ معاہدہ

یہ بتایا جا چکا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل مدینہ کی آبادی دو حصوں میں منقسم تھی۔ایک تو بت پرست تھے جو قبائل اوس وخزرج میں منقسم تھے اور دوسرے یہود تھے جن کے تین قبائل کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔اسلام کی آمد نے ایک تیسری جماعت مسلمانوں کی پیدا کر دی اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تو اس وقت مدینہ کی آبادی میں ایک اور فرقہ کا اضافہ ہو گیا جو منافقین کے نام سے یاد کیا جاتا ہے گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک ایک آسمانی بارش کے طور پر تھا۔جس کے نتیجہ میں زمین سے ہر قسم کی اچھی بُری روئیدگی نمودار ہونی شروع ہو جاتی ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے بعد مدینہ کی مسلمان آبادی بھی دو شاخوں میں منقسم ہو گئی اور مہاجرین وانصار کی اصطلاح کا آغاز ہو گیا۔اب گویا مدینہ میں مندرجہ ذیل فرقوں کا وجود پایا جاتا ہے۔

اوّل: مسلمان جو دو شاخوں میں منقسم تھے۔

(الف) مہاجرین جو عموماً مکہ کے رہنے والے تھے اور جو کفار کے مظالم سے تنگ آکر اپنے وطن سے نکل آئے تھے۔

(ب) انصار جو مدینہ کے باشندے تھے اور جنہوں نے اسلام اور بانیٔ اسلام کی مدد اور حفاظت کا بیڑا اٹھایا تھا۔یہ لوگ قریباً سب کے سب اوس وخزرج کے قبائل سے تعلق رکھتے تھے۔

دوم: منافقین یعنی اوس وخزرج کے وہ لوگ جو بظاہر مسلمان ہو گئے تھے مگر دل میں کافر تھے اور اسلام اور بانیٔ اسلام کے خلاف خفیہ کارروائیاں کرتے رہتے تھے نیز ایسے لوگ بھی اسی گروہ میں شامل سمجھے جاتے تھے جو ویسے تو ایمان لے آئے تھے مگر ان کی عملی حالت عموماً غیر مومنانہ تھی اور غیروں کے ساتھ ان کے تعلقات بھی اسی طرح قائم تھے۔

سوم: بت پرست یعنی اوس وخزرج کے وہ لوگ جو ابھی تک شرک پر قائم تھے۔

چہارم: یہود جو قبائل بنوقینقاع، بنونضیر اور بنوقریظہ میں منقسم تھے۔

ان چار فرقوں میں سے پہلے فرقہ کی دونوں شاخیں پورے طور پر ایک نقطہ پر جمع تھیں کیونکہ ہر امر میں ان کی آنکھیں ایک ہی وجود کی طرف اٹھتی تھیں اور گو عادات واطوار میں ان کا رنگ ڈھنگ مختلف تھا اور عرب کے قدیم دستور اور رسم ورواج کے مطابق ان کا ایک نقطہ پر جمع ہونا آسان کام نہ تھا،لیکن اسلام کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقناطیسی شخصیت نے دوسرے سب جذبات کو دبا دیا تھا۔دوسرا گروہ جو منافقین کا تھا وہ ایک نہایت خطرناک گروہ تھا۔یہ لوگ ظاہر میں مسلمان تھے مگر دل میں اسلام کے سخت دشمن تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بُغض اور حسد کی آگ سے جلے جاتے تھے۔ان کی خفیہ ریشہ دوانیوں اور مخفی شرارتوں نے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے کئی موقعوں پر نہایت خطرناک حالات پیدا کر دئے مگر چونکہ یہ لوگ بظاہر مسلمان کہلاتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین میں اپنے آپ کو شمار کرتے تھے، اس لئے انہیں بہرحال مسلمانوں کے ساتھ مل کر رہنا پڑتا تھا اور وہ اس بات پر مجبور تھے کہ کم از کم ظاہری طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت کو اپنے اوپر تسلیم کریں۔تیسرا گروہ،بت پرستوں کا تھا۔یہ لوگ ہجرت کے وقت تک تو کافی تعداد میں تھے مگر اسکے بعد ان کی تعداد جلد جلد کم ہوتی گئی اور تھوڑے عرصہ میں ہی مدینہ کا شہر شرک کے عنصر سے بالکل پاک ہو گیا۔یہ لوگ گو مذہباً مسلمان نہ تھے لیکن عرب کے تمدن کے ماتحت وہ اس بات کی ضرورت محسوس کرتے تھے کہ اپنے کثیر التعداد مسلمان بھائیوں کے ساتھ مل کر رہیں۔پس سیاسی طور پر یہ گروہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے تھا اور آپؐ کی حکومت کو تسلیم کرتا تھا۔مگر چوتھا گروہ جو یہود پر مشتمل تھا وہ ہر طرح آزاد اور خود مختار تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دور اندیش طبیعت سے یہ بعید تھا کہ آپؐ ایسے حالات میں جبکہ شہر کا امن اور مسلمانوں کے جان ومال معرض خطر میں تھے اور پھر قریش کی عداوت کی وجہ سے اسلام کی موت اور زندگی کا سوال سامنے تھا ان یہود کو مدینہ میں بغیر کسی معاہدہ کے چھوڑ دیتے۔چنانچہ ابھی ہجرت پر بہت تھوڑا عرصہ ہی گزرا تھا کہ آپؐ نے ایک طرف مہاجرین اور اوس وخزرج اور دوسری طرف یہود کے عمائد کو جمع کر کے ان کے سامنے اس ضرورت کو بیان کیا کہ مدینہ کی مختلف اقوام کے درمیان ایک باہمی معاہدہ ہو جانا چاہئے جس کے ماتحت آئندہ شہر کے امن اور اس کے مختلف الاقوام باشندوں کی حفاظت اور بہبودی کا انتظام ہو سکے اور کوئی صورت جھگڑے اور امن شکنی کی پیدا نہ ہو۔چنانچہ پہلے تو آپؐ نے مسلمانوں اوس اور خزرج کے اندرونی نظم ونسق کے متعلق چند قواعد فیصلہ فرمائے اور پھر اتفاق رائے سے یہود کے ساتھ ایک معاہدہ طے فرمایا جو باضابطہ ضبط تحریر میں لایا گیا۔یہ معاہدہ جس کی طرف احادیث اور قرآن شریف میں بھی اشارہ آتا ہے پوری تفصیل کے ساتھ تاریخ میں درج ہے اور اس جگہ ہم اس کی موٹی موٹی شرطیں اپنے الفاظ میں ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔

(1) مسلمان اور یہودی آپس میں ہمدردی اور اخلاص کے ساتھ رہیں گے اور ایک دوسرے کے خلاف زیادتی یا ظلم سے کام نہیں لیں گے۔

(2) ہر قوم کو مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔

(3) تمام باشندگان کی جانیں اور اموال محفوظ ہوں گے اور ان کا احترام کیا جائے گا۔سوائے اس کے کہ کوئی شخص ظلم یا جرم کا مرتکب ہو۔

(4) ہر قسم کے اختلاف اور تنازعات رسول اللہ کے سامنے فیصلہ کے لئے پیش ہوں گے اور ہر فیصلہ خدائی حکم (یعنی ہر قوم کی اپنی شریعت) کے مطابق کیا جائے گا۔

(5) کوئی فریق بغیر اجازت رسول اللہ جنگ کیلئے نہیں نکلے گا۔

(6) اگر یہودیوں یا مسلمانوں کے خلاف کوئی قوم جنگ کرے گی تو وہ ایک دوسرے کی امداد میں کھڑے ہوں گے۔

(7) اسی طرح اگر مدینہ پر کوئی حملہ ہوگا تو سب مل کر اس کا مقابلہ کریں گے۔

(8) قریش مکہ اور ان کے معاونین کو یہود کی طرف سے کسی قسم کی امداد یا پناہ نہیں دی جائے گی۔

(9) ہر قوم اپنے اپنے اخراجات خود برداشت کرے گی۔

(10) اس معاہدہ کی رُو سے کوئی ظالم یا آثم یا مفسد اس بات سے محفوظ نہیں ہوگا کہ اسے سزا دی جاوے یا اس سے انتقام لیا جاوے۔

اس معاہدہ کی رُو سے مسلمانوں اور یہودیوں کے باہمی تعلقات منضبط ہو گئے اور مدینہ میں ایک قسم کی منظم حکومت کی بنیاد قائم ہو گئی جس کے ماتحت ہر قوم باوجود اپنے مذہب اور اپنے اندرونی معاملات میں آزاد ہونے کے ایک اجتماعی قانون اور مرکزی حکومت کے ماتحت آگئی اور اس مرکزی حکومت کے صدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرار پائے۔ (باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیینؐ صفحہ 275 تا 280 مطبوعہ قادیان 2011)

......☆......☆......☆......

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(821) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک دفعہ تسبیح پڑھنے کے متعلق یہ قصہ سنایا کہ کوئی عورت کسی پر عاشق تھی۔ وہ ایک ملاّ کے پاس اپنی کامیابی کیلئے تعویذ گنڈا لینے گئی۔ ملاّں اس وقت تسبیح پڑھ رہا تھا۔عورت نے پوچھا،مولوی جی! یہ کیا کررہے ہو؟ مولوی جی کہنے لگے۔ مائی اپنے پیارے کا نام لے رہا ہوں۔ وہ عورت حیران ہوکر کہنے لگی۔ ملاّں جی! نام پیارے کا اور لینا گِن گِن کر۔یعنی کیا کوئی شخص معشوق کا نام بھی گن گن کر لیتا ہے؟ وہ تو بے اختیار اور ہروقت دل اور زبان پر جاری رہتا ہے۔اس قصہ سے حضرت صاحب کا منشاء یہ تھا کہ ایک سچے مومن کیلئے خدا کا ذکر تسبیح کی قیود سے آزاد ہونا چاہئے۔

(822) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ اس ملک میں مرنے جینے اور شادی بیاہ وغیرہ کی جو رسوم رائج ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کو اہلحدیث کی طرح کلی طور پر ردّ نہیں کردیتے تھے بلکہ سوائے ان رسوم کے جو مشرکانہ یا مخالف اسلام ہوں باقی میں کوئی نہ کوئی توجیہہ فوائد کی نکال لیتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اِس اِس فائدہ یا ضرورت کیلئے یہ رسم ایجاد ہوئی ہے مثلاً نیوتہ (جسے پنجابی میں نیوندرا کہتے ہیں) امداد باہمی کیلئے شروع ہوا لیکن اب وہ ایک تکلیف دہ رسم ہوگئی ہے۔

(823) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔خواجہ عبدالرحمن صاحب ساکن کشمیر نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ میرے والد صاحب بیان کرتے تھے کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نماز کی نیت باندھتے تھے تو حضور اپنے ہاتھوں کے انگوٹھوں کو کانوں تک پہنچاتے تھے۔یعنی یہ دونوں آپس میں چُھو جاتے تھے۔

(824) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔خواجہ عبدالرحمن صاحب ساکن کشمیر نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ میرے والد صاحب اور شیخ غلام رسول صاحب متوطن کشمیر بیان کرتے تھے کہ ابتداء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام باہر ایک ہی دسترخوان پر جملہ اصحاب کے ساتھ کھانا تناول فرماتے تھے اور اس صورت میں کشمیری اصحاب کو بھی اسی مقدار میں کھانا ملتا تھا جتنا کہ دیگر اصحاب کو۔اس پر ایک دن مسیح موعود علیہ السلام نے کھانے کے منتظم کو حکم دیا کہ کشمیر کے لوگ زیادہ کھانے کے عادی ہوتے ہیں۔ان کو بہت کھانا دیا کرو۔اس پر ہم کو زیادہ کھانا ملنے لگا۔

(825) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔خواجہ عبدالرحمن صاحب ساکن کشمیر نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ مولوی قطب الدین صاحب ساکن شُرط علاقہ کشمیر بیان کرتے تھے کہ جب مَیں احمدی ہوا تو چونکہ ابتدا میں شُرط میں کوئی اور احمدی نہ تھا، لہٰذا میری مخالفت شروع ہوئی۔ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں مخالفت کی نسبت ایک خط ارسال کیا اور دعا کیلئے درخواست کی۔جس کا جواب حضور علیہ السلام نے یہ رقم فرمایا کہ صبر کرو۔ وہاں بھی بہت لوگ ایمان لائیں گے۔خواجہ عبدالرحمن صاحب بیان کرتے ہیں کہ بعد میں اگرچہ شُرط والے لوگ تو ابھی تک ایمان نہیں لائے لیکن اسکے بالکل متصل گاؤں موسومہ کنیہ پورہ سارے کا سارا احمدی ہوگیا اور علاقہ میں کئی اور جگہ احمدیت پھیل گئی ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ خواجہ صاحب جلدی کرتے ہیں۔اگر حضرت صاحب نے ایسا فرمایا ہے تو تسلی رکھیں شُرط بھی بچ نہیں سکتا۔

(826) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پسرِ موعود کی پیشگوئی شائع فرمائی تو آپ کی زندگی میں ہی ایک شخص نور محمد نامی جو پٹیالہ کی ریاست میں کہیرو گاؤں کا رہنے والا تھا پسر موعود ہونے کا مدعی بن بیٹھا اور بعض جاہل طبقہ کے لوگ اس نے اپنے مرید کر لئے۔ سنا ہے یہ لوگ قادیان کی طرف منہ کرکے نماز پڑھا کرتے تھے اور ایک دفعہ ان کا ایک وفد قادیان بھی آیا تھا۔انہوں نے حضرت صاحب کو سجدہ کیا۔مگر حضرت صاحب نے سختی سے منع فرمایا۔وہ لوگ چندروز رہ کر واپس چلے گئے اور پھر نہیں دیکھے گئے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ ایسے مجانین اور غالی لوگوں کا وجود ہر قوم میں ملتا ہے۔

(827) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک دفعہ الہام ہوا تھا کہ ''پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن۔'' اُس سال سے مَیں دیکھ رہا ہوں کہ ہر بہار کے موسم میں ایک نہ ایک حملہ سخت سردی کا ضرور ہوجاتا ہے۔

(828) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے کہ یہ جو حضرت موسیٰ کو فرعون کے پاس بھجواتے ہوئے خدا نے حکم دیا تھا کہ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى (طٰہٰ:45) اس میں اللہ تعالیٰ نے فرعون کا بہت لحاظ کیا ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نصیحت کی ہے کہ یہ بادشاہ ہے اس لئے اسکے ساتھ اسکے رتبہ کے موافق نرمی اور ادب سے گفتگو کی جائے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت خلیفہ اوّلؓ بھی یہ نکتہ بیان کیا کرتے تھے اور غالباً انہوں نے حضرت صاحب سے ہی سُنا ہوگا۔واللہ اعلم۔

(829) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے کہ ایک دفعہ ہم نے دیکھا کہ ایک شخص زنبور کو آیت وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِيْنَ پڑھ کر ہاتھ سے پکڑ لیا کرتا تھا اور اس کو تکلیف نہیں ہوتی تھی۔ نیز فرمایا کہ بعض بچے کھیل کے طور پر ایک سُوا پنڈلی کے گوشت میں سے آر پار چھید کر نکال دیا کرتے تھے۔

(830) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔مکرم مفتی محمد صادق صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ جب سرسید احمد خاں صاحب نے اس عقیدہ کا اظہار کیا کہ دُعا محض ایک عبادت ہے ورنہ اس کی وجہ سے خدا اپنی قضاوقدر کو بدلتا نہیں۔جو بہرحال اپنے مقررہ رستہ پر چلتی ہے تو اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک رسالہ ''برکات الدعا'' تصنیف کرکے شائع فرمایا اور اس میں دلائل کے ساتھ ثابت کیا کہ دعا محض عبادت ہی نہیں ہے بلکہ اس کے نتیجہ میں خدا اپنی قضاوقدر کو بدل بھی دیتا ہے کیونکہ وہ قادر مطلق ہے اور اپنی تقدیر پر بھی غالب ہے اور اسلامی تعلیم کے ماتحت ثابت کیا کہ اس بارے میں سرسیّد کا عقیدہ درست نہیں ہے۔ جب یہ کتاب چھپ کر تیار ہوگئی تو آپ نے اس کا ایک نسخہ سرسیّد کو بھی بھجوایا۔جس پر سرسیّد نے حضرت مسیح موعودؑ کو ایک خط لکھا اور اس خط میں معذرت کے طریق پر لکھا کہ مَیں اس میدان کا آدمی نہیں ہوں اس لئے مجھ سے غلطی ہوئی اور یہ کہ جو کچھ آپ نے تحریر کیا ہے وہی درست ہوگا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ دراصل روحانی معاملات میں ذاتی تجربہ نہ رکھنے کی وجہ سے سرسیّد نے کئی باتوں میں غلطی کھائی ہے۔مگر اس میں شبہ نہیں کہ سرسیّد مسلمانوں کے ہمدرد تھے اور یہ بھی ان کی سعادت تھی کہ متنبہ کئے جانے پر انہوں نے قبولیت دعا کے مسئلہ میں اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔مگر معجزات وغیرہ کے معاملہ میں ان کا عام میلان آخر تک قائم رہا کہ اہل مغرب کے اعتراض سے مرعوب ہوکر فوراً تاویلات کی طرف مائل ہونے لگتے تھے۔حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے مجھ سے یہ بھی بیان کیا کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ سرسیّد اور حضرت مسیح موعود کی مثال ایسی ہے کہ جب اسلام پر کوئی اعتراض ہو تو سرسیّد کی حالت تو ایسی نظر آتی ہے کہ گویا ہاتھ جوڑ کر سامنے کھڑے ہوجاتے ہیں کہ نہیں سرکار! اسلام نے تو ایسا نہیں کہا۔اسلام کا تو یہ مطلب نہیں تھا بلکہ یہ تھا۔اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مثال ایسی ہے کہ اعتراض ہونے پر گویا تلوار لے کر سامنے تن جاتے ہیں کہ جو کچھ اسلام نے کہا ہے وہی ٹھیک ہے اور جو تم کہتے ہو وہ غلط اور جھوٹ ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے یہ بہت ہی لطیف اور درست مثال دی ہے اور یہ مثال سجتی بھی انہی کی زبان سے ہے کیونکہ وہ گھر کے بھیدی ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کے متعلق فرماتے ہیں:

مدّتے درآتشِ نیچر فرو افتادہ بود
ایں کرامت بیں کہ از آتش بروں آمد سلیم

(831) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک چچیرا بھائی مرزا کمال الدین تھا۔یہ شخص جوانی میں فقراء کے پھندے میں پھنس گیا تھا۔اس لئے دُنیا سے کنارہ کش ہوکر بالکل گوشہ گزین ہوگیا مگر وہ اپنے دوسرے بھائیوں کی طرح حضرت صاحب سے پرخاش نہ رکھتا تھا۔علاج معالجہ اور دَم تعویذ بھی کیا کرتا تھا اور بعض عمدہ عمدہ نسخے اس کو یاد تھے۔ چنانچہ ہماری والدہ صاحبہ میاں محمد اسحاق کے علاج کیلئے ان سے ہی گولیاں اور ادویہ وغیرہ منگایا کرتی تھیں اور حضرت صاحب کو بھی اس کا علم تھا۔آپ بھی فرماتے تھے کہ کمال الدین کے بعض نسخے اچھے ہیں۔اب مرزا کمال الدین کو فوت ہوئے کئی سال ہو گئے ہیں مگر ان کے تکیہ میں اب تک فقیروں کا قبضہ ہے۔عرس بھی ہوتا ہے مگر کچھ رونق نہیں ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کے چچا مرزا غلام محی الدین صاحب کے تین لڑکے تھے۔سب سے بڑے مرزا امام الدین تھے جو بہت لانبے اور وجیہہ شکل تھے اور مخالفت میں بھی سب سے آگے تھے۔ ان کی لڑکی خورشید بیگم صاحبہ ہمارے بڑے بھائی خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب کے عقد میں آئی تھیں اور عزیزم مرزا رشید احمد انہی کے بطن سے ہیں۔دوسرے بھائی مرزا نظام الدین تھے جن کی نسل سے مرزا گل محمد صاحب ہیں اور تیسرے بھائی مرزا کمال الدین تھے جن کا اس روایت میں ذکر ہے۔وہ ہمیشہ مجرد رہے۔ مرزا کمال الدین مخالفت میں حصہ نہیں لیتے تھے۔

(832) بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک زمانہ میں نواب محمد علی خان صاحب نے قادیان میں ایک فونوگراف جس کے ریکارڈ موم کے سیلنڈروں کی طرح گول ہوتے تھے منگایا تھا۔اس میں حضرت خلیفہ اوّلؓ نے اپنا لیکچر بھرا۔مولوی عبدالکریم صاحب نے قرآن مجید بھرا۔ اسی طرح دیگر احباب نے نظمیں اور اذان وغیرہ بھریں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اُسے سُنا۔چونکہ اس وقت وہ عجوبہ چیز تھی۔لالہ ملاوامل اور لالہ شرمپت نے بمعہ دیگر چند اہل ہنود کے اسے دیکھنا اور سننا چاہا اور چونکہ نواب صاحب سے براہ راست ان کا تعلق نہ تھا اور حضرت صاحب پر ان کو دیرینہ تعلق کا دعویٰ تھا۔اس لئے انہوں نے حضرت صاحب سے ہی درخواست کی۔حضور نے ایک اردو نظم تیار کرکے مولوی عبدالکریم صاحب کو دی کہ ریکارڈ میں بھر دیں۔چنانچہ ان کو وہ نظم اور دیگر ریکارڈ سُنائے گئے۔یہ تبلیغی نظم درثمین میں درج ہے۔ اس زمانہ کے ریکارڈ چونکہ موم کے ہوتے تھے۔اس لئے مرورِ زمانہ سے ان کے نقش خراب ہوگئے اور اب صاف سنے نہیں جاسکتے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ وہی نظم ہے جو اس طرح شروع ہوتی ہے کہ

آواز آ رہی ہے یہ فونو گراف سے
ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گزاف سے

نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ موجودہ زمانہ میں یہ آلہ گراموفون کہلاتا ہے اور اسکے ریکارڈ توے کی طرح چپٹے ہوتے ہیں اور صرف کارخانوں میں تیار ہوسکتے ہیں۔

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، حصہ سوم، مطبوعہ قادیان 2008)

......☆......☆......☆......

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ امریکہ (ستمبر، اکتوبر 2022ء)

حضور انور نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ دیکھو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس دنیا میں مالی طور پر کیسے نوازا ہے، اب وقت آگیا ہے کہ تم اس مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور انفاق فی سبیل اللہ میں حصہ ڈالو

میرے الفاظ میری خوشی کو بیان نہیں کر سکتے، مجھ جیسے کمزور انسان کو اللہ تعالیٰ نے یہ بابرکت موقع عطا فرمایا، مَیں اللہ کے منتخب بندے کے سامنے تھا اور برکت حاصل کر رہا تھا

مَیں نے زندگی میں پہلی بار خلیفۃ المسیح سے ملاقات کی ہے، مجھے اور کیا چاہئے، مجھے تو سب کچھ مل گیا ہے

میری ساری زندگی کی ایک ہی خواہش تھی کہ مَیں اپنے آقا سے ملوں، آج اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی ہے، مَیں نے صرف اور صرف حضور انور کے چہرہ مبارک میں نور پایا ہے

حضور انور نے افغانستان میں پیچھے رہ جانے والے احمدیوں کے حالات کے بارہ میں تفصیل سے دریافت فرمایا

حضور انور کو میری قوم سے محبت ہے، افغانستان کے احمدیوں سے محبت ہے، حضور ہمارا بہت خیال رکھتے ہیں

مَیں یہاں ایک ہفتہ سے ڈیوٹی کر رہا ہوں لیکن آج میری زندگی کی انتہا تھی کہ مَیں اپنے پیارے آقا سے ملا

آج مجھے میری زندگی کی سب سے بڑی نعمت ملی ہے جو مَیں اللہ تعالیٰ سے مانگ سکتی تھی، میری خواہش پوری ہوگئی، مَیں نے حضور سے مل لیا

امیگریشن کے مسائل کی وجہ سے گزشتہ 13 سالوں سے مَیں اپنی فیملی سے نہیں ملا اس کی وجہ سے مَیں پریشان تھا اور کئی سالوں سے میرے دل و دماغ میں بہت تھکاوٹ تھی لیکن حضور سے ملنے کے بعد ساری تھکاوٹ دُور ہوگئی، حضور نے میرے لئے دعا کی ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات کے بعد احباب جماعت کے ایمان افروز تاثرات

رپورٹ : مکرم عبدالماجد طاہر صاحب، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن، یو.کے

3/اکتوبر 2022ء بروز سوموار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 6 بجکر 10 منٹ پر مسجد بیت الاکرام ڈیلس میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ مختلف ممالک سے آنے والی فیکسز، ای میلز اور رپورٹس ملاحظہ فرمانے کے بعد ہدایات سے نوازا۔ یہاں امریکہ سے بھی روزانہ احباب جماعت کے خطوط موصول ہوتے ہیں۔ حضور انور یہ خطوط بھی ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات عطا فرماتے ہیں۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق صبح 11 بجکر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج صبح کے اس سیشن میں 31 فیملیز کے 119 /افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز ڈیلس (Dallas) کی مقامی جماعت کے علاوہ

Los Angeles	Tulsa
Orlando	Austin
San Diego	Portland
Fort Worth	Georgia
Philadelphia	Houston

کی جماعتوں سے آئی تھیں۔

آج صبح بھی بعض فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔ Orlando کی جماعت سے آنے والی فیملیز 1106 میل، San Diego سے آنے والی فیملیز 1379 میل جب کہ لاس اینجلس سے آنے والی فیملیز 1433 میل اور فلاڈیلفیا سے آنے والی فیملیز 1473 میل کا سفر طے کر کے اپنے آقا سے ملاقات کیلئے پہنچی تھیں۔ ان میں سے ہر ایک تسکین قلب پاتے ہوئے باہر آیا۔ بیماروں نے اپنی شفا یابی کیلئے دعا کی درخواست کی۔ بچوں اور بچیوں نے اپنی تعلیم اور امتحانات میں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست کی۔ مختلف مسائل اور مشکلات کا شکار لوگوں نے اپنی تکالیف دور ہونے کیلئے دعا کی درخواست کی۔ ہر ایک شخص دعاؤں کے خزانے لیے ہوئے باہر آیا اور اپنی مراد پا کر واپس لوٹا۔ دلوں کو سکینت حاصل ہوئی۔ ہر ایک اس بات سے بخوبی آگاہ تھا کہ یہی وہ چند لمحات جو ہم نے اپنے آقا کے قرب میں گزارے ہماری ساری زندگی کا سرمایہ ہیں۔

مسجد کی تختی کی نقاب کشائی

ملاقاتوں کے اس پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

بعد ازاں 1 بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الاکرام میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق 6 بجکر 15 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج شام کے اس سیشن میں 32 فیملیز کے 129 /افراد نے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج شام کو ملاقات کرنے والی فیملیز

Dallas	Seattle
Houston	Fort Worth
Georgia	Austin
Bay point	San Diego

سے آئی تھیں۔

آج بھی بعض فیملیز بڑا لمبا سفر طے کر کے آئی تھیں۔ جارجیا سے آنے والی فیملیز 798 میل، San Diego سے آنے والی فیملیز 1379 میل، Bay Point سے آنے والی فیملیز 1712 میل جب کہ سیاٹل سے ملاقات کیلئے آنے والی فیملیز 2095 میل کا طویل سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔

یہ سبھی وہ لوگ تھے جن کی اکثریت اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے آقا سے شرف ملاقات کی سعادت پا رہی تھی۔ ان کے جذبات، ان کی خوشی ناقابل بیان تھی۔

تاثرات

عامر محمود ناگی صاحب جو جماعت Fort Worth سے آئے تھے کہنے لگے کہ ملاقات سے پہلے ہمیں اس بات کی فکر تھی کہ ہم حضور کے سامنے بات نہیں کر پائیں گے لیکن جب ہم اندر گئے تو ہمیں اس قدر تسکین ملی کہ ہم حضور کے سامنے کسی چیز کے بارہ میں بات کر سکتے تھے۔

جارجیا جماعت سے آنے والے دوست کاشف محمود بٹ صاحب نے بتایا کہ حضور نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ دیکھو! اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس دنیا میں مالی طور پر کیسے نوازا ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ تم اس مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور انفاق فی سبیل اللہ میں حصہ ڈالو۔

ناصر راضی صاحب جو جماعت San Diego سے 1379 میل کا سفر طے کر کے ملاقات کیلئے آئے تھے، کہنے لگے کہ میرا نام پوچھنے پر حضور انور کو فوراً معلوم ہوگیا کہ میں کون ہوں۔ حضور میرے خاندان کے ممبران کو جانتے تھے، میں بہت حیران ہوا کہ حضور یہاں تک مجھے جانتے تھے کہ میری فیملی کے ممبران کہاں رہتے ہیں۔ حضور نے مجھے بتایا کہ آپ کی ایک پھپھو جرمنی

میں رہتی ہیں۔ایک پھپھو فرانس میں رہتی ہیں۔

ناصر راضی صاحب کی چھوٹی بیٹی کہنے لگی کہ آج میرے لیے یہ بہت ہی خاص لمحہ ہے میں اس دن کو کبھی نہیں بھولوں گی۔

Dallas جماعت کے ایک ممبر حماد جاوید صاحب نے بتایا حضور کو اللہ تعالیٰ نے ایک رعب عطا فرمایا ہے۔ میں بات ہی نہیں کر سکتا تھا۔ میں ڈائلسز پر ہوں اور دن کے آخر وقت میں عام طور پر بہت کمزوری محسوس کرتا ہوں اور کوئی حرکت کرنا مشکل ہوتا ہے لیکن حضور انور کی صحبت میں جو چند لمحات گزارے تو میں نے محسوس کیا کہ میری ساری کمزوری جاتی رہی اور مجھ میں ایک نئی زندگی پیدا ہوگئی۔

احمد جمال صاحب جو ہیوسٹن جماعت سے آئے تھے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے کہ ملاقات کے شروع میں مجھے بہت دکھ ہوا کہ میں حضور انور سے مصافحہ نہیں کر سکا لیکن اسی لمحہ حضور نے میری انگوٹھی لے لی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی انگوٹھی کے ساتھ مس کر کے تبرک کر دیا۔ میرے بیٹے کو بولنے میں رکاوٹ ہے تو حضور نے فرمایا کہ اسے کہو آہستہ بولے وہ بولنے میں بہتر ہو جائے گا۔

آفتاب منیر صاحب جو جماعت Dallas کے ممبر ہیں کہنے لگے کہ میرے الفاظ میری خوشی کو بیان نہیں کر سکتے۔ مجھ جیسے کمزور انسان کو اللہ تعالیٰ نے یہ بابرکت موقع عطا فرمایا۔ میں اللہ کے منتخب بندے کے سامنے تھا اور برکت حاصل کر رہا تھا۔

جماعت Fort Worth سے آنے والے محمد Antwi صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ حضور انور نے زیادہ تر گفتگو غانا کے بارے میں فرمائی۔ حضور انور کو غانا کے بارہ میں بہت کچھ یاد ہے۔ حضور انور نے میری بیوی کو بتایا کہ حضور میری بیوی کے گاؤں میں پڑھاتے تھے۔ حضور انور نے غانا کے کرپٹ سیاستدانوں کے بارہ میں بات کی اور فرمایا اگر وہ اپنے وسائل ایمانداری سے استعمال کریں تو غانا عالمی طاقت بن جائے گا۔

ایک نوجوان خالد Antwi صاحب نے بتایا کہ حضور انور سے مجھے بہت تسکین ملی ہے۔ حضور انور نے مجھے تسلی دلائی کہ میرے کیریئر میں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

طاہر احمد ملک صاحب جماعت Dallas کے ممبر ہیں کہنے لگے کہ میرے دو بیٹوں نے غیر احمدی لڑکیوں سے شادی کی ہے۔ میں نے حضور انور کو اپنی خواہش بتائی کہ میرا سب سے چھوٹا بیٹا احمدی لڑکی سے شادی کرے۔ اس پر حضور نے دعا کی۔

Dallas جماعت کے ممبر انصر ملک صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور انور کو بتایا کہ میں اردو نہیں بولتا۔ اس پر حضور نے کہا تم ہمیشہ ایشیائی رہو گے اس لیے تم اپنی زبان سیکھو۔

حضور انور نے مجھے انگوٹھی دی اور کہا کہ میں یہ انگوٹھی تمہیں اس شرط پر دے رہا ہوں کہ تم احمدی لڑکی سے شادی کرو گے۔

جماعت Austin سے ملاقات کیلئے آنے والے دوست عبد الباسط خان صاحب نے کہا میں نے بہت سے اہم مشہور لوگوں سے ملاقات کی ہے اور ان کے ارد گرد کبھی گھبراہٹ محسوس نہیں کی لیکن حضور انور سے ملاقات کر کے میں حضور کے سامنے نہ بول سکا اور نہ ہی منہ سے ایک لفظ بھی نکل سکا۔

Dallas جماعت کے ایک نوجوان سید نعمان خضر صاحب بات کرتے ہوئے رونے لگے۔ ان سے پوری طرح بات نہیں ہو رہی تھی۔ کہنے لگے کہ میں نے حضور سے مل لیا مجھے زندگی میں اور کیا چاہیے۔ مجھے تو سب کچھ مل گیا ہے۔ حضور نے مجھے دیکھا تو فرمایا کہ تم آج مسجد میں نہیں تھے۔ حضور انور کی اتنی مصروف ترین شخصیت اور ایک انتہائی ادنیٰ خادم کو بھی یاد رکھا ہے۔

احباب کے ساتھ باربی کیو کا پروگرام

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 8 بجکر 20 منٹ تک جاری رہا۔ آج شام جماعت ڈیلس (Dallas) نے اپنے مقامی احباب اور دوسری مختلف جماعتوں اور مقامات سے آنے والے تمام احباب اور دیگر مہمانوں کیلئے باربی کیو کا انتظام کیا ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کیلئے احباب کے درمیان تشریف لے گئے اور احباب سے گفتگو فرمائی۔ باربی کیو کے مختلف حصوں سے کچھ لے کر تناول فرمایا اور اس طرح تبرک فرمایا۔ کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس تشریف لے آئے۔

راستہ میں ایک جگہ انور محمود خان صاحب (نیشنل سیکرٹری تحریک جدید) اور امجد محمود خان صاحب نیشنل سیکرٹری امور خارجہ کھڑے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت انور محمود خان صاحب سے دریافت فرمایا کہ زائن میں ہفتہ کی شام تقریب کے بعد مہمانوں نے نمائش دیکھی ہے۔ کتنے لوگوں نے نمائش دیکھی؟ اس پر انور محمود خان صاحب نے عرض کیا کہ دوصد (200) سے زائد غیر مسلم مہمانوں نے تقریب کے بعد آکر نمائش دیکھی اور سبھی متاثر ہو کر گئے ہیں۔ اسی طرح گیارہ صد (1100) سے زائد احمدی احباب نے نمائش کا وزٹ کیا ہے۔

امجد محمود خان صاحب نے بتایا کہ ایک عرب دوست نظام خطیب صاحب جو شکاگو کے رہنے والے ہیں اور سافٹ ویئر انجینئر ہیں انہوں نے نمائش دیکھنے کے بعد کہا کہ آپ نے جو کچھ پیش کیا ہے سب بہت اچھا ہے اور درست اور صحیح ہے لیکن ایک بات ہے اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف جماعت احمدیہ کا دفاع نہیں کیا بلکہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور امت مسلمہ کا دفاع کیا ہے اور اسلام کیلئے ایک بہت عظیم خدمت کی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا یہی بات تو میں نے کہی ہے۔ ڈوئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بدزبانی کرتا تھا اور اسلام کو مٹانے کا اعلان کرتا تھا۔ تب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اسکے دفاع میں کھڑے ہوئے اور اس کو چیلنج کیا۔

بعد ازاں حضور انور نے انتظامیہ سے دریافت فرمایا کہ آپ نے یہاں ہر طرف چراغاں کیا ہوا ہے یہاں اس سے ہمسایوں کو کوئی مسئلہ نہیں ہے؟ اس پر عرض کیا گیا کہ یہاں اللہ کے فضل سے سب ٹھیک ہے۔ صرف مسجد کی تعمیر کے دوران ایک ہمسائے کو شکایت تھی کہ شور ہوتا ہے۔ اس پر فرمایا تعمیر کے دوران تو شور ہوتا ہی ہے۔

ایک بڑے سائز کا جنریٹر مسجد کے بیرونی احاطہ میں نصب کیا گیا تھا۔ حضور انور نے اس کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ انتظامیہ نے عرض کیا کہ یہ بیک اپ کیلئے رکھا ہے۔ اگر کسی وجہ سے بجلی چلی جاتی ہے تو یہ خود بخود آن ہو جائے گا۔

بعد ازاں 8 بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد تشریف لے آئے اور نماز مغرب وعشا جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

4 اکتوبر 2022ء (بروز منگل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 6 بجکر 10 منٹ پر مسجد بیت الاکرام تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والی ڈاک، فیکسز، ای میلز اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔ یہاں امریکہ کی مقامی جماعتوں کی طرف سے بھی حضور انور کی خدمت میں بڑی کثرت سے خطوط موصول ہوتے ہیں۔ حضور انور ساتھ ساتھ انہیں بھی ملاحظہ فرماتے ہیں اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔

ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق صبح 11 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج صبح کے اس پروگرام میں 26 فیملیز کے 126 ممبران نے اپنے آقا کے ساتھ شرف ملاقات پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز Dallas کی مقامی جماعت کے علاوہ دیگر 14 جماعتوں سے آئی تھیں۔ آج صبح بھی بعض فیملیز اور احباب بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے ملاقات کیلئے پہنچے تھے۔

Maryland سے آنے والی فیملیز 1367 میل کا سفر طے کر کے پہنچی تھیں۔ جب کہ Sillicon Valley سے آنے والی فیملیز 1701 میل اور Sacramento سے آنے والی فیملیز 1725 میل کا سفر طے کر کے اپنے آقا سے ملاقات کیلئے پہنچی تھیں۔ ملاقات کرنے والوں میں سے ایک بہت بڑی تعداد ایسے لوگوں کی تھی جو زندگی میں پہلی بار حضور انور سے مل رہے تھے اور شرف دیدار سے فیضیاب ہو رہے تھے۔

تاثرات

سیاٹل جماعت سے 2095 میل کا سفر طے کر کے آنے والے دوست نوید اقبال صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں چالیس سال بعد خلیفۃ المسیح سے ملا ہوں۔ آج مجھے ربوہ کے بابرکت دن یاد آئے ہیں۔ آج میری زندگی مکمل ہوگئی ہے۔ میں روحانی طور پر شفایابی اور تندرستی محسوس کرتا ہوں۔

ذوالفقار احمد صاحب جو کہ Dallas سے آئے تھے بات کرتے ہوئے رونے لگ گئے۔ کہنے لگے کہ میں نے زندگی میں پہلی بار خلیفۃ المسیح سے ملاقات کی ہے۔ مجھے اور کیا چاہیے۔ مجھے تو سب کچھ مل گیا ہے۔

انیق راجہ صاحب جماعت ڈیلس نے بتایا کہ حضور انور نے مجھے انگوٹھی دی اور مجھے مقامی مربی کے قریب رہنے کی ہدایت کی۔ میں نے اپنے آقا سے مل کر اپنے دل میں ایک ایسا سکون اور اطمینان پایا ہے جس کو میں بیان ہی نہیں کر سکتا۔

مبشرہ اختر صاحبہ جماعت Houston سے آئی تھیں۔ ان سے بات نہیں ہو رہی تھی۔ یہ رونے لگ گئیں۔ کہنے لگیں کہ میری ساری زندگی کی ایک ہی خواہش تھی کہ میں اپنے آقا سے ملوں۔ آج اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی ہے۔ میں نے صرف اور صرف حضور انور کے چہرہ مبارک میں نور پایا ہے۔

Houston جماعت سے آنے والے ایک دوست واصل محمود صاحب نے بیان کیا کہ میں صرف اتنا کر سکتا تھا کہ حضور انور کا پُرنور چہرہ دیکھوں۔ بس میں چہرہ ہی دیکھتا رہا۔ میں ملاقات کے دوران کچھ نہیں کہہ سکا۔ الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔

ایک دوست شمیم احمد صاحب اپنی فیملی کے ساتھ Sillicon Valley سے 1701 میل کا لمبا سفر طے کر کے آئے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضور انور نے مجھے نصیحت فرمائی کہ شادی میں صبر انتہائی ضروری ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اپنی بیوی کے ساتھ تین چیزیں کرنی ضروری ہیں۔ اپنی آنکھیں بند کرو، اپنے کان بند کرو اور اپنا منہ بند رکھو۔ یہ ایک کامیاب شادی کا راز ہے۔

جماعت Dallas کے ممبر مسعود احمد خان صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضور انور نے ہمیں وقت دیا اور بڑے صبر سے ہماری ہر بات سنی اور ہمیں مشورہ بھی دیا۔ حضور انور نے ہمیں انگوٹھیاں اور چاکلیٹ بھی عطا فرمائے۔ میری بیٹی نے قرآن کریم مکمل کیا ہے حضور انور نے ازراہ شفقت قرآن کریم پر دستخط فرمائے۔

جماعت Marry Land سے 1367 میل کا سفر طے کر کے آنے والے دوست لطف الرحمٰن صاحب نے بتایا کہ میری بیٹی کو اس کی پہلی شادی میں کچھ مسائل درپیش تھے۔ حضور انور نے ہمیں بہت دعائیں دیں اور یقین دلایا کہ انشاء اللہ حالات ٹھیک ہو جائیں گے۔ ہمیں بہت سکون ملا۔

جماعت Sacramento سے 1725 میل کا طویل سفر طے کر کے آنے والے افغانی احمدی دوست سید عبدالقادر احمد صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ میں ابھی چند ماہ پہلے ہی افغانستان سے آیا ہوں۔ حضور انور نے افغانستان میں پیچھے رہ جانے والے احمدیوں کے بارہ میں تفصیل سے پوچھا کہ وہ کہاں ہیں، کتنے قید ہوئے ہیں۔ حضور انور نے احمدیوں کے حالات دریافت فرمائے۔ حضور انور کو میری قوم سے محبت ہے۔ افغانستان کے احمدیوں سے محبت ہے۔ حضور ہمارا بہت خیال رکھتے ہیں۔

جماعت Dallas کے ممبر اظہر حسین صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں یہاں ایک ہفتہ سے ڈیوٹی کر رہا ہوں لیکن آج میری زندگی کی انتہا تھی کہ میں اپنے پیارے آقا سے ملا۔ جب میری اور میری بیوی کی گزشتہ ملاقات ہوئی تھی تو حضور نے فرمایا تھا کہ اب بچہ پیدا کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ اس کے چند دن کے بعد پتہ چلا کہ میری بیوی امید سے ہے۔ اب وہی بیٹی ہمارے ساتھ ملاقات میں شامل تھی۔ میں اللہ کا بہت شکر ادا کرتا ہوں کہ ہمیں ملاقات جیسی عظیم سعادت حاصل ہوئی۔

ڈاکٹر مظفر احمد خان صاحب کا تعلق Dallas جماعت سے ہے۔ ملاقات کے بعد کہنے لگے کہ میں ربوہ میں حضور کا کلاس فیلو تھا۔ اتنے عرصہ کے بعد حضور انور سے ملاقات ہوئی تو ایسا لگا کہ میں اپنے آقا کے ساتھ اپنے بچپن کی قیمتی یادوں کو دہرا رہا ہوں۔ یہ واضح تھا کہ حضور مجھے اب بھی اپنا پرانا دوست سمجھتے ہیں لیکن میں اب اپنے خلیفہ کے سامنے تھا۔

جماعت Dallas سے ایک خاتون تانیہ حسین صاحبہ ملاقات کیلئے آئی تھیں۔ یہ بات کرتے ہوئے رونے لگ گئیں۔ ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ کہنے لگیں کہ جب میں بچی تھی میں اپنی والدہ کے ساتھ جلسہ سالانہ ربوہ میں شامل ہوتی تھی اور میں دیکھا کرتی تھی کہ جب بھی میری والدہ خلیفۃ المسیح کو دیکھتی تھیں تو وہ روتی تھیں۔ میں سوچا کرتی تھی کہ یہ کیوں رو رہی ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آتی تھی۔ لیکن اب میں جوان ہوگئی ہوں۔ میری بھی بچے ہیں۔ میں والدہ بن گئی ہوں۔ آج میری حضور سے ملاقات ہوئی ہے۔ اب مجھے سمجھ آ گئی ہے کہ میری والدہ کیوں روتی تھیں۔ ایک خدائی شخصیت کے سامنے ہونا ناقابل یقین ہے۔ حضور انور کو دیکھ کر مجھے اللہ کے قریب ہونے کا احساس ہوتا ہے۔

ملاقاتوں کے آخر پر مسجد تعمیر کمیٹی Dallas کے ممبران نے بھی ملاقات کا شرف پایا اور بعد ازاں حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی بھی سعادت پائی۔

بعد ازاں 1 بجکر 40 منٹ پر حضور انور نے مسجد بیت الاکرام میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد اور ملحقہ جگہ کا معائنہ

پروگرام کے مطابق 6 بجکر 10 منٹ پر حضور انور اپنی رہائش گاہ سے تشریف لائے اور مسجد بیت الاکرام اور اس سے ملحقہ آفیسز اور ہالز وغیرہ کا معائنہ کیا۔

ہماری یہ مسجد Allen کے علاقہ میں ہے۔ Allen سٹی کے میئر Ken Fulk صاحب حضور انور سے ملنے کیلئے آئے ہوئے تھے اور ایک طرف انتظامیہ کے ساتھ کھڑے تھے۔ موصوف نے حضور انور کو اس شہر میں آمد پر خوش آمدید کہا اور بتایا کہ وہ حضور سے ملنے کیلئے آئے ہیں۔ شاید وہ کسی دوسرے پروگرام کی وجہ سے مسجد کی تقریب میں شرکت نہ کر سکیں اور اپنی جگہ کسی اور کو بھجوائیں گے۔ حضور انور نے موصوف کا شکریہ ادا کیا کہ وہ خاص ملنے کیلئے آئے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے ملٹی پر پز دو ہالوں کا معائنہ فرمایا۔ 1996ء میں ڈیلس جماعت کی پہلی مسجد کیلئے چار ایکڑ کا پلاٹ 96 ہزار ڈالرز میں خریدا گیا تھا۔ 2002ء کے آغاز میں ان دو ہالوں کی تعمیر شروع ہوئی تھی جو اسی سال مکمل ہوگئی۔ ان دونوں ہالوں کی تعمیر پر 6 لاکھ 60 ہزار ڈالرز کا خرچہ آیا تھا۔ معائنہ کے دوران انتظامیہ نے بتایا کہ یہ دونوں ہال قبلہ رخ تعمیر کئے گئے تھے اور مسجد کی تعمیر تک قریباً 19 سال یہ دونوں ہالز مرد اور خواتین کیلئے بطور مسجد استعمال ہوتے رہے۔ اب اس وقت یہ خواتین کیلئے بطور ڈائننگ ہالز استعمال ہو رہے ہیں۔ ان دونوں ہالوں کا رقبہ پانچ ہزار مربع فٹ ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں پودا لگایا۔ بعد ازاں حضور انور خواتین کی مسجد والے حصہ میں تشریف لائے اور نماز ہال، لجنہ کے آفیسز، کچن اور بچوں کیلئے مخصوص جگہ کا معائنہ فرمایا۔ بعد ازاں حضور انور نے مسجد کے مردانہ حصہ میں تشریف لاکر مختلف آفیسز اور لائبریری کا معائنہ فرمایا۔

مردوں اور خواتین کے مسجد کے ہالوں میں 450 نمازیوں کی گنجائش ہے۔ اس کے علاوہ دونوں لابیز میں بھی دو سو پچاس نمازیوں کی گنجائش موجود ہے۔

مسجد، مربی ہاؤس، گیسٹ ہاؤس، ہال، آفسز اور کچن وغیرہ سب شامل کر کے تعمیر شدہ رقبہ تقریباً 19 ہزار مربع فٹ ہے۔ اس سارے پروجیکٹ پر کل خرچ 4.8 ملین ڈالرز ہوا ہے۔

ملاقاتیں اور تاثرات

معائنہ کے بعد 6 بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔

آج شام کے اس سیشن میں آٹھ فیملیز اور چار گروپس نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والے افراد کی تعداد 88 تھی۔ ان سبھی فیملیز اور گروپس نے انفرادی طور پر حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز اور احباب امریکہ کی مختلف 19 جماعتوں سے آئے تھے۔ آج بھی بعض احباب بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے اپنے آقا سے ملاقات کرنے کیلئے پہنچے تھے۔ یہ لوگ جہاں حضور انور سے ملاقات کی سعادت پاتے ہیں وہاں حضور انور کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کی بھی توفیق پاتے ہیں۔

آج جماعت Buffalo سے آنے والے 1352 میل، جماعت نیویارک سے آنے والے 1564 میل اور Silicon Valley سے آنے والے 1701 میل، Sacramento سے آنے والے احباب اور فیملیز 1725 میل اور سیاٹل سے آنے والے 2095 میل کا طویل سفر طے کر کے ملاقات کیلئے پہنچے تھے۔

آج بھی بہت سے لوگ ایسے تھے جن کی حضور انور کے ساتھ یہ پہلی ملاقات تھی۔

جماعت Tulsa سے آنے والے ایک دوست بشارت الرحمن صاحب کہنے لگے کہ آج کی ملاقات میرے لیے ایک خواب تھی۔ میں چند سال پہلے بنگلا دیش سے آیا تھا۔ میں امریکہ کے ایک ایسے علاقے میں ہوں جہاں احباب جماعت کی تعداد کم ہے۔ حضور انور نے مجھے فرمایا کہ آپ کی جماعت بہت چھوٹی ہے اس لیے آپ کو جماعت منظم کرنے اور تعداد بڑھانے کیلئے زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے فرمایا اپنی جماعت کیلئے زیادہ وقت دیں اور دعا بھی کریں۔ اب میں ذمہ داری کے بڑھتے ہوئے احساس کے ساتھ اپنے شہر واپس جا رہا ہوں۔

ایک صاحب منیر احمد باجوہ صاحب جماعت Dallas سے ملاقات کیلئے آئے تھے۔ کہنے لگے کہ میری شادی کو چالیس سال ہو چکے ہیں لیکن یہ پہلا موقع ہے جب ہم میاں بیوی کی حضور سے اکٹھی ملاقات ہوئی ہے۔ میں امیر جماعت امریکہ کا ربوہ میں کلاس فیلو تھا۔ ملاقات میں مَیں نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ اب میں ریٹائر ہو گیا ہوں مجھے خدمت کا موقع دیں۔ تو حضور انور نے مسکرا کر فرمایا کہ جاؤ اور اپنے کلاس فیلو سے پوچھو۔

ایک دوست مظفر کشمیری صاحب جماعت ڈیلس نے بتایا کہ میری زندگی میں حضور انور سے یہ پہلی ملاقات تھی۔ ملاقات کا احوال میرے لیے الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ میں نے حضور انور کے وجود میں ایک کشش دیکھی ہے۔ کہنے لگے کہ میں ملاقات میں خاموش تھا اور اپنی بیوی کو بات کرنے کا موقع دے رہا تھا۔ حضور نے مجھے فرمایا کہ اتنے خاموش کیوں ہیں بات کریں۔ کہنے لگے کہ میں ایک باورچی ہوں۔ مجھے پاکستان میں کچھ بھی نہیں سمجھا جاتا تھا لیکن میں جماعت کی وجہ سے امریکہ آسکا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے جماعت کے ذریعہ عزت دی اور آج میں کتنا خوش قسمت ہوں کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے آقا سے ملنے کا موقع عطا فرمایا۔

اشفاق منہاس صاحب Dallas جماعت سے آئے تھے۔ کہنے لگے کہ حضور نے مجھے انگوٹھی عطا فرمائی۔ میں جلسہ سالانہ کے ایام میں حضور انور کے گھر ہی ٹھہرتا تھا۔ تو آج جب میں نے انگوٹھی کی درخواست کی تو حضور انور نے فرمایا کیونکہ آپ ہمارے گھر میں مہمان رہے ہیں تو میں آپ کو ایک انگوٹھی دیتا ہوں حالانکہ آپ تو کئی سالوں سے شادی شدہ ہیں۔

ایک خاتون حمیرا احمد صاحبہ جماعت Houston سے آئی تھیں۔ بہت جذباتی کیفیت تھی۔ کہنے لگیں کہ میری نوجوان بیٹی ملاقات میں میرے ساتھ تھی۔ وہ ڈپریشن کی مریضہ ہے۔ تو میں نے حضور انور سے درخواست کی کہ اس کیلئے دعا کریں۔ حضور انور نے دعائیں دیں اور تبرک بھی دیا۔ میرے دل کو تسلی ہوئی اور بہت سکون ملا کہ حضور اس بچی کیلئے دعا کر رہے ہیں۔

جماعت Dallas کی ممبر زینب احمد صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ آج مجھے میری زندگی کی سب سے بڑی نعمت ملی ہے جو میں اللہ تعالیٰ سے مانگ سکتی تھی۔ میری خواہش پوری ہوگئی۔ میں نے حضور سے مل لیا۔ یہ کہہ کر رونے لگ گئیں اور ان سے مزید بات نہیں ہو رہی تھی۔ کہنے لگیں کہ میں ایک بوڑھی عورت ہوں اور آج یہ دن میری زندگی کا سب سے بڑا خوش نصیب دن ہے۔

ایک دوست وسیم احمد میر صاحب ہیوسٹن جماعت سے آئے تھے۔ ملاقات کر کے جونہی باہر نکلے تو رونے لگ گئے۔ بات بھی نہیں کر سکتے تھے۔ صرف یہ کہا کہ میرے جذبات ایسے ہیں کہ میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔

محمد رضوان جاوید صاحب جو جماعت Fort Worth سے آئے تھے کہنے لگے کہ امیگریشن مسائل کی وجہ سے میں گزشتہ 13 سالوں سے اپنی فیملی سے نہیں ملا۔ اس کی وجہ سے میں پریشان تھا اور کئی سالوں سے میرے دل و دماغ میں بہت تھکاوٹ تھی لیکن حضور سے ملنے کے بعد ساری تھکاوٹ دور ہوگئی ہے۔ حضور انور نے میرے لئے دعا کی ہے۔ اب میرے دل میں سکون اور راحت ہے۔

Dallas جماعت کے ایک دوست محمد احد احمد خان صاحب کہنے لگے کہ آج حضور سے ملاقات میری زندگی کا سب سے بڑا اعزاز ہے۔ میں حضور انور سے ملنے کیلئے بے چین تھا۔ حضور نے میری بے چینی کو دور کر دیا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 8 بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں 8:30 بجے حضور اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الاکرام میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

ایک خاص ماحول میں صرف دینی اغراض کیلئے جمع ہونا

اللہ تعالیٰ کے ذکر کیلئے جمع ہونا، اُسکی رضا کے حصول کیلئے جمع ہونا یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچتا ہے

ہمارے اجتماعات کا ایک نہایت اہم مقصد خلافت کی برکات کا تذکرہ کرنا

اور احباب جماعت کے دلوں میں خلافت سے تعلق اور وفا کو مزید اجاگر اور راسخ کرنے کی کوشش کرنا ہے

52ویں سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خصوصی پیغام

مورخہ 21، 22، 23 اکتوبر 2022ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار قادیان دارالامان میں ذیلی تنظیموں کے مرکزی سالانہ اجتماعات منعقد ہوئے، جس میں مختلف علمی و تربیتی موضوعات پر خصوصی نشستوں کے علاوہ علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی منعقد کئے گئے۔ کووڈ 19 کے بعد امسال کے سالانہ اجتماعات پوری صلاحیت کے ساتھ منعقد ہوئے جن میں ہندوستان کے مختلف صوبہ جات سے احباب جماعت کثیر تعداد میں شامل ہوئے اور قادیان میں خوب رونق ہوئی الحمدللہ۔ اس موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کیلئے حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت جو پیغام ارسال فرمایا وہ قارئین کیلئے پیش ہے۔ (ادارہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

اسلام آباد، یو۔ کے

MA 22-8-2022

پیارے ممبران مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے اور خدام اور اطفال پر اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

یاد رکھیں کہ ایک خاص ماحول میں صرف دینی اغراض کیلئے جمع ہونا، اللہ تعالیٰ کے ذکر کیلئے جمع ہونا، اُس کی رضا کے حصول کیلئے جمع ہونا یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچتا ہے۔ ایسے موقع پر شامل ہونے والوں کو چاہئے کہ جو نیک باتیں سنیں ان پر عمل بھی کریں۔ نیکی اور تقویٰ کو اپنا شعار بنائیں۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں اور خلافت سے وابستگی اور وفا میں مزید ترقی کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار جماعت کو تقویٰ کی تعلیم دی ہے۔ آپ نے ہمیں خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے تقویٰ پر چلنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ تقویٰ تمام پُرانے صحف مقدسہ کا خلاصہ ہے۔ اس ضمن میں آپ اپنے ایک الہام کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ:

’’بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا‘‘ فرمایا ’’اس سے میرے دل میں بڑا درد پیدا ہوتا ہے کہ میں کیا کروں کہ ہماری جماعت سچا تقویٰ وطہارت اختیار کرلے۔‘‘ پھر فرمایا کہ ’’میں اتنی دُعا کرتا ہوں کہ دُعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے اور بعض اوقات غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔‘‘ فرمایا ’’جب تک کوئی جماعت خدا تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے خدا تعالیٰ کی نصرت اُسکے شامل حال نہیں ہوسکتی۔‘‘ فرمایا ’’تقویٰ خلاصہ ہے تمام صحف مقدسہ اور توریت و انجیل کی تعلیمات کا۔ قرآن کریم نے ایک ہی لفظ (یعنی تقویٰ کے لفظ) میں خدا تعالیٰ کی عظیم الشان مرضی اور پوری رضا کا اظہار کردیا ہے۔‘‘ فرمایا ’’میں اس فکر میں بھی ہوں کہ اپنی جماعت میں سے سچے متقیوں، دین کو دنیا پر مقدم کرنے والوں اور منقطعین الی اللہ کو الگ کروں اور بعض دینی کام انہیں سپرد کروں اور پھر میں دنیا کے ہم و غم میں مبتلا رہنے والوں اور رات دن مردار دنیا ہی کی طلب میں جان کھپانے والوں کی کچھ بھی پرواہ نہ کروں گا۔‘‘

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 303)

پس یہ درد ہے آپ کا کہ میری جماعت کا ہر فرد ایسا ہو جو تقویٰ پر چلنے والا ہو۔ نہ یہ کہ صرف دنیا کا غم ہی ہر وقت اسے کھائے جائے۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ ہمارے اجتماعات کا ایک نہایت اہم مقصد خلافت کی برکات کا تذکرہ کرنا اور احباب جماعت کے دلوں میں خلافت سے تعلق اور وفا کو مزید اجاگر اور راسخ کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ خلافت بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم الشان انعام ہے جو آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت کو عطا ہوا ہے۔ اس لئے ہم سب کا یہ فرض بنتا ہے کہ اس حبل اللہ کو مضبوطی کے ساتھ تھام لیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا لیکن اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھے رہوگے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کرسکے گی۔‘‘

اللہ تعالیٰ آپ کو اس اجتماع سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور آپ میں سے ہر ایک کو ان تمام برکات کو سمیٹنے والا بنائے جو اس اجتماع سے وابستہ ہیں اور ہم سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُن دُعاؤں کے وارث بنیں جو آپ نے ایسی بابرکت مجالس میں شامل ہونے والوں کیلئے اور جو آپ نے اپنی جماعت کے افراد کیلئے کی ہیں۔ آمین

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

Manufacturer and Retailer of Leather Fashion Accessories and Bags.
Specialized in the Desing and Production of Quality & Sale Online Platform
Like Flipkart, Amazon, Meesho. & Product Key Word is "Grizzly Wallet"
6294738647 mygrizzlyindia@gmail`com,Web:www.mygrizzlyindia.com
mygrizzlyindia mygrizzlyindia mygrizzlyindia
طالب دعا: عطاء الرحمٰن (بھاٹی پوٹا ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ) مغربی بنگال

RG
RAICHURI GROUP
BUILDERS & DEVELOPERS
طالب دعا
Abdul Rehman Raichuri
(Aka - Maqbool Ahmaed)

RAICHURI GROUP OF COMPANIES
Raichuri Builders & Developers LLP
G M Builders & Developers
Raichuri Constructions
Our Corporate office
B Wing, Office no 007
Itkar Soc, Suresh Nagar, RTO, Andheri
West, Mumbai - 400053
Tel : 02226300634 / 9987652552
Email id :
raichuri.build.develop@gmail.com
gm.build.develop@gmail.com

علمائے دین اور عقل رکھنے کا دعویٰ کرنے والے مسلمانوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں پوری ہونے والی پیشگوئیوں اور نشانیوں کا نظر نہ آنا کوئی تعجب کی بات نہیں، کیونکہ ایمان اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے نصیب ہوتا ہے، صرف کسی کے علم اور عقل کی بنا پر حاصل نہیں ہو جاتا

خلافت علیٰ منہاج النبوۃ سے مراد خلافت کا وہ سلسلہ ہے جو نبوت کے بعد اسی کے نقشِ پا پر اور اسی کے کاموں کو آگے بڑھانے کیلئے جاری ہوتا ہے

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے سوالات کے بصیرت افروز جوابات

نوٹ: سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف وقتوں میں اپنے مکتوبات اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں میں اہم مسائل کے بارہ میں جو ارشادات مبارکہ فرماتے ہیں، ان میں سے کچھ قارئین کے افادہ کیلئے الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کیے جا رہے ہیں۔ (ادارہ)

(قسط:41)

سوال ایک غیر از جماعت خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں اپنی اور اپنے بھائی کی بعض خوابیں لکھ کر ان کے بارے میں حضور انور سے راہنمائی چاہی، نیز جماعت کے بارے میں اپنے بعض سوالات کے جواب بھی حضور انور سے دریافت کیے۔ اسی طرح ایک احمدی لڑکے سے شادی کرنے کی اجازت بھی مانگی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مؤرخہ 22 اگست 2021ء میں اس خط کے جواب میں درج ذیل ہدایات عطا فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب جہاں تک شادی کا تعلق ہے تو اگر وہ لڑکا بھی آپ سے شادی کرنا چاہتا ہے تو اسے خود یہ بات پوچھنی چاہیے۔ آپ نے اپنی اور اپنے بھائی کی جو خوابیں تحریر کی ہیں، ان میں سفید پرندوں، سفید گھروں اور ان گھروں میں خانہ کعبہ کے ہونے کا خاص طور پر ذکر ہے۔ خواب میں سفید رنگ نیکی، خیر و برکت اور دین کی صفائی کی علامت ہوتی ہے۔ پرندے روحانی ترقی کی علامت ہوتے ہیں۔ اور کسی گھر میں خانہ کعبہ کا ہونا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس گھر میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی شامل ہے اور گھر والوں کے دین کی اصلاح اور ان کے ہر قسم کے خوف سے امن میں ہونے کی دلیل ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی راہ حق اور حقیقی اسلام کی طرف راہنمائی فرمائے اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق مبعوث ہونے والے مسیح محمدی علیہ السلام کو پہچاننے، ان کے دعاوی کو صدق دل سے قبول کرنے اور ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اتمام حجت ہو جانے کے بعد بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانے بغیر اس دنیا سے کوچ کر جانے والوں کو آخرت میں کئی قسم کے ہم و غم کا تو بہر حال سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ وہ سید الرسل نبی آخر الزماں خاتم النبیین حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے احکامات کی تعمیل کیے بغیر اس دنیا سے رخصت ہوئے ہوتے ہیں۔ خواب میں آپ کے والد صاحب کا وفات کے بعد خوفناک مناظر کے دیکھنے کا بیان اسی انذار کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ رحم کا سلوک فرمائے اور ان کی اولاد کو سچائی پہچاننے اور اسے قبول کر کے ان کے حق میں مقبول دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

باقی جہاں تک آپ کے سوالوں کا تعلق ہے تو ان کے تفصیلی جوابات تو ہمارے سلسلہ کی مختلف کتب میں موجود ہیں، وہاں سے آپ یہ تفصیلی جواب پڑھ سکتی ہیں۔ یہاں اختصار کے ساتھ میں ان کا جواب آپ کو بتا دیتا ہوں۔

(1) علمائے دین اور عقل رکھنے کا دعویٰ کرنے والے مسلمانوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں پوری ہونے والی پیشگوئیوں اور نشانیوں کا نظر نہ آنا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ ایمان اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے نصیب ہوتا ہے۔ صرف کسی کے علم اور عقل کی بنا پر حاصل نہیں ہو جاتا۔ اس کی سب سے بڑی مثال ہمارے آقا و مولا حضرت اقدس محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور نبوت کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ جیسے ایک ان پڑھ اور ناخواندہ غلام نے تو پہچان لیا لیکن مکہ کی وادی کا سردار اور حکمت کا باپ کہلانے والا (ابو الحکم) اس نور کو نہ دیکھ سکا اور اس نور نبوت کو نہ ماننے کے نتیجہ میں ابوجہل کہلایا۔

(2) آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اپنی ذات کے بارہ میں لا نبی بعدی کے الفاظ فرمانے کی حقیقت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (جن کے بارہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ دین کا نصف علم عائشہ سے سیکھو) نے اس طرح بیان فرمائی کہ قُوْلُوْا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ (مصنف ابن ابی شیبہ جزء 6 حدیث نمبر 219) یعنی تم حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین تو کہو لیکن یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد نبی نہیں ہوگا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس فرمان کی وجہ یہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور خلافت راشدہ کا زمانہ گزرنے کے بعد لوگ اس غلط فہمی کا شکار ہونا شروع ہو گئے تھے کہ آپؐ کے بعد ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہو گیا۔ حضرت عائشہؓ چونکہ آخرین میں مبعوث ہونے والے مسیح محمدی کے بارے میں قرآن کریم اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بیان فرمودہ دیگر بشارات سے بھی واقف تھیں اس لیے آپ نے اس زمانہ میں لوگوں میں پیدا ہونے والی اس غلط فہمی کو دور کرنے کیلئے یہ ارشاد فرمایا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خاتم النبیین (نبیوں کی مہر) تو کہیں یعنی اب جو بھی نبی دنیا میں مبعوث ہوگا وہ صرف اور صرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتباع اور آپ کے فیوض کی برکت سے ہوگا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی کی شریعت کے تابع ہوگا۔ لیکن یہ نہ کہیں کہ آپ کے بعد کسی بھی قسم کا نبی نہیں آ سکتا۔ کیونکہ یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خاتم النبیین کے مقام کے منافی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا مقام خاتم النبیین ثابت ہی تب ہوتا ہے جب آپ کا کوئی امتی آپؐ کے فیوض و برکات اور آپؐ کی اتباع و اطاعت کی بدولت آپ سے ظلی، بروزی اور امتی نبوت کا مقام حاصل کرے۔ اس حقیقت کو بیان کرتے ہوئے بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”مجھے اس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افترا کرنا لعنتیوں کا کام ہے کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرّہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔ میرے لئے زمین نے بھی گواہی دی اور آسمان نے بھی۔ اس طرح پر میرے لئے آسمان بھی بولا اور زمین بھی کہ میں خلیفۃ اللہ ہوں مگر پیشگوئیوں کے مطابق ضرور تھا کہ انکار بھی کیا جاتا اس لئے جن کے دلوں پر پردے ہیں وہ قبول نہیں کرتے۔ میں جانتا ہوں کہ ضرور خدا میری تائید کرے گا جیسا کہ وہ ہمیشہ اپنے رسولوں کی تائید کرتا رہا ہے۔ کوئی نہیں کہ میرے مقابل پر ٹھہر سکے کیونکہ خدا کی تائید اُن کے ساتھ نہیں۔ اور جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔ اور میرا یہ قول کہ ”من نیستم رسول و نیاوردہ اَم کتاب“ اس کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں۔ ہاں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے اور ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ میں باوجود نبی اور رسول کے لفظ کے ساتھ پکارے جانے کے خدا کی طرف سے اطلاع دیا گیا ہوں کہ یہ تمام فیوض بِلا واسطہ میرے پر نہیں ہیں بلکہ آسمان پر ایک پاک وجود ہے جس کا روحانی افاضہ میرے شامل حال ہے یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس کے نام محمد اور احمد سے مسمّٰی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی۔ اور اس طور سے خاتم النبیین کی مہر محفوظ رہی کیونکہ میں نے انعکاسی اور ظلّی طور پر محبت کے آئینہ کے ذریعہ سے وہی نام پایا۔ اگر کوئی شخص اس وحی الٰہی پر ناراض ہو کہ کیوں خدا تعالیٰ نے میرا نام نبی اور رسول رکھا ہے تو یہ اس کی حماقت ہے کیونکہ میرے نبی اور رسول ہونے سے خدا کی مہر نہیں ٹوٹتی۔“ (ایک غلطی کا ازالہ، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 211،210)

اپنی ایک اور تصنیف میں آپ فرماتے ہیں:

”ہمارا یہ ایمان ہے کہ آخری کتاب اور آخری شریعت قرآن ہے اور بعد اس کے قیامت تک ان معنوں سے کوئی نبی نہیں ہے جو صاحبِ شریعت ہو یا بلاواسطہ متابعت آنحضرت صلعم وحی پا سکتا ہو بلکہ قیامت تک یہ دروازہ بند ہے اور متابعت نبوی سے نعمتِ وحی حاصل کرنے کیلئے قیامت تک دروازے کھلے ہیں۔ وہ وحی جو اتباع کا نتیجہ ہے کبھی منقطع نہیں ہوگی مگر نبوت شریعت والی یا نبوّت مستقلہ منقطع ہو چکی ہے۔“

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی چکڑالوی، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 213)

(3) خلافت علیٰ منہاج النبوۃ سے مراد خلافت کا وہ سلسلہ ہے جو نبوت کے بعد اسی کے نقشِ پا پر اور اسی کے کاموں کو آگے بڑھانے کیلئے جاری ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس خلافت کا وعدہ مومنین کے ساتھ ان الفاظ میں فرمایا ہے: وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (سورۃ النور: 56)

یعنی اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا۔ جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔ اور جو دین اس نے ان کیلئے پسند کیا ہے وہ ان کیلئے اُسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کیلئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیے جائیں گے۔ پھر ایک حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

میں بھی بیان ہوا ہے کہ مَا كَانَتْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ۔ یعنی ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔ (الجامع الصغیر للسیوطی الجزء الثانی صفحہ 126 مطبوعہ مصر 1306 ہجری) ان الٰہی وعدوں کے مطابق پہلے آنحضور ﷺ کے وصال کے معاً بعد خلافت راشدہ کی صورت میں خلافت علی منہاج النبوۃ کا یہ سلسلہ مومنوں میں قائم ہوا۔ اور پھر اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں حضور ﷺ کی ایک پیشگوئی کے مطابق یہی سلسلہ آپ کے غلام صادق مسیح محمدی کی بعثت کے بعد قائم ہوا۔ چنانچہ ہمارے آقا و مولا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنے ایک ارشاد میں اس خوشخبری کو اس طرح بیان فرمایا ہے۔ حضرت حذیفہ بن یمانؓ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے۔ جب یہ دَور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دَور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔ (مسند احمد بن حنبلؒ جلد 6 صفحہ 285 مسند النعمان بن بشیر حدیث نمبر 18596 عالم الکتب بیروت 1998ء) اس قرآنی وعدہ اور حضور ﷺ کے مذکورہ بالا ارشادات میں یہ پیش خبریاں موجود تھیں کہ امت محمدیہ میں اللہ تعالیٰ جہاں خلافت علی منہاج النبوۃ کے سلسلے قائم فرمائے گا وہاں اس کے ساتھ مسلمانوں میں کئی دنیاوی قسم کی بادشاہتیں اور خلافتیں بھی قائم ہوں گی لیکن خلافت علی منہاج النبوۃ کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ خلافت شدت پسندوں کا جواب شدّت پسندی کے رویّے دکھا کر قائم نہیں ہوگی۔ مسلم اُمہ کے دو گروہوں کے درمیان گولیاں چلانے اور قتل و غارت کرنے سے حاصل نہیں ہوگی بلکہ وہ خلافت اللہ تعالیٰ کے رحم کو جوش دلانے سے قائم ہونے والی خلافت ہوگی۔ اور جو خلافت اللہ تعالیٰ کے رحم اور اس کی عنایت کے نتیجہ میں ملے گی وہ نہ صرف اپنے متبعین کیلئے محبت، پیار اور خوف کے بعد امن کا سامان کرنے والی ہوگی، دین کی مضبوطی کی ضامن ہوگی، اللہ تعالیٰ کی توحید کو دنیا میں قائم کرنے والی ہوگی بلکہ کل دنیا کیلئے بھی امن کی ضمانت ہوگی۔ حکومتوں کو انصاف کرنے اور ایمانداری اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائے گی۔ عوام کو ایمانداری اور محنت سے فرائض کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائے گی۔ پس یہ کام جس طرح آنحضور ﷺ کے بعد قائم ہونے والی خلافت راشدہ نے کیے آپ ﷺ کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے نتیجہ میں قائم ہونے والی خلافت احمدیہ حقہ اسلامیہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہی کام اس زمانہ میں انجام دینے کی توفیق پا رہی ہے۔

(4) جہاں تک منارۃ المسیح کا تعلق ہے تو جس طرح سابقہ انبیاء اور خدا تعالیٰ کے فرستادہ اپنے زمانوں میں پیشگوئیوں کو ظاہری طور پر بھی پورا کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں، اسی سنت انبیاء کی اتباع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی خدا تعالیٰ کے اذن سے حضور ﷺ کی درج ذیل پیشگوئی کو ظاہری طور پر پورا کرنے کیلئے اس منارہ کی تعمیر شروع کروائی۔ حضرت نواس بن سمعانؓ ایک لمبی روایت بیان کرتے ہوئے اس میں کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ...... إِذْ بَعَثَ اللّٰهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ۔ یعنی جب اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کو بھیجے گا تو وہ دمشق کے مشرق میں سفید منارہ کے پاس اتریں گے۔ (صحیح مسلم کتاب الفتن واشراط الساعۃ) حضور ﷺ کی اس پیشگوئی کو ظاہراً پورا کرنے کیلئے کئی مسلمان بادشاہوں نے اس قسم کے منارہ کی تعمیر کی کوشش کی۔ چنانچہ 461 ہجری میں دمشق میں جامع اموی میں ایک منارہ تعمیر کیا گیا، جسے کئی سال بعد عیسائیوں نے آگ لگا کر تباہ کر دیا۔ بعد کے ادوار میں اس منارہ کو دوبارہ تعمیر کیا گیا لیکن پھر آتش زدگی سے یہ منارہ اور مسجد دونوں جل گئے۔ تیسری مرتبہ 805 ہجری میں شام کے گورنر نے اس منارہ کی تعمیر کا کام شروع کیا اور اسے منارہ عیسیٰ کا نام دیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن کی بعثت قادیان کی بستی جو دمشق کے عین مشرق میں واقع ہے میں ہوئی، آپ نے بھی حضور ﷺ کی اس پیشگوئی کی ظاہری علامت کو پورا کرنے کیلئے ایک منارہ کی تعمیر شروع کروائی۔ جو بعض نامساعد مالی حالات کی وجہ سے آپ کے عہد مبارک میں مکمل نہ ہو سکی لیکن آپ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے ابتدائی دو سالوں میں ہی یہ تعمیر مکمل ہو کر یہ منارہ 1915ء میں اپنی تکمیل کو پہنچا اور آج بھی آپ علیہ السلام کی بعثت کے مقام پر منارۃ المسیح کے نام سے موجود ہے۔ بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام اس منارہ کی تعمیر کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’حدیث نبوی میں جو مسیح موعود کی نسبت لکھا گیا تھا کہ وہ منارہ بیضاء کے پاس نازل ہوگا اس سے یہی غرض تھی کہ مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے کہ اس وقت بباعث دنیا کے باہمی میل جول کے اور نیز راہوں کے کھلنے اور سہولت ملاقات کی وجہ سے تبلیغ احکام اور دینی روشنی پہنچانا اور ندا کرنا ایسا سہل ہوگا کہ گویا یہ شخص منارہ پر کھڑا ہے......غرض مسیح کے زمانہ کیلئے منارہ کے لفظ میں یہ اشارہ ہے کہ اس کی روشنی اور آواز جلد تر دنیا میں پھیلے گی اور یہ باتیں کسی اور نبی کو میسر نہیں آئیں۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 51 مطبوعہ 2019ء)

فرمایا: ’’خود اس منارہ کے اندر ہی ایک حقیقت مخفی ہے اور وہ یہ کہ احادیث نبویہ میں متواتر آ چکا ہے کہ مسیح آنے والا صاحب المَنارہ ہوگا یعنی اُس کے زمانہ میں اسلامی سچائی بلندی کے انتہا تک پہنچ جائے گی جو اس منارہ کی مانند ہے جو نہایت اونچا ہو۔ اور دین اسلام سب دینوں پر غالب آ جائے گا اُسی کے مانند جیسا کہ کوئی شخص جب ایک بلند منار پر اذان دیتا ہے تو وہ آواز تمام آوازوں پر غالب آ جاتی ہے۔ سو مقدر تھا کہ ایسا ہی مسیح کے دنوں میں ہوگا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰی وَ دِیۡنِ الۡحَقِّ لِیُظۡهِرَهٗ عَلَی الدِّیۡنِ کُلِّهٖ (الصّف:10) یہ آیت مسیح موعود کے حق میں ہے اور اسلامی حجت کی وہ بلند آواز جس کے نیچے تمام آوازیں دب جائیں وہ ازل سے مسیح کیلئے خاص کی گئی ہے اور قدیم سے مسیح موعود کا قدم اس بلند مینار پر قرار دیا گیا ہے جس سے بڑھ کر اور کوئی عمارت اونچی نہیں۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 52 مطبوعہ 2019ء) فرمایا: ’’یاد رہے کہ اس منارہ کے بنانے سے اصل غرض یہ ہے کہ تا پیغمبر خدا ﷺ کی پیشگوئی پوری ہو جائے۔ اسی غرض کیلئے پہلے دو دفعہ منارہ دمشق کی شرقی طرف بنایا گیا تھا جو جل گیا۔ یہ اسی قسم کی غرض ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک صحابی کو کسریٰ کے مال غنیمت میں سے سونے کے کڑے پہنائے تھے تا ایک پیشگوئی پوری ہو جائے۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 80 مطبوعہ 2019ء حاشیہ)

(5) احادیث میں حضرت عیسیٰ بن مریم کے ظہور کے چالیس سال بعد قیامت آنے کا جو ذکر ہے تو اس میں بھی کئی امور قابل تشریح ہیں جیسا کہ پیشگوئیوں کا خاصہ ہوتا ہے کہ ان میں کئی باتیں تعبیر طلب ہوتی ہیں۔ پس ایک تو خود لفظ قیامت تشریح طلب ہے کیونکہ قرآن کریم اور احادیث نبویہ ﷺ میں قیامت کا لفظ مختلف معانی میں بیان ہوا ہے۔ قیامت کا لفظ اس عالمگیر تباہی کیلئے بھی آیا ہے جب اس دنیا کی صف لپیٹ دی جائے گی۔ ہر انسان کی موت بھی اس کیلئے قیامت ہوتی ہے۔ نبی کا زمانہ بھی دشمنوں کیلئے قیامت کا رنگ رکھتا ہے جب ان کے باطل عقائد کو شکست ہوتی ہے اور حق کو غلبہ عطا ہوتا ہے۔ آنحضور ﷺ کا عہد مبارک بھی اہل عرب کیلئے ایک قیامت ہی تھا جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انۡشَقَّ الۡقَمَرُ (القمر:2) یعنی (عرب کی) تباہی کی گھڑی آ گئی ہے اور چاند پھٹ گیا ہے۔ اسی لیے حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں اور قیامت اس طرح قریب ہیں جس طرح یہ (درمیانی اور شہادت کی) دو انگلیاں۔ (صحیح بخاری کتاب الطلاق) اسی طرح کسی ترقی یافتہ قوم کا تنزل یا کسی مغلوب قوم کا اچانک ترقی پانا بھی قیامت کے معنوں میں آتا ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام یعنی مسیح محمدی کے ظہور کے چالیس سال بعد قیامت کے ذکر پر مشتمل احادیث کا مطلب یہ ہے کہ گزشتہ ہزار سال کے عرصہ میں اور خصوصاً مسیح موعود کی بعثت سے قبل اسلام کی کمزوری اور کس مپرسی کی یہ حالت ہو گئی تھی کہ آنحضور ﷺ کی یہ پیشگوئی لفظ لفظ پوری ہو چکی تھی کہ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اِسْمُهُ، وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ، مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدَى، عُلَمَاؤُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيهِمْ تَعُودُ۔ یعنی قریب ہے کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے کہ جب اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کریم کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے۔ ان کی مسجدیں ظاہر میں تو آباد ہوں گی لیکن ہدایت کے لحاظ سے بالکل ویران ہوں گی۔ اس زمانہ کے لوگوں کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی بدترین مخلوق میں سے ہوں گے کیونکہ اُن میں سے ہی فتنے اُٹھیں گے اور اُن میں ہی لوٹ جائیں گے۔ (شعب الایمان للبیہقی فصل قال وینبغی لطالب علم أن یکون تعلمہ......حدیث: 1858) مسلمانوں کے بڑے بڑے علماء اسلام چھوڑ کر عیسائیت اختیار کر رہے تھے اور اسلام پر ہر مذہب کی طرف سے تابڑ توڑ حملے کیے جا رہے تھے اور کوئی شخص ان حملوں کے جواب کیلئے میدان میں نہیں آ رہا تھا۔ سید المعصومین رحمۃ للعالمین حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اطہر اور آپ کی ازواج مطہرات کے خلاف کھلم کھلا گندہ دہنی کی جا رہی تھی۔ اس زمانہ میں آنحضور ﷺ کی پیشگوئیوں کے عین مطابق آپ کے غلام صادق مسیح محمدی علیہ السلام کی بعثت ہوئی اور آپ نے اسلام پر ہونے والے ہر حملہ کا منہ توڑ جواب دیا اور ہر دشمن اسلام کو میدان سے فرار اختیار کرنا پڑی۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کے ذریعہ اسلام کو ایک مرتبہ پھر پوری شان و شوکت عطا فرمائی اور اسے باقی تمام مذاہب پر غالب کر کے دکھایا اور آپ علیہ السلام نے اسلام اور بانیٔ اسلام ﷺ کی مداح میں برملا فرمایا:

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلاوے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
تھک گئے ہم تو انہیں باتوں کو کہتے کہتے
ہر طرف دعوتوں کا تیر چلایا ہم نے
آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

پس یہ وہ قیامت ہے جو مسیح محمدی علیہ السلام اور آپ کے بعد قائم ہونے والی خلافت علی منہاج النبوۃ کے ذریعہ اسلام اور مخالفین اسلام کیلئے ظاہر ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں اسلام اور بانیٔ اسلام ﷺ کا نام اور آپ کی پیش کردہ حقیقی تعلیم دنیا کے کناروں تک پہنچی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج بھی اس روحانی جہاد میں دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی ہو رہی ہے اور مخالفین اسلام کی زمین روز بروز گھٹتی چلی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی راہنمائی فرمائے، آپ کو حق اور ہدایت کی راہ کو پہچاننے اور اسے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین

(ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ، انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 23/اکتوبر 2022)

......☆......☆......☆......

جنگِ یمامہ میں حضرت خالدؓ نے جب لشکر کو ترتیب دیا تو ایک حصہ کا سپہ سالار
حضرت زید بن خطابؓ کو بنایا اور اسی طرح اس جنگ میں مہاجرین کا پرچم بھی آپؓ کے ہاتھ میں تھا

جب زیدؓ کے قتل کی خبر عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا: زیدؓ دو نیکیوں میں مجھ سے آگے نکل گیا تھا۔ مجھ سے پہلے اسلام قبول کیا اور مجھ سے پہلے شہید ہو گئے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 3؍جون 2022 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت زید بن خطاب رضی اللہ عنہ کا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کیا رشتہ تھا؟

جواب سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپؓ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوتیلے بھائی تھے۔

سوال رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے بعد حضرت زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مَعْن بن عَدِی انصاری رضی اللہ عنہ کے درمیان کب مواخات قائم فرمائی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد آپ اور مَعْن بن عَدِی انصاری رضی اللہ عنہ کے درمیان مؤاخات کرائی تھی۔

سوال مسیلمہ کذاب سے جنگ کے دوران انصار کا جھنڈا اور مہاجرین کا جھنڈا کس کے پاس تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: انصار کا جھنڈا حضرت ثابت بن قیسؓ کے پاس تھا اور مہاجرین کا جھنڈا حضرت زید بن خطابؓ کے پاس۔

سوال اس جنگ کے وقت حضرت زید بن خطابؓ نے لوگوں سے کیا کہا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت زید بن خطابؓ نے لوگوں سے کہا۔ لوگو! مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جاؤ، دشمن پر ٹوٹ پڑو اور آگے قدم بڑھاؤ۔ اللہ کی قسم! مَیں اس وقت تک بات نہیں کروں گا یہاں تک کہ اللہ انہیں شکست دے دے گا یا مَیں اللہ سے جا ملوں گا اور دلیل کے ساتھ اس سے بات کروں گا۔ پھر آپؓ بھی شہید ہو گئے۔

سوال حضرت زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مَعْن بن عَدِی انصاری رضی اللہ عنہ کس جنگ میں شہید ہوئے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مَعْن بن عَدِی انصاری رضی اللہ عنہ یمامہ کی جنگ میں شہید ہو گئے۔

سوال جنگ یمامہ میں حضرت خالد نے لشکر کا سپہ سالار کس کو بنایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جنگِ یمامہ میں حضرت خالدؓ نے جب لشکر کو ترتیب دیا تو ایک حصہ کا سپہ سالار حضرت زید بن خطابؓ کو بنایا اور اسی طرح اس جنگ میں مہاجرین کا پرچم بھی آپؓ کے ہاتھ میں تھا۔

سوال حضرت زید بن خطابؓ اس جنگ میں شہید ہو گئے تو پرچم کو کس نے تھاما؟

جواب حضور انور نے فرمایا: سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہما نے حضرت زید بن خطاب کے شہید ہونے پر پرچم تھام لیا۔

سوال حضرت زید بن خطابؓ نے کس بہادر شہسوار کو اس جنگ میں قتل کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس معرکے میں زید رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کے دستِ راست اور ایک بہادر شہسوار جس کا نام رَجَّال بن عُنْفُوَہ تھا، اس کو قتل کیا۔

سوال حضرت زید بن خطابؓ کو اس جنگ میں کس نے شہید کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؓ کو جس نے شہید کیا اسکا نام ابو مریم حنفی تھا۔

سوال حضرت عمر نے جب ابو مریم حنفی سے کہا کہ تم نے میرے بھائی کو قتل کیا تھا اس پر اس نے کیا کہا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب حضرت عمرؓ نے اسے کہا کہ تم نے میرے بھائی کو قتل کیا تھا تو اس نے کہا اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں زید رضی اللہ عنہ کو شرف بخشا اور ان کے ہاتھوں مجھے ذلیل نہیں کیا۔ یعنی وہ شہادت کی موت پا گئے اور اگر اس وقت ان کے ہاتھوں مَیں مارا جاتا تو ذلت کی موت مرتا۔ اب مجھے اسلام کی توفیق مل گئی ہے۔

سوال حضرت بَرَاء بن مالِکؓ حضرت انس بن مالکؓ کے کیا لگتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت بَرَاء بن مالِکؓ جو حضرت انس بن مالکؓ کے بھائی تھے۔

سوال حضرت حمزہؓ کو کس نے شہید کیا تھا؟

جواب وَحْشی بن حَرْبؓ نے حضرت حمزہؓ کو قتل کیا تھا۔

سوال وَحْشی بن حَرْبؓ نے مسیلمہ کو کس طرح قتل کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت وَحْشی بن حَرْبؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے دیکھا کہ ایک شخص دیوار کے شگاف میں کھڑا ہے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے گندمی رنگ کا اونٹ ہے۔ سر کے بال پراگندہ ہیں۔ مَیں نے اس کو اپنا برچھا مارا اور اسے اس کی چھاتیوں کے درمیان مارا یہاں تک کہ وہ اس کے دونوں کندھوں کے درمیان سے نکل گیا۔ اس کے بعد انصار میں سے ایک شخص اس کی طرف لپکا اور اس کی کھوپڑی پر تلوار کی ضرب لگائی۔

سوال بنو حنیفہ نے جس باغ میں پناہ لی وہ کس کی ملکیت تھا اور اس باغ کا کیا نام تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بنو حنیفہ نے جس باغ میں پناہ لی وہ مسیلمہ کی ملکیت تھا اور اس باغ کو حدیقۃ الرحمان کہا جاتا تھا۔

سوال اس جنگ کے بعد اس باغ کو کس نام سے یاد کیا جانے لگا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس جنگ کے دوران اس باغ میں کثرت سے دشمنوں کے مارے جانے کی وجہ سے اس باغ کو حدیقۃ الموت یعنی موت کا باغ کہا جانے لگا۔

سوال حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکرؓ نے بنو حنیفہ کا سردار مُحَکَّم کو کس طرح قتل کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکرؓ نے دیکھا کہ بنو حنیفہ کا ایک سردار مُحَکَّم خطاب کر رہا ہے۔ انہوں نے اس پر تیر چلا کر اس کو قتل کر دیا۔

سوال جنگ یمامہ میں مسلمانوں میں سے کون شہید ہوئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مسلمانوں میں سے سب سے پہلے مالک بن اوس شہید ہوئے۔

سوال کس جنگ میں سب سے زیادہ حفاظ قرآن شہید ہوئے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جنگ یمامہ میں سب سے زیادہ حفاظ قرآن شہید ہوئے۔

......☆......☆......☆......

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے بندے کی توبہ پر اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوتا ہے کہ
اتنی خوشی اس آدمی کو بھی نہیں ہوتی جسے جنگل بیابان میں کھانے پینے کی چیزوں سے لدا ہوا اسکا گم ہونے والا اونٹ اچانک مل جائے

ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ استغفار کرتے ہوئے اپنے گزشتہ گناہوں کی بخشش مانگتے ہوئے
اور آئندہ کیلئے ان سے بچنے کا عہد کرتے ہوئے مستقل خدا کے سامنے جھکا رہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 20؍مئی 2005 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور نے خطبہ کے شروع میں سورہ ھود کی آیت 4 وَاَنِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَيۡهِ يُمَتِّعۡكُمۡ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّيُؤۡتِ كُلَّ ذِىۡ فَضۡلٍ فَضۡلَهٗ ؕ وَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنِّىۡۤ اَخَافُ عَلَيۡكُمۡ عَذَابَ يَوۡمٍ كَبِيۡرٍ (ترجمہ: اور یہ کہ تم اپنے رب سے استغفار کرو، پھر اس کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تو وہ تمہیں ایک مقررہ مدت تک بہترین معیشت عطا کرے گا۔ اور وہ ہر صاحبِ فضیلت کو اس کے شایان شان فضل عطا کرے گا اور اگر تم پھر جاؤ تو یقیناً مَیں تمہارے بارے میں ایک بہت بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں) کی تلاوت فرمائی۔

سوال اللہ تعالیٰ کن لوگوں سے محبت کرتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيۡنَ وَيُحِبُّ الۡمُتَطَهِّرِيۡنَ۔ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

سوال استغفار کا مطلب کیا ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: استغفار کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل اور قُرب کی چادر میں لپٹنے کی دُعا مانگی جائے۔

سوال ہر احمدی کو کس بات کی کوشش کرنی چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ استغفار کرتے ہوئے اپنے گزشتہ گناہوں کی بخشش مانگتے ہوئے اور آئندہ کیلئے ان سے بچنے کا عہد کرتے ہوئے مستقل خدا کے سامنے جھکا رہے۔

سوال گناہ سے سچی توبہ کرنے والا کیسا ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ایک حدیث میں آتا ہے حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ گناہ سے سچی توبہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔

سوال اپنی بندہ کی توبہ پر خدا تعالیٰ کس طرح خوش ہوتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بندے کی توبہ پر اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنی خوشی اس آدمی کو بھی نہیں ہوتی جسے جنگل بیابان میں کھانے پینے کی چیزوں سے لدا ہوا اس کا گم ہونے والا اونٹ اچانک مل جائے۔

سوال توبہ کیلئے پہلی شرط کیا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ اسلام فرماتے ہیں: پس توبہ کیلئے پہلی شرط یہ ہے کہ اُن خیالات فاسدہ و

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21/ستمبر 2022ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ اقبال پروین صاحبہ (سلاؤ، یو.کے)

16/ستمبر 2022ء کو 73 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کے دادا حضرت میر اسلام خان صاحبؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خواب میں دیکھنے کے بعد کابل سے قادیان کا سفر اختیار کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور پھر وہیں رہائش پذیر ہو گئے اور قادیان میں ہی وفات پائی۔ مرحومہ کی شادی مکرم محمد عالم خان نیازی صاحب آف دارالصدر غربی ربوہ سے ہوئی جن سے ان کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ مرحومہ کو خلافت سے ایک خاص انس تھا۔ انہوں نے اپنے خاوند کا بھرپور ساتھ دیا جو مجلس نصرت جہاں سکیم کے تحت سیرالیون میں 6 سال ٹیچر رہے۔ اس کے علاوہ جرمنی اور پھر یو کے میں قیام کے دوران لجنہ اماء اللہ میں بطور سیکرٹری مال اور دیگر عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم الف دین صاحب
(سابق صدر جماعت چرناڑی، گوئی ضلع کوٹلی، کشمیر)

17/اگست 2022ء کو 70 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے کثیر العیال ہونے کے باوجود اپنے خاندان کی ذمہ داریوں کو باحسن ادا کیا اور ہر ایک کے ساتھ خوشدلی اور خندہ پیشانی سے پیش آیا کرتے تھے۔ زعیم انصار اللہ اور صدر جماعت چرناڑی کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ کشمیر میں قیام کے دوران لمبا عرصہ تک تمام جماعتی ڈاک آپ کی دکان کے ایڈریس کی معرفت احمدی احباب تک پہنچتی رہی۔ آپ نے دکان پر جماعتی ڈاک کے جماعت وار الگ الگ باکس بنائے ہوئے تھے۔ دکان پر لوگوں کو القرآن پڑھاتے اور تبلیغ کیا کرتے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کی خود بھی پابندی کرتے اور اپنی اولاد کو بھی اس کی عادت ڈالی۔ جماعتی چندوں کا یہ حال تھا کہ باقاعدگی سے روزانہ کی بنیاد پر چندہ الگ کیا کرتے تھے۔ بچوں کے ساتھ خاص شفقت کا سلوک کرنے والے، خاموش طبع اور ہردلعزیز انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹے اور چھ بیٹیاں اور کئی نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں شامل ہیں۔

(2) مکرم مرزا محمد یونس صاحب (ربوہ)

10/ستمبر 2022ء کو حرکت قلب بند ہوجانے سے بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو 2008ء میں خلافت جوبلی کے موقع پر دو ماہ جھنگ سینٹرل جیل میں اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مرحوم کو تبلیغ کا بہت شوق تھا اور تبلیغ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ اسیری کے دوران جیل میں بھی تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، ملنسار، نرم مزاج، بہت اچھے اخلاق کے مالک، خلافت کے ساتھ اخلاص کا تعلق رکھنے والے ایک نیک انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب (صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان) کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔

(3) مکرمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم سعید افضال احمد بٹ صاحب مرحوم (خیرپور، سندھ)

12/ستمبر 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے صدر لجنہ خیرپور کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند ایک نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرکزی مہمانوں کی خدمت اور ان کے آرام کا خیال رکھنا ان کے خاص وصف تھے۔ آپ نے 2001ء میں اپنے ایک بیٹے کی روڈ ایکسیڈنٹ میں وفات پر بڑے صبر وہمت کا مظاہر کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین بٹ صاحب (امیر ضلع خیرپور سندھ) کی والدہ تھیں۔

(4) مکرمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم غلام محمد شاہد صاحب
(بشیر آباد اسٹیٹ سندھ، حال ربوہ)

5/ستمبر 2022ء کو 60 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ اور تہجد کی پابند، بہت نرم دل، خدا ترس، محنتی اور صابرہ وشاکرہ خاتون تھیں۔ خلافت کا احترام اور محبت ان میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ چندوں کے علاوہ صدقہ وخیرات بھی بڑی باقاعدگی سے کرتیں اور کبھی کسی سوالی کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتی تھیں۔ جماعتی پروگراموں اور اجلاسات میں باقاعدگی سے شرکت کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم لقمان ثاقب صاحب (مربی سلسلہ) وکالت علیا تحریک جدید ربوہ میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(5) مکرم چودھری عبدالماجد صاحب
(کیلیفورنیا، امریکہ)

5/جولائی 2022ء کو 89 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے نانا حضرت منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ میٹرک کرنے کے بعد حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی تحریک پر ایئرفورس میں بطور ایئرمین شامل ہوئے۔ 1953ء میں برطانیہ سے تین سالہ کورس کرکے بطور پائلٹ آفیسر کمیشن مقرر ہوئے لیکن 1962ء میں ترقی میں رکاوٹ کی وجہ سے استعفاء دے دیا۔

آپ PAF میں مستقل کمیشن حاصل کرنے والے ابتدائی افسران میں سے تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، بہت خاموش طبع، منکسر المزاج، ہنس مکھ، نڈر، شفیق اور فدائی احمدی تھے۔ صدر جماعت اور زعیم انصار اللہ حلقہ سید پوری گیٹ راولپنڈی کے علاوہ امین جماعت راولپنڈی کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

(6) مکرم ریاض احمد صاحب
(کوئمبٹور، صوبہ تامل ناڈو، انڈیا)

10/اگست 2022ء کو 45 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے کوئمبٹور جماعت کے نائب امیر اور سوشل میڈیا کے چیئرمین کے علاوہ سیکرٹری رشتہ ناطہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں۔

(7) مکرم منور احمد صاحب
ابن مکرم اللہ بخش صاحب مرحوم (کنری سندھ)

31/اگست 2022ء کو 83 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، چندوں میں باقاعدہ، غریب پرور، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مساجد کی تعمیر اور مرمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ دونئی مساجد کی تعمیر کی پوری نگرانی کے علاوہ کئی مساجد کی مرمت اپنی نگرانی میں کروانے کی توفیق پائی۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کنری اور اسٹیٹس کے دورہ پر تشریف لے جاتے تو مرحوم کو حفاظت کی ڈیوٹی دینے کی توفیق ملتی رہی۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم حمید اللہ ظفر صاحب (مربی سلسلہ پرتگال) کے چچا تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

تصوّرات بد کو چھوڑ دے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اقلاع کی تشریح میں کیا فرمایا؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اگر ایک شخص کسی عورت سے کوئی ناجائز تعلق رکھتا ہے تو اُسے توبہ کرنے کیلئے پہلے ضروری ہے کہ اس کی شکل کو بدصورت قرار دے۔ اور اس کی تمام خصائل رذیلہ کو اپنے دل میں مستحضر کرے۔ یعنی گھٹیا اور ذلیل باتوں کو ذہن میں لائے۔

سوال توبہ کیلئے دوسری شرط کیا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: دوسری شرط نَدَم ہے۔ یعنی پشیمانی اور ندامت ظاہر کرنا۔ ہر ایک انسان کا کانشنس اپنے اندر یہ قوت رکھتا ہے کہ وہ اس کو ہر برائی پر متنبہ کرتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نَدَم کی کیا تشریح فرمائی؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: بڑا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو توبہ کی طرف رجوع کرے۔ اور جس میں اوّل اِقْلَاع کا خیال پیدا ہو یعنی خیالاتِ فاسدہ و تصورات بیہودہ کا قلع قمع کرے۔ جب یہ نجاست اور ناپاکی نکل جاوے تو پھر نادم ہو اور اپنے کئے پر پشیمان ہو۔

سوال توبہ کیلئے تیسری شرط کیا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: تیسری شرط عزم ہے۔ یعنی آئندہ کیلئے مصمّم ارادہ کر لے کہ پھر ان برائیوں کی طرف رجوع نہ کرے گا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عزم کی کیا تشریح فرمائی؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ مداومت کرے گا باقاعدگی کرے گا تو خدا تعالیٰ اسے سچی توبہ کی توفیق عطا کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ سیّئات اس سے قطعاً زائل ہو کر اخلاق حسنہ اور افعال حمیدہ اس کی جگہ لے لیں گے۔

سوال کس طرح استغفار کرنے پر خدا تعالیٰ پچھلے گناہ معاف فرما دیتا ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر استغفار نیک نیتی سے کی جائے، جو توبہ اس کے حضور جھکتے ہوئے کی جائے کہ اے اللہ! یہ دنیاوی گند، یہ معاشرے کے گند، ہر کونے پر پڑے ہیں۔ اگر تیرا فضل نہ ہو، اگر تو نے مجھے مغفرت کی چادر میں نہ ڈھانپا تو مَیں بھی اِن میں گر جاؤں گا۔ مَیں اس گند میں گرنا نہیں چاہتا۔ میری پچھلی غلطیاں، کوتاہیاں معاف فرما، آئندہ کیلئے میری توبہ قبول فرما۔ تو جب اس طرح استغفار کریں گے تو اللہ تعالیٰ پچھلے گناہوں کو معاف کرتے ہوئے۔

سوال اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والوں کی بابت قرآن کریم میں کیا فرماتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بہ حجت پامال ۞ سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے

نور دکھلا کے تیرا سب کو کیا ملزم و خوار ۞ سب کا دل آتش سوزاں میں جلایا ہم نے

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگو لین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے ۞ تیرے پانے سے ہی اُس ذات کو پایا ہم نے

چھو کے دامن ترا ہر دام سے ملتی ہے نجات ۞ لاجرم در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 10734: میں ڈاکٹر منصور احمد خان ولد مکرم مذمل احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 47 سال پیدائشی احمدی، ساکن HIG-173 کانن دہار (فیس 1) پٹیا چندر شیکھر پور ضلع بھونیشور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 ستمبر 2022ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/102000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: سید فیروز احمد العبد: ڈاکٹر منصور احمد خان گواہ: سید ابراہیم احمد فرقان

مسل نمبر 10735: میں ڈاکٹر زینت بیگم زوجہ مکرم منصور احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 43 سال تاریخ بیعت 1997ء ساکن HIG-173 کانن دہار (فیس 1) پٹیا چندر شیکھر پور ضلع بھونیشور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 ستمبر 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 3 گلے کا ہار، 2 گلے کی چین، 2 جوڑی کنگن، 10 جوڑی بالیاں، 7 انگوٹھیاں (کل وزن 226 گرام 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پائل، چین ایک جوڑی (کل وزن 100 گرام) حق مہر 1 لاکھ روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/80,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ڈاکٹر منصور احمد خان الامۃ: ڈاکٹر زینت بیگم گواہ: سید فیروز احمد

مسل نمبر 10736: میں امۃ الاعلیٰ زوجہ مکرم شکیل احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال پیدائشی احمدی، ساکن فلیٹ نمبر A-607 بلاک نمبر A-600 سہدرا اپارٹمنٹ ضلع بھونیشور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 ستمبر 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 گلے کا ہار، ایک گلے کی چین، 3 جوڑی بالیاں، 2 کنگن، 1 انگوٹھی (کل وزن 6 تولہ 22 کیریٹ) حق مہر -/25,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد فضل عمر الامۃ: امۃ الاعلیٰ گواہ: نبیل احمد

مسل نمبر 10737: میں فرحین بیگم زوجہ مکرم شیخ سلیمان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن پلاٹ نمبر 1348 جھار پاڑہ ڈاکخانہ بڈھسوری ضلع بھونیشور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 ستمبر 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 گلے کا ہار، 2 کنگن، 2 جوڑی بالیاں (کل وزن 36 گرام 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پائل 2 جوڑی 220 گرام، حق مہر -/80,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: فضل عمر الامۃ: فرحین بیگم گواہ: شیخ سلمان

مسل نمبر 10738: میں مبارک احمد ولد مکرم عبدالقادر خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 15 جون 1975 پیدائشی احمدی، ساکن پلاٹ نمبر 578/5 شری بہار، پٹیا ضلع بھونیشور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19 ستمبر 2022ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/32,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: فضل حق خان العبد: مبارک احمد گواہ: محمد فضل عمر

مسل نمبر 10739: میں شمسی چاندنی زوجہ مکرم نظام الدین خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن پلاٹ نمبر 93/939 جگر ناتھ نگر (روڈ نمبر 11) رسول گڑھ ضلع بھونیشور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 ستمبر 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک پلاٹ 2000sqft بمقام جگر ناتھ نگر (بھونیشور) اس پلاٹ پر میرے شوہر نے مکان تعمیر کیا ہے اور وہ بھی موصی ہیں، زیور طلائی: 2 گلے کا ہار، 2 گلے کی چین، 2 کنگن، 2 جوڑی بالیاں، 3 انگوٹھیاں (کل وزن 9.50 تولہ 22 کیریٹ) زیور نقرئی: 2 جوڑی پائل 10 تولہ، حق مہر -/80,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: نظام الدین خان الامۃ: شمسی چاندنی گواہ: شیخ ممتاز علی

مسل نمبر 10740: میں رضوانہ انجم زوجہ مکرم زاہد الرحمٰن خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن پلاٹ نمبر 1132/2 ڈاکخانہ گڑھ ساہی (نیا پلی) ضلع بھونیشور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 ستمبر 2022ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2 کنگن، 1 جوڑی بالی، 1 گلے کا ہار، 4 انگوٹھیاں (کل وزن 7 تولہ 22 کیریٹ) حق مہر -/1,10,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مبارک احمد الامۃ: رضوانہ انجم گواہ: فضل حق خان

مسل نمبر 10741: میں سید طاہر احمد ولد مکرم سید عبید اللہ صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 25 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: پلاٹ نمبر 68/1456 آچارج بہار ضلع بھونیشور، مستقل پتا: سدانند پور ڈاکخانہ پانا سدھا ضلع کنندرا پاڑہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 ستمبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: فضل حق خان العبد: سید طاہر احمد گواہ: سید ابراہیم احمد فرقان

مسل نمبر 10742: میں سمیر احمد ولد مکرم سید عبدالقادر ظہیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی، ساکن پلاٹ نمبر 7143/12886 (آدی ماتا کالونی) بھونیشور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 ستمبر 2022ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد

Love for All Hatred for None
99493-56387
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA, TIFFIN, MEALS, CHICKEN-BIRYANI, FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (ضلع نائب امیر جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

Alam Associates
Architect & Engineers
+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)
Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telengana.

منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل حق خان　　العبد: سمیر احمد　　گواہ: سید ابراہیم فرقان

مسل نمبر 10743: مَیں شیخ ممتاز علی ولد مکرم شیخ حفیظ صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت، عمر 59 سال پیدائشی احمدی، پلاٹ نمبر 94/877 جگرناتھ نگر (روڈ نمبر 14-A) رسول گڑھ ضلع بھونیشور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18/ستمبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک پلاٹ 94/877 بمقام جگرناتھ نگر (بھونیشور) جس پر ایک پختہ مکان تعمیر ہے اور اسکی موجودہ قیمت 50 لاکر روپئے ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/45,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نظام الدین خان　　العبد: شیخ ممتاز علی　　گواہ: جلال الدین خان

مسل نمبر 10744: مَیں نصرت بیگم زوجہ مکرم شیخ ممتاز علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 49 سال پیدائشی احمدی، ساکن پلاٹ نمبر 94/877 جگرناتھ نگر (روڈ نمبر 14-A) رسول گڑھ ضلع بھونیشور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18/ستمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 2 گلے کی چین، 2 کنگن، 3 انگوٹھیاں، 4 جوڑی کان کے کانٹے، 1 جوڑی نتھ (کل وزن 7 تولہ 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پائل 2 جوڑی 10 تولہ، حق مہر: -/22,525 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جلال الدین خان　　الامۃ: نصرت بیگم　　گواہ: نظام الدین خان

مسل نمبر 10745: مَیں نبیل احمد ولد مکرم شکیل احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن فلیٹ نمبر 607-A بلاک 600-A (سبھدرا آپارٹ منٹ) ضلع بھونیشور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17/ستمبر 2022ء وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مبارک احمد　　العبد: نبیل احمد　　گواہ: فضل حق خان

مسل نمبر 10746: مَیں سید فیروز ابرار ولد مکرم سید کمال الدین صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 49 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوسمبی (سونگھڑہ) ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/ستمبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہارون رشید　　العبد: سید فیروز ابرار　　گواہ: محمد افتخار

مسل نمبر 10747: مَیں صابرہ خاتون زوجہ مکرم سید فیروز ابرار صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوسمبی (سونگھڑہ) ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/ستمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 2 گلے کا ہار، کان کی بالیاں اور کانٹے 3 جوڑی ، 2 چوڑیاں، 5 انگوٹھیاں، مانگ ٹیکا ایک عدد (کل وزن 6 تولہ 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پائل ایک جوڑی 5 تولہ، حق مہر -/30,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فیروز ابرار　　الامۃ: صابیرہ خاتون　　گواہ: ہارون رشید

مسل نمبر 10748: مَیں سید سہیل احمد طاہر ولد مکرم سید بشیر احمد صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 57 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوسمبی (سونگھڑہ) ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/ستمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ایک پلاٹ 40 ڈسمل بمقام پیٹھا پور (کٹک)، آبائی جائداد میں سے ابھی حصہ نہیں ملا۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد افتخار　　الامۃ: سید سہیل احمد طاہر　　گواہ: سید نعیم احمد

مسل نمبر 10749: مَیں سیدہ فاطمہ بشریٰ بنت مکرم سید طیب احمد سلیم صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن سودیشور ساہی ڈاکخانہ تلسی پور ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/ستمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید طیب احمد سلم　　الامۃ: سیدہ فاطمہ بشریٰ　　گواہ: محمد افتخار

مسل نمبر 10750: مَیں ڈاکٹر صاعقہ پروین زوجہ مکرم خورشید احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈاکٹری عمر 37 سال پیدائشی احمدی، ساکن سودیشور ساہی (کٹک) صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/ستمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 2 گلے کا ہار، 1 جوڑی کان کی بالیاں ، 3 انگوٹھیاں (کل وزن 4 تولہ 22 کیریٹ) زیور نقرئی: 1 جوڑی پازیب، 2 کنگن (کل وزن 25 تولہ) حق مہر 2,00,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از ڈاکٹری ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: خورشید احمد　　الامۃ: صاعقہ پروین　　گواہ: خالد احمد احمدی

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

آج یہ ذمہ داری ہم احمدیوں پر سب سے زیادہ ہے کہ
علم کے حصول کی خاطر زیادہ سے زیادہ محنت کریں، زیادہ سے زیادہ کوشش کریں

(خطبہ جمعہ 18/جون 2004ء)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہمیں بچوں کے ذہنوں میں اس بات کو ڈالنا ہوگا کہ
ہمیں اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے اور ہمیں ان اخلاق کو اپنانے کی ضرورت ہے
جو ہمیں اللہ تعالیٰ اور اسلامی تعلیمات نے سکھائے ہیں

(روزنامہ الفضل آن لائن کی 30/ستمبر 2022ء)

طالب دعا: ناصر احمد ایم.بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم.اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-22 Vol. 71 Thursday 10 Nov 2022 Issue. 45

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

تحریکِ جدید کے 89ویں سال کے آغاز کا بابرکت اعلان

مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے مخلص احمدیوں کی مالی قربانی کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 4 رنومبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد،تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج نومبر کا پہلا جمعہ ہے اور حسبِ طریق آج کے خطبے میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کیا جاتا ہے اور گذشتہ سال میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش کا ذکر کیا ہوتا ہے۔

ہر کام کو چلانے کیلئے اخراجات پورے کرنے کیلئے مال کی ضرورت پڑتی ہے۔حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ہر نبی نے اپنے مقاصد کے چلانے کیلئے مال کی تحریک کی ہے۔قرآن میں بھی اس کی تحریک ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ جو قربانیاں کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں اور آخرت میں فضلوں سے نوازتا ہے ۔قرض نہیں رکھتا ۔ اللہ تعالیٰ کیسے نوازتا ہے۔سورۃ البقرہ آیت 262 میں اللہ تعالیٰ نے اس کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی مثال بیان فرمائی کہ جو مومنین خالص ہو کر اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا قرض نہیں رکھتا بلکہ دنیا وآخرت میں بے انتہا نوازتا ہے۔

اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اشاعت دین کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے۔آپ کے ماننے والوں کی یہ ذمہ داری ہے کہ اشاعت اسلام اور توحید کے قیام کیلئے اپنا فرض ادا کریں۔ اگر خالص ہو کر اس کا حق ادا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ٹھہریں گے۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نماز روزہ اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کو کئی گنا بڑھاتا ہے۔اس حدیث میں اللہ تعالیٰ نے ایک حقیقی مومن کا نقشہ کھینچا ہے کہ صرف مالی قربانی کافی نہیں بلکہ دیگر عبادات بھی ضروری ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسے نوازتا ہے کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔انسان کو اس بات پر خوش نہ ہو جانا چاہیے کہ ہم نے اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا،نہیں بلکہ دیگر عبادات بھی بجالانا ضروری ہیں۔

حضور انور نے حضرت رابعہ بصری کے کامل توکل کا ذکر فرمایا کہ کس طرح انہوں نے خدا کی راہ میں دوروٹیاں دیں تو بیس روٹیاں مہمانوں کیلئے آگئیں۔

اللہ تعالیٰ نے آج دینی اغراض کی تکمیل کیلئے حضرت مسیح موعودؑ کو بھیجا ہے اور جماعت کے ذریعہ سے اشاعت دین کا کام ہو رہا ہے۔جماعت ہر سال کئی ملین پاؤنڈ اشاعت لٹریچر، تعمیر مساجد ومشن ہاوسز میں خرچ کرتی ہے۔ترقی یافتہ ممالک کی رقم افریقہ بھارت اور کئی ممالک میں خرچ ہوتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ باوجود معاشی حالات کی خرابی کے افرادِ جماعت ان اخراجات کو پورا کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ بھی اپنے سلوک کے نظارے دکھاتا ہے اور غریب وامیر ممالک میں ہر جگہ قربانی کرنے والوں کو عجیب طرح نوازتا ہے۔

لائبیریا سے لوکل معلم ہیں محمد جانسن پہلے عیسائی تھے مسلمان ہوئے معلم بنے۔ کہتے ہیں ہماری کاؤنٹی میں چند ماہ قبل ایک گاؤں میں تبلیغی کوشش کے نتیجہ میں جماعت کا پودا لگا اور اس گاؤں کے افراد نے امام سمیت جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔ یہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے اور وہاں کوئی باقاعدہ سڑک بھی نہیں جاتی۔ بارشوں کی وجہ سے وہاں پہنچنا بھی مشکل تھا۔تحریک جدید کے چندے کی وصولی کے سلسلہ میں کہتے ہیں ہم نے خود جان بوجھ کر نظر انداز کر دیا اس گاؤں کو۔ایک تو یہ بالکل نئے احمدی تھے۔راستہ بھی دشوار تھا گاؤں بھی چھوٹا سا تھا کہ آئندہ سال ان کو تحریک کریں گے اور تحریک جدید میں شامل کریں گے۔ کہتے ہیں ایک دن گاؤں کے امام ابوبکائی صاحب اچانک ٹب مین مشن ہاؤس پہنچ گئے اور آتے ہی کچھ پیسے دیئے کہ جماعت کے اکیس افراد کا تحریک جدید کا چندہ ہے۔جب ان سے پوچھا کہ آپ کو کیسے پتہ چلا آپ کو تو تحریک نہیں کی گئی تھی تو انہوں نے بتایا کہ میں ریڈیو پر جماعت کے پروگرام باقاعدہ سنتا ہوں اور گذشتہ ہفتہ جب آپ نے ریڈیو پروگرام میں تحریک جدید کا تعارف کروایا اور اس کی اہمیت بیان کی تو میں نے یہ بات اپنی جماعت کے سامنے رکھی۔اس پر افراد نے یہ چندہ دیا۔خود بخود اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں ڈالتا ہے احساس پیدا کر رہا ہے قربانی کی روح پیدا کر رہا ہے۔

پھر نائیجر کی صدر لجنہ لکھتی ہیں۔اللہ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ نائیجر کی پہلی سہ روزہ نیشنل تربیتی کلاس کے انعقاد کا موقع ملا۔ بہت ساری خواتین نے شرکت کی۔اس میں عمومی طور پر تحریک جدید کے حوالے سے بھی توجہ دلائی گئی کہ کچھ عرصہ رہتا ہے سال ختم ہونے پہ۔ وعدہ ادا کرنے کی کوشش کریں جتنی جلدی کر سکتی ہیں۔لیکن کہتی ہیں اسی وقت لجنہ نے چندہ پیش کرنا شروع کر دیا۔ان کو کہا بھی کہ ابھی تو صرف تحریک تھی وقت ہے ابھی۔انہوں کہا نہیں ہم ابھی دیں گی۔دوسری خواتین ان کو دیکھا دیکھی بھی آگے آئیں انہوں نے مالی قربانی پیش کی اور ایک بڑی رقم جمع ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں ہر جگہ تقریباً لجنہ اپنی تعداد کے لحاظ سے اپنا حصہ چندوں میں ادا کرتی ہے اور کسی سے پیچھے نہیں ہے۔بعض ملکوں میں تو بعض دفعہ خدام اور انصار کو توجہ دلانی پڑتی ہے کہ لجنہ قربانی میں بڑھ گئی ہے آپ لوگ بھی اس کے مطابق ادا کریں۔

انڈیا سے وکیل المال صاحب کہتے ہیں کہ یہاں ایک صاحب ہیں مالی قربانی میں تحریک جدید کی بڑے پیش پیش ہیں۔انہیں بجٹ میں اضافہ کی تحریک کی تو کہنے لگے کتنا اضافہ کروں ان سے کہا کہ اپنے وسائل کے مطابق جو آپ کر سکتے ہیں کر دیں لیکن ان کا اصرار تھا انتظامیہ کو نہیں مبلغ کو یا نمائندے کو مرکزی کہ آپ بتائیں تو نمائندے نے کہہ دیا کہ اچھا دس لاکھ روپے کا اضافہ کر دیں۔ وہ پہلے پانچ لاکھ روپے دے چکے تھے چنانچہ انہوں نے اضافہ کر دیا اور ادائیگی بھی کر دی۔ کہتے ہیں کہ میرا ایک مکان تھا جس کی رجسٹری نہیں ہو رہی تھی اور بڑا بھاری نقصان پہنچنے کا خیال تھا لیکن اضافہ کرنے کے چند دن بعد ہی یہ کام بھی ہو گیا۔التوا میں پڑا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے نقصان پورا کر دیا۔تو اللہ تعالیٰ نہ امیروں سے ادھار رکھتا ہے نہ غریبوں سے۔ ہر ایک کو اس کے مطابق نوازتا ہے۔

انڈیا سے ہی وکیل المال صاحب لکھتے ہیں کہ کشمیر کے ایک ڈاکٹر پروفیسر صاحب ہیں وہ پروفیسر ہیں یونیورسٹی میں شیر کشمیر یونیورسٹی میں۔ وعدہ جات کی ادائیگی کر دی تھی اس کے بعد انہوں نے بتایا کہ مجھے ترقی دے کے پروفیسر کا چیف سائنٹسٹ بنا دیا گیا ہے اگرونومی میں اور غیر معمولی اضافہ ہو گیا ہے میری تنخواہ میں بھی۔اس پر انہوں نے اپنے تحریک جدید کے چندے میں بھی اضافہ کر دیا۔

حضور انور نے لائبیریا، آسٹریلیا، تنزانیہ، گیمبیا، نائیجر اور گنی کناکری سمیت دنیا بھر کے مختلف ممالک سے مرد وخواتین، بوڑھوں، بچوں، امرا اور غربا غرض مختلف طبقات،صنف اور قوم سے تعلق رکھنے والے مخلص احمدیوں کی مالی قربانیوں کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

تحریکِ جدید کے اٹھاسیویں سال کے اختتام پر جماعت ہائے احمدیہ عالمَ گیر کو دورانِ سال اس مالی نظام میں 16.4 ملین پاؤنڈ مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔دنیا کے تیزی سے بگڑتے ہوئے اقتصادی حالات کے باوجود یہ وصولی گذشتہ سال کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1.1 ملین پاؤنڈز زیادہ ہے۔امسال بھی جماعت جرمنی دنیا بھر کی جماعتوں میں اوّل نمبر پر ہے۔ پاکستان نے بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے خوب قربانی کی ہے لیکن وہاں اقتصادی حالات بہت خراب ہیں۔روپے کی قدر میں کمی کی وجہ سے وہ پیچھے رہ گئے ہیں وگرنہ قربانی میں اُن کا قدم آگے ہی بڑھا ہے۔ جرمنی گو آگے ہے لیکن اپنی مقامی کرنسی کے لحاظ سے ان میں کمی ہوئی ہے۔برطانیہ اور امریکہ میں جس طرح اضافہ ہو رہا ہے اگر یوں ہی یہ بڑھتے رہیں تو جرمنی سے آگے بھی نکل سکتے ہیں۔اسی طرح کینیڈا،آسٹریلیا، بھارت اور گھانا کی جماعتوں کے چندوں میں بھی نمایاں اضافہ ہوا ہے۔

کارکردگی کے لحاظ سے دوسری قابلِ ذکر جماعتوں میں ہالینڈ،فرانس،سویڈن، جارجیا، ناروے،بلجیم، برما، ملائیشیا، نیوزی لینڈ، بنگلہ دیش،کریباتی، قزاقستان، تاتارستان،فلپائن اور پھر مشرقِ وسطیٰ کی ایک جماعت شامل ہے۔

افریقی ممالک میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے نمایاں پوزیشن گھانا کی ہے، پھر ماریشس، نائیجیریا، برکینا فاسو،تنزانیہ، گیمبیا، لائبیریا، یوگینڈا،سیرالیون اور پھر بینن کا نمبر ہے۔

فی کس ادائیگی کے اعتبار سے امریکہ، برطانیہ اور آسٹریلیا کا نمبر ہے۔شاملین کی کُل تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے 15 لاکھ 94 ہزار ہے۔

شاملین میں اضافہ کرنے کے لحاظ سے افریقی ممالک میں نائیجیریا نمبر ایک پر ہے پھر گنی بساؤ، کانگو برازاویل، گنی کناکری، تنزانیہ، کونگو کِنشاسا، گیمبیا، کیمرون،آئیوری کوسٹ، نائیجر،سینیگال اور پھر برکینا فاسو ہے۔

بھارت کی پہلی دس جماعتیں کچھ یوں ہیں۔ کوئمبٹور، قادیان، حیدرآباد، کرولائی، پتھاپیریم، کالیکٹ، بنگلور، میلاپالم،کولکاتہ اور پھر کیرنگ۔

قربانی کے لحاظ سے بھارت کے صوبہ جات میں کیرالہ، تامل ناڈو، کرناٹک، جموں کشمیر، تلنگانہ، اڈیشہ، پنجاب، بنگال، دہلی اور مہاراشٹرا۔

حضور انور نے تمام قربانی پیش کرنے والوں کیلئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سب مالی قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

خطبے کے آخر میں ایک ویب سائٹ کے افتتاح کا اعلان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ یوکے جماعت نے برطانیہ کی تاریخ احمدیت کے حوالے سے ایک ویب سائٹ شروع کی ہے۔اس ویب سائٹ میں حضرت مسیح موعودؑ کی مغرب میں تکمیلِ اشاعتِ ہدایت کی کاوشوں پر تحقیقاتی مضامین کو شائع کیا گیا ہے۔یوکے میں جماعت کا آغاز 1913ء سے سمجھا جاتا ہے جب چودھری فتح محمد سیال صاحبؓ یہاں آئے تھے جبکہ برطانیہ اور یورپ کے دیگر ممالک میں حضرت مسیح موعودؑ کا پیغام آپؑ کے دعویٰ مجددیت کے ساتھ ہی پہنچ گیا تھا۔اس ویب سائٹ پر برطانیہ میں جماعت احمدیہ کی تاریخ کے متعلق مختلف تحقیقی اور علمی مضامین شائع کیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ ویب سائٹ اپنوں اور غیروں سب کیلئے فائدہ مند ثابت ہو۔آمین

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad